ZAD ACADEMY -BARAMULLA

أكاديمية زاد بارهموله كَشْمِير

﴿رفع الجهل عن نفسه وعن غيره﴾

﴿التَّجْوِيدُ الْمُخْتَصَرُ﴾

«التَّعْلِيقُ الْمُفِيدُ عَلَى الْقَاعِدَةِ النُّورَانِيَّةِ»

(اضافات، ترمیمات اور جدید تعلیمی توضیحات کے ساتھ)

﴿زبان: اردو﴾

﴿منقح و موسّع ایڈیشن – 2026ء﴾

إعداد:

أبو تيمية محمد منيب بت عفا الله عنه

[مدرس: زاد اکیڈمی بارھمولہ]

مراجعة وتدقيق: (پهلا ایڈیشن)

حافظ إعجاز أحمد حفظه الله تعالى

[متخرج ومدرس: مسلم سٹوڈنٹس بورڈ نوگام کشمیر]

تقديم و إشراف:

ZAD ACADEMY – BARAMULLA (KASHMIR)

ZAD ACADEMY -BARAMULLA

أكاديمية زاد بارهموله كَشْمِير

﴿رفع الجهل عن نفسه وعن غيره﴾

﴿ التَّجْوِيدُ الْمُخْتَصَرُ ﴾

«التَّعْلِيقُ الْمُفِيدُ عَلَى الْقَاعِدَةِ النُّورَانِيَّةِ»

(اضافات، ترمیمات اور جدید تعلیمی توضیحات کے ساتھ)

﴿ زبان: اردو ﴾

﴿ منقح و موسّع ایڈیشن – 2026ء ﴾

إعداد:

أبو تيمية محمد منيب بت عفا الله عنه

[مدرس: زاد اکیڈمی بارہمولہ]

مراجعة وتدقيق:(پہلا ایڈیشن)

حافظ إعجاز أحمد حفظه الله تعالى

[متخرج ومدرس: مسلم سٹوڈنٹس بورڈ نوگام کشمیر]

تقدیم و إشراف:

ZAD ACADEMY – BARAMULLA (KASHMIR)

- نام: التجوید المختصر

«التعلیق المفید علی القاعدۃ النورانیۃ - اِضافات وترمیم شرح»

- مرتب: ابو تیمیہ محمد منیب بٹ عفا اللہ عنہ
- پہلا ایڈیشن: جنوری 2023ء
- جدید ایڈیشن (منقّح و موسّع): جنوری 2026ء
- صفحات: 207
- قیمت:
- ناشر: زاد اکیڈمی بارہمولہ
- کمپوزنگ: محمد منیب بٹ
- ای میل ایڈریس: Zadacademy75@gmail.com

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ (جدید ایڈیشن ۲۰۲٤ء)

الحمدُ للهِ ربِّ العالمين، والصلاةُ والسلامُ على سيِّدِ الأنبياءِ والمرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين،
أمّا بعد:

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا وہ آخری اور محفوظ کلام ہے جس کی تلاوت بھی عبادت ہے، اور جس کی ادائیگی میں صحتِ مخارج، صفاتِ حروف اور قواعدِ تجوید کی مکمل پابندی نہایت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ائمۂ امت نے ہر دور میں علمِ تجوید کو سیکھنے اور سکھانے پر خصوصی توجہ دی، کیونکہ قرآنِ کریم کو غلط پڑھنا بسا اوقات معنی میں بگاڑ اور مفہوم میں تبدیلی کا سبب بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾

(المزمل: 4)

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ترتیل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

«هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ»

حروف کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرنا اور وقف کے مقامات کو جاننا۔

برِّ صغیر میں قرآنِ کریم کی تعلیم کے میدان میں جس کتاب نے سب سے زیادہ قبولِ عام حاصل کیا، وہ بلا شبہ «القاعدہ النورانیہ» ہے۔ یہ کتاب اپنی سادگی، منظّم ترتیب اور تدریجی اسلوب کی وجہ سے بچوں، بڑوں، طلبہ اور اساتذہ سب کے لیے یکساں طور پر مفید ثابت ہوئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں القاعدہ النورانیہ کے اسباق کو سامنے رکھتے ہوئے:

- قواعدِ تجوید کو آسان اور عام فہم زبان میں بیان کیا گیا ہے،
- مشکل مقامات کی وضاحت و تعلیقات شامل کی گئی ہیں،
- اور جدید دور کے طلبہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے

مثالوں، استثنائی قواعد اور عملی نکات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

نئے ایڈیشن کی ضرورت:

اس کتاب کا پچھلا ایڈیشن جنوری ۲۰۲۳ء میں منظرِ عام پر آیا تھا۔

جب اسے باقاعدہ تدریس میں لایا گیا اور طلبہ کو پڑھاتے وقت بار بار اس کا عملی تجربہ کیا گیا تو یہ بات محسوس ہوئی کہ اس میں کئی مقامات پر مزید وضاحت، تفصیل اور بعض اہم قواعد کی شمولیت کی ضرورت ہے۔

پرانا ایڈیشن صرف ۶۹ صفحات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے نہایت مختصر تھا، جس کے باعث:

- بعض قواعد اختصار کی نذر ہو گئے،
- اور بعض اہم مباحث کی تفصیلی وضاحت ممکن نہ ہو سکی۔

چنانچہ انہی تدریسی تجربات اور عملی مشاہدات کی بنیاد پر

اس جدید ایڈیشن (۲۰۲۶ء) کو از سرِ نو مرتب کیا گیا ہے،

جس میں کتاب کو بڑھا کر تقریباً ۱۹۳ صفحات تک وسعت دی گئی ہے۔

جدید ایڈیشن (۲۰۲۶ء) کی خصوصیات:

اس نئے ایڈیشن میں بالخصوص درج ذیل امور کو شامل کیا گیا ہے:

- صفاتِ حروف کا مفصل بیان
- وقف و ابتداء کے قواعد کی باقاعدہ وضاحت
- تجوید کے وہ اہم قواعد جو پچھلے ایڈیشن میں شامل نہیں تھے
- عبارات کی مزید تصحیح و تنقیح
- درسی ترتیب میں مزید بہتری اور وضاحت
- طلبہ اور اساتذہ کے تجربات کی روشنی میں ضروری اصلاحات
- اسلوب کو مزید سادہ، مربوط اور تدریسی بنانا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کوشش اس نیت کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے کہ یہ کتاب قرآنِ کریم کو صحیح، واضح اور مسنون انداز میں پڑھنے اور پڑھانے میں مؤثر معاون ثابت ہو، اور قارئین کے لیے علمِ تجوید کی راہ کو مزید آسان بنا دے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو خالصةً لوجہ الکریم قبول فرمائے، اسے طلبہ، اساتذہ اور عام قارئین کے لیے نافع بنائے، اور اسے میرے لیے، میرے اساتذہ، والدین، اہل خانہ اور تمام اہلِ علم کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا دے۔

وما توفيقي إلا بالله، عليه توكلتُ وإليه أنيب

بقلم:
ابو تیمیة محمد منیب بٹ
(خادم زاد اکیڈمی بارہمولہ)
بتاریخ: 12 جنوری 2026
بوقت: 10:51pm

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ

الحمدُ للهِ ربِّ العالمين، خالِقِ الإنسانِ من طين،وأشهدُ أن لا إلهَ إلا اللهُ وحده، علَّم البيانَ وأنزلَ القرآن،وأشهدُ أنَّ سيِّدَنا ونبيَّنا محمداً عبدُه ورسولُه،وصلَّى اللهُ عليه وعلى آله وأزواجه وأصحابه،ومن تبعهم بإحسانٍ إلى يوم الدين،

أمّا بعد:

قرآنِ کریم کو احکامِ تجوید کے عین مطابق پڑھنا اور پڑھانا نہایت ضروری بلکہ لازم ہے، کیونکہ عربی ایک نہایت فصیح و بلیغ زبان ہے۔ بسا اوقات اعراب کی معمولی غلطی، کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا، یا غلط جگہ وقف کرکے آگے سے کلام شروع کرنا، معنی و مفہوم کو بالکل تبدیل کر دیتا ہے۔

کلامُ اللہ عز وجل پڑھنے کا حق

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ)

(البقرة: 121)

”وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا کی، وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے۔“

اور فرمایا: (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا)

(المزمل: 4)

”اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر خوب ترتیل کے ساتھ پڑھو۔“

اس آیتِ کریمہ کے بارے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ»

”حروف کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرنا اور وقف کے مقامات کو جاننا۔“

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«أَيْ: جَوِّدِ الْقُرْآنَ تَجْوِيدًا»

”قرآنِ کریم کو بہترین ادائیگی اور عمدہ تجوید کے ساتھ پڑھو۔“

ان تمام نصوصِ شرعیہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی عطا کردہ توفیق سے علمِ تجوید کے مبادیات کو آسان انداز میں سیکھنے اور سکھانے کے لیے جس کتاب کا انتخاب کیا گیا ہے، وہ برِّ صغیر میں بالخصوص اور دنیا کے مختلف ممالک میں بالعموم نہایت مقبول کتاب «القاعدة النورانية» ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بخوبی محسوس ہوتی ہے کہ مؤلف رحمہ اللہ نے کس قدر عرق ریزی سے اس علم کو عام و خاص، چھوٹے بڑے، ہر طبقے کے لیے نہایت آسان بنا دیا ہے۔ **جزاہ اللہ خیر الجزاء**

کافی عرصے تک اس کتاب کو خود پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے کے دوران یہ احساس مسلسل پیدا ہوتا رہا کہ اگر اس پر مختصر اور واضح تعلیقات مرتب کر دی جائیں تو یہ کتاب عوام الناس کے لیے مزید مفید ہو سکتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کام کا آغاز کیا گیا، جو بحمد اللہ جنوری 2023ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ **الحمدُ للهِ بنعمتِه تتمُّ الصالحات**

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مختصر سی کوشش کو خالصةً لوجہِہ الکریم قبول فرمائے،

اسے عوام الناس کے لیے نافع بنائے،

اور میرے لیے، میرے اساتذہ، والدین اور طلبہ کے لیے توشۂ آخرت بنا دے۔

آمین یا ربَّ العالمین

کتبہ:

الفقیرُ إلی اللہ

ابو تیمیۃ محمد منیب بٹ

(خادمُ العلمِ والعلماءِ)

تاریخ: جنوری 2023

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿علمُ التَّجوید﴾

■ تجوید کے لغوی معنی:

تجوید کا لفظ عربی مادہ (ج و د) سے ماخوذ ہے۔

عربی میں «جَوَّدَ» کے معنی ہیں: کسی چیز کو عمدہ بنانا، خوب صورت اور بہتر کرنا۔

اسی وجہ سے اچھی اور معیاری چیز کو «جَیِّد» کہا جاتا ہے، اور اسی مادہ سے «تجوید» بنا ہے۔

□ لہٰذا تجوید کے لغوی معنی ہیں:

تحسین ـــ یعنی کسی چیز کو عمدہ اور بہتر بنانا۔

■ تجوید کے اصطلاحی معنی:

□ تجوید کی اصطلاحی تعریف یہ ہے:

«هُوَ العِلْمُ الَّذِي يُعْرَفُ بِهِ كَيْفِيَّةُ نُطْقِ كُلِّ حَرْفٍ وَإِخْرَاجِهِ مِنْ مَخْرَجِهِ الصَّحِيحِ أَثْنَاءَ تِلَاوَةِ القُرْآنِ الكَرِيمِ»

یعنی:

(1) تجوید وہ علم ہے جس کے ذریعے قرآنِ کریم کی تلاوت کے دوران ہر حرف کو اس کے صحیح مخرج سے درست تلفظ کے ساتھ ادا کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

(2) قرآنی حروف کو ان کے مخارج اور تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

قرآنی دلیل: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾

(سورة المزمل: 4)

ترجمہ: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر، صاف صاف پڑھا کرو۔

■ علمِ تجوید سیکھنے کا حکم:

(1) علمِ تجوید میں مہارت حاصل کرنا:

علمِ تجوید میں متمکن ہونا (یعنی اس کے قواعد میں گہری مہارت حاصل کرنا) فرضِ کفایہ ہے۔

اگر امت کے کچھ افراد یہ ذمہ داری ادا کر لیں تو باقی لوگوں سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے۔

(2) تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا:

قرآنِ کریم کے حروف کا صحیح تلفظ سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے، کیونکہ بغیر صحیح ادائیگی کے تلاوت میں تحریف اور غلطی کا اندیشہ ہوتا ہے۔

■ علمِ تجوید کا واضع (بنیاد رکھنے والا) کون ہے؟

(1) عملی اعتبار سے:

رسول اللہ ﷺ

آپ ﷺ نے قرآنِ کریم کو وحی کے مطابق ٹھہر ٹھہر کر، مخارج اور صفات کے ساتھ پڑھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اسی طرح سکھایا۔

(2) علمی اعتبار سے:

علمِ تجوید کی تدوین اور اصولی بنیاد رکھنے والوں میں درج ذیل ائمہ شامل ہیں:

- خلیل بن احمد الفراہیدی
- ابو الأسود الدؤلی
- ابو عبیدة القاسم بن سلام

■ علمِ تجوید کی فضیلت:

چونکہ علمِ تجوید کا تعلق کلامُ اللہ سے ہے، اس لیے یہ علومِ شرعیہ میں سب سے معزز اور محترم علوم میں سے ایک ہے۔

■ علمِ تجوید کا ثمرہ:

"قرآنِ مجید کی تلاوت میں زبان کو غلطی سے محفوظ رکھنا"

یعنی لحنِ جلی اور لحنِ خفی دونوں سے حفاظت۔

■ علمِ تجوید کا فائدہ:

"دنیا اور آخرت میں سعادت اور کامیابی حاصل ہونا"

کیونکہ صحیح تلاوت اللہ تعالیٰ کی رضا، اجرِ عظیم اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

تلاوتِ قرآن کے آداب:

(1) اخلاص:

قرآنِ مجید کی تلاوت میں خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو، ریاکاری اور نمود سے بچا جائے۔

(2) باوضو ہونا:

تلاوتِ قرآن سے قبل وضو کرنا مستحب اور افضل ہے، تاکہ ادب اور طہارت کے ساتھ کلامِ الٰہی پڑھا جائے۔

(3) تعوذ اور تسمیہ:

تلاوت شروع کرتے وقت تعوذ پڑھنا:

(أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰانِ الرَّجِیم)

اور سورت کے آغاز میں تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا۔

(4) توجہ اور خشوع:

قرآنِ مجید کو دل کی حاضری، توجہ، تعظیم اور غور و فکر کے ساتھ پڑھا اور سنا جائے۔

(5) خوش الحانی:

قرآنِ مجید کو اچھی اور خوشگوار آواز میں پڑھنا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے۔

(6) قرآن کے اخلاق کو اپنانا:

قرآنِ مجید کے احکام اور اخلاق کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا اور اس کی مخالفت سے بچنا، کیونکہ اصل مقصد صرف تلاوت نہیں بلکہ عمل ہے۔

﴿اصطلاحاتِ تجوید﴾

■ حرکت

زبر، زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔

عربی زبان میں ان تینوں کو (حرکاتِ ثلاثہ) کہا جاتا ہے۔

حرکاتِ ثلاثہ کے نام درج ذیل ہیں:

(1) فتحہ (نَصْب)

زبر کو فتحہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو، اسے مفتوح یا منصوب کہتے ہیں۔

مثال: بَسَرَ وغیرہ

(2) کسرہ (جَرّ)

زیر کو کسرہ کہتے ہیں۔

جس حرف کے نیچے زیر ہو، اسے مکسور یا مجرور کہتے ہیں۔

مثال: اِبِلِ وغیرہ

(3) ضمّہ (رَفْع)

پیش کو ضمّہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر پیش ہو، اسے مضموم یا مرفوع کہتے ہیں۔

مثال: رُسُلُ وغیرہ

■ متحرک

جس حرف پر زبر، زیر یا پیش ہو، اسے متحرک کہتے ہیں۔ مثال: تَنَسَ

■ سکون

جزم کو سکون کہتے ہیں۔

جس حرف پر جزم ہو، اسے ساکن اور مجزوم کہتے ہیں۔

مثال: قُلْ

اس میں لام ساکن (مجزوم) ہے۔

□ جزم (سکون) لکھنے کی علامتیں:

سکون درج ذیل طریقوں سے لکھا جاتا ہے۔ (چھوٹا دائرہ_ °)

بعض اوقات ان صورتوں میں (٨ د)

■ مُشَدَّد

جس حرف پر شدّ () ہو، اسے مُشَدَّد کہتے ہیں۔

اسے مُثَقَّل بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اس میں حرف کو دو مرتبہ ادا کیا جاتا ہے: ایک ساکن اور دوسرا متحرک۔

مثال:

اَوَّلُ ـــ اس میں واو مُشَدَّد ہے۔

■ مُخَفَّف

جس حرف پر شدّ نہ ہو، اسے مُخَفَّف کہتے ہیں۔

مثال:

عَمَلٌ ـــ اس میں ہر حرف مُخَفَّف ہے۔

■ تنوین

دو زبر (ـً)، دو زیر (ـٍ) اور دو پیش (ـٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔

■ مُنَوَّن

وہ حرف جس پر تنوین ہو، اسے مُنَوَّن کہتے ہیں۔

مثال:

مُحَمَّدٌ ـــ اس میں دال مُنَوَّن ہے۔

■ مُہمَل

بغیر نقطے والا حرف کو مُہمَل کہتے ہیں۔

مثالیں:

ع، ح، س، ص، ط وغیرہ

■ مُعجَم

نقطے والا حرف کو مُعجَم کہتے ہیں۔

مثالیں:

غ، خ، ب، ت، ث وغیرہ

■ تَفخِیم

حرف کو پُر (موٹا) پڑھنے کو تفخیم کہتے ہیں۔

جس حرف کو پُر پڑھا جائے، اسے مُفَخَّم کہتے ہیں۔

■ تَرقِیق

حرف کو باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔

جس حرف کو باریک پڑھا جائے، اسے مُرقق کہتے ہیں۔

■ قَصر

مد کو دو حرکات (ایک الف) کے برابر کھینچ کر پڑھنے کو قصر کہتے ہیں۔

■ تَوَسُّط

مد کو چھ حرکات (ڈائی یا تین الف) کے برابر کھینچ کر پڑھنے کو توسط کہتے ہیں۔

■ طُول

مد کو دس حرکات (پانچ الف) کے برابر کھینچ کر پڑھنے کو طول کہتے ہیں۔

■ حروفِ تہجی (حروفِ ہِجاء)

الف سے لے کر یا تک حروف کو حروفِ تہجی، حروفِ ہجاء یا حروفِ مفردہ کہتے ہیں۔

○ عربی زبان میں حروف کی تعداد: 29

○ اردو زبان میں حروف کی تعداد: 37

﴿لحن کا بیان﴾

لغوی معنی:

اللَّحْنُ لُغَةً:

المَيْلُ عَنِ الصَّوَابِ

ترجمہ:

لحن کے لغوی معنی ہیں: درستگی سے ہٹ جانا، ٹیڑھا پن، غلطی کی طرف مائل ہونا۔

اصطلاحی معنی:

﴿الْخَطَأُ فِي تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ﴾

ترجمہ:

اصطلاح میں قرآنِ کریم کی تلاوت میں ہونے والی غلطی کو لحن کہتے ہیں۔

لحن کی اقسام:

1۔ **اللَّحْنُ الْجَلِيُّ**

2۔ **اللَّحْنُ الْخَفِيُّ**

﴿اللَّحْنُ الْجَلِيُّ﴾

﴿هُوَ خَطَأٌ يَعْرِضُ لِلَّفْظِ فَيُخِلُّ بِالْمَعْنَى أَوْ بِالإِعْرَابِ﴾

■ ترجمہ:

لحنِ جلی وہ واضح غلطی ہے جو لفظ میں واقع ہو کر
یا تو معنی کو بگاڑ دے
یا اعراب (زبر، زیر، پیش) میں خرابی پیدا کر دے۔

لحنِ جلی وہ بڑی، نمایاں اور واضح غلطی ہے جو:

○ لفظ کے معنی کو بگاڑ دے

○ یا اعراب میں تبدیلی پیدا کر دے

مثالیں:

● ﴿أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کو أَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ پڑھنا۔

● الرَّحِيم (نہایت رحم کرنے والا) کو الرَّهِيمُ (نرم بارش برسانے والا پڑھنا)

﴿ اللَّحْنُ الخَفِيُّ﴾

اللَّحْنُ الخَفِيُّ: ﴿ هُوَ خَطَأٌ يَعْرِضُ لِلَّفْظِ فَيُخِلُّ بِكَمَالِ صِفَاتِهِ دُونَ أَنْ يُخْرِجَهُ عَنْ حَيِّزِهِ ﴾

لحنِ خفی وہ چھوٹی اور غیر نمایاں غلطی ہے جو:

○ لفظ کو اس کے اصل حیز سے تو خارج نہیں کرتی

○ مگر اس کے کمالِ صفات کو متاثر کرتی ہے

مثالیں:

● ﴿سُوءُ الْعَذَابِ﴾ میں [واو] کے مد کو پورا ادا نہ کرنا

● ﴿أَنفُسِكُمْ﴾ میں [نون] کو اظہار کے ساتھ پڑھنا (جبکہ اخفاء ہونا چاہیے)

لحن کے فقہی احکام:

■ لحنِ جلی کا حکم:

حرام ہے۔

کیونکہ اس سے قرآنِ کریم کے معانی یا اعراب میں صریح تبدیلی واقع ہوتی ہے، جو تحریف کے زمرے میں آتی ہے۔

■ لحنِ خفی کا حکم:

- مکروہ ہے،

اور بعض اہلِ علم کے نزدیک حرام ہے۔

- وقیل: حرام

یعنی: بعض علماء نے لحنِ خفی کو بھی حرام قرار دیا ہے، خاص طور پر جب جان بوجھ کر کیا جائے یا اصلاح پر قدرت کے باوجود ترک کیا جائے۔

لحنِ جلی کی چار صورتیں:

لحن جلی	مثالیں
1) کسی حرف کو بڑھا دینا: (یعنی ایسے حرف کو شامل کر دینا جو اصل میں موجود نہیں)	﴿الْحَمْدُ﴾ کو الْحَمْدُو پڑھنا ← یہ زائد واو بڑھانا ہے، جو لحنِ جلی ہے۔
2) کسی حرف کو کم کر دینا: (یعنی اصل حرف کو گرا دینا)	﴿وَلَمْ يُولَدْ﴾ کو وَلَمْ يُلَدْ پڑھنا یہاں واو گرا دی گئی، جو لحنِ جلی ہے۔
3) کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا: (یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا)	﴿الْقَلْبِ﴾ کو الْكَلْبِ پڑھنا (دل > کتا، معنی بالکل بدل گیا) ﴿الرَّحِيمِ﴾ کو الرَّهِيمِ پڑھنا
4) حرکات (زبر، زیر، پیش) یا سکنات میں تبدیلی: (یعنی اعراب بدل دینا)	﴿أَنْعَمْتَ﴾ کو أَنْعَمْتُ پڑھنا ﴿الصِّرَاطَ﴾ کو الصُّرَاطِ پڑھنا

﴿الاستعاذة والبسملة﴾

(أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)

■ الاستعاذة (تعوذ)

□ حکم:

تعوذ پڑھنا مستحب ہے۔

اور بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ سورۃ کے شروع میں یا دورانِ تلاوت تعوذ پڑھنا واجب ہے۔

■ آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے کا حکم:

مجلس، درس اور تعلیم کے موقع پر بلند آواز سے تعوذ پڑھنا افضل ہے۔

خلوت اور نماز میں دل ہی دل میں (آہستہ) تعوذ پڑھنا افضل ہے۔

■ البسملة (بسم اللّٰہ)

□ حکم:

تعوذ پڑھنا مستحب ہے۔

اور بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ سورۃ کے شروع میں یا دورانِ تلاوت تعوذ پڑھنا واجب ہے۔

■ آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے کا حکم:

مجلس، درس اور تعلیم کے موقع پر بلند آواز سے تعوذ پڑھنا افضل ہے۔

خلوت اور نماز میں دل ہی دل میں (آہستہ) تعوذ پڑھنا افضل ہے۔

□ تلاوت کے وقت تعوذ اور تسمیہ کے قواعد:

اولاً:

اگر قرآنِ مجید کی تلاوت کسی سورت کے آغاز سے کی جائے، تو تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کی چار جائز صورتیں ہیں:

(1) وصلُ الكل

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(سب کو ملا کر پڑھنا)

(2) فصلُ الکل

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ○

(تینوں کو الگ الگ پڑھنا)

(3) وصلُ الأوّل، فصلُ الثاني

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ○

(تعوذ اور بسم اللہ کو ملانا، آیت کو الگ پڑھنا)

(4) فصلُ الأوّل، وصلُ الثاني

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ○

دوم:

اگر قرآنِ مجید کی تلاوت کسی سورت کے درمیان سے شروع کی جائے تو:

بسم اللہ پڑھنے میں اختیار ہے:

چاہیں تو پڑھیں اور چاہیں تو نہ پڑھیں۔

اگر بسم اللہ پڑھی جائے تو اسے سورت سے الگ (فصل کرکے) پڑھا جائے۔

- اس صورت میں پڑھنے کے درج ذیل طریقے ہیں:

(1) وصلُ الكل

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَ إِنَّ

(سب کو ملا کر پڑھنا)

(3) وصلُ الأوّل، فصلُ الثاني

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ

(تعوذ اور بسم اللہ کو ملانا، آیت کو الگ پڑھنا)

سوم:

اگر تلاوت کرتے ہوئے ایک سورت ختم ہو جائے اور اگلی سورت شروع ہو تو بسم اللہ پڑھنے کی چار صورتیں ہیں:

- پہلی تین صورتیں جائز ہیں۔
- چوتھی صورت ناجائز ہے۔

(1) وصلُ الکل ✅ جائز

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

(پچھلی آیت، بسم اللہ اور نئی سورت کو ملا کر پڑھنا)

(2) فصلُ الکل ✅ جائز

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

(تینوں کو الگ الگ پڑھنا)

(3) فصلُ الأوّل، وصلُ الثاني ✅ جائز

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

(پچھلی سورت کو الگ، بسم اللہ اور نئی سورت کو ملا کر پڑھنا)

(4) وصلُ الأوّل، فصلُ الثاني ❌ ناجائز

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

(پچھلی آیت کو بسم اللہ سے ملا کر، نئی سورت کو الگ پڑھنا)

❌ یہ صورت ناجائز ہے، کیونکہ اس سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ بسم اللہ پچھلی سورت کا حصہ ہے۔

چہارم: سورۃ التوبہ کے آغاز کا حکم:

- سورۃ التوبہ (براءت) کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھی جاتی۔
- البتہ بعض اہلِ علم نے سورۃ الانفال (جو اس سے پہلے ہے) کے اختتام سے سورۃ التوبہ کے آغاز تک تلاوت کی تین جائز صورتیں بیان کی ہیں:

(1) وقف ✅ (افضل)

یعنی سورۃ الانفال پر مکمل وقف کرنا، پھر سورۃ التوبہ کو الگ سے شروع کرنا:

إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ○بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

- اس صورت میں سانس بھی توڑ دی جاتی ہے اور آواز بھی بند ہو جاتی ہے۔

👉 یہی صورت افضل اور زیادہ محتاط ہے۔

(2) سَکْتَة ✅

یعنی سانس جاری رکھنا مگر آواز کو تھوڑی دیر کے لیے بند کر دینا، پھر سورۃ التوبہ شروع کرنا:

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

- اس میں نہ بسم اللہ ہے اور نہ مکمل وقف، بلکہ ہلکی سکتہ ہے۔

(3) وصل ✅

یعنی سورۃ الانفال کے آخر کو سورۃ التوبہ کے آغاز سے ملا کر پڑھنا:

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

- اس صورت میں نہ وقف ہے اور نہ سکتہ، بلکہ مکمل وصل ہے۔

■ اہم نوٹ:

- سورۃ التوبہ کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بالاجماع جائز نہیں
- تینوں صورتیں جائز ہیں۔
- وقف کی صورت افضل ہے، کیونکہ اس میں معنی کی وضاحت اور احتیاط زیادہ ہے۔

﴿تلاوتِ قرآن کے مراتب﴾

▫ قرآنِ مجید کی تلاوت کے چار مراتب ہیں۔

یہ چاروں مراتب صحیح اور جائز ہیں، بشرطیکہ احکامِ تجوید کی مکمل رعایت کی جائے۔

(1) تحقیق

تحقیق کا معنی ہے:

قرآنِ مجید کو نہایت آہستگی، ٹھہراؤ اور اطمینان کے ساتھ پڑھنا،

حروف، مخارج، صفات اور مدود کو پورا پورا ادا کرتے ہوئے۔

🔷 یہ مرتبہ عموماً تعلیم، سیکھنے اور اصلاحِ تلفظ کے لیے اختیار کیا جاتا ہے

(2) ترتیل

ترتیل کا معنی ہے:

قرآنِ مجید کو سکون، وقار اور بغیر جلد بازی کے پڑھنا،

معانی میں غور و فکر کرتے ہوئے اور تمام قواعدِ تجوید کی رعایت کے ساتھ۔

🔷 یہی وہ مرتبہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾

(3) تدویر

تدویر کا معنی ہے:

قرآنِ مجید کو تحقیق اور حدر کے درمیان رفتار سے پڑھنا،

یعنی نہ بہت آہستہ اور نہ بہت تیز،

بلکہ اعتدال کے ساتھ اور تجوید کے احکام کی پابندی میں۔

🔷 یہ مرتبہ عام تلاوت میں زیادہ رائج ہے۔

(4) حدر

حدر کا معنی ہے:

قرآنِ مجید کو نسبتاً تیز رفتار سے پڑھنا،

لیکن اس طرح کہ احکامِ تجوید میں کوئی خلل نہ آئے۔

🔷 یہ مرتبہ زیادہ تر زیادہ مقدار میں تلاوت کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔

خلاصہ !

مرتبہ	رفتار
تحقیق	بہت آہستہ
ترتیل	آہستہ اور باوقار
تدویر	درمیانی
حدر	تیز

چاروں مراتب جائز ہیں۔

➡️ شرط: تجوید کی پابندی

﴿ دانتوں کا بیان ﴾

اب جن حروف کے مخارج بیان کیے جائیں گے، ان کا تعلق زبان کے ساتھ ساتھ دانتوں سے بھی ہے،

لہٰذا پہلے دانتوں کے نام اور ان کی اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

[دانتوں کے نام مع اقسام]

انسان کے منہ میں کل (32) دانت ہوتے ہیں،

جن میں:

(12) دانت (Incisors + Canines)

(20) داڑھیں (Molars)

■ یہ دانت چھ اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں:

1۔ ثَنَایَا

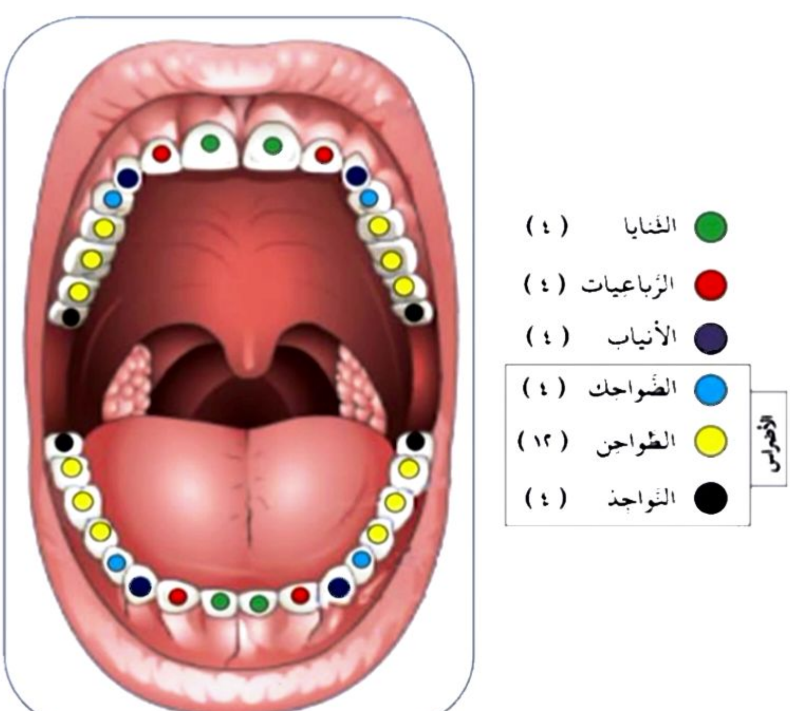
2۔ رُبَاعِیَّات

3۔ اَنْیَاب

4۔ ضَوَاحِک

5۔ طَوَاحِن

6۔ نَوَاجِذ



(1) ثَنَایَا

سامنے کے اوپر کے دو اور نیچے کے دو دانت،

کل چار دانت ہوتے ہیں۔

- اوپر والے دانت: ثنایا عُلیا
- نیچے والے دانت: ثنایا سُفلی

(2) رُبَاعِیَّات (قَواطِع)

ثنایا کے دائیں اور بائیں جانب

اوپر نیچے ایک ایک دانت،

- کل چار دانت۔

(3) أَنْیَاب (کَواسِر)

رباعیات کے دائیں بائیں

اوپر نیچے ایک ایک دانت،

- کل چار دانت۔

(4) ضَوَاحِک

(4) ضَوَاحِک

انیاب کے دائیں بائیں

اوپر نیچے ایک ایک داڑھ،

- کل چار داڑھیں۔

(5) طَوَاحِن

ضواحک کے بعد

اوپر نیچے تین تین داڑھیں،

● کل بارہ داڑھیں۔

(6) نَوَاجِذ

طواحن کے بعد

اوپر نیچے ایک ایک داڑھ،

● کل چار داڑھیں۔

مجموعی تعداد:

■ کل دانت: 32

■ کل داڑھیں: 20

▫ ان تمام داڑھوں کو مجموعی طور پر

"اَضْرَاسٌ" کہا جاتا ہے۔

نوٹ ⚠️

ثنایا سُفلی (نیچے کے سامنے والے دانت) کے علاوہ

حروف کی ادائیگی میں نیچے کے کسی دانت یا داڑھ کا استعمال نہیں ہوتا۔

▫ یہ نکتہ مخارج حروف کو صحیح سمجھنے کے لیے نہایت اہم ہے۔

[اَضْرَاس کا بیان]

■ اَضْرَاس، ضِرْس کی جمع ہے۔

ضِرْس کے معنی ہیں: داڑھ

اور اَضْرَاس کے معنی ہیں: داڑھیں۔

- اوپر والی داڑھوں کو اَضْرَاسِ عُلْیَا کہتے ہیں۔
- نیچے والی داڑھوں کو اَضْرَاسِ سُفْلٰی کہتے ہیں۔

دانتوں کے نام یاد کرنے کے لیے اشعار:

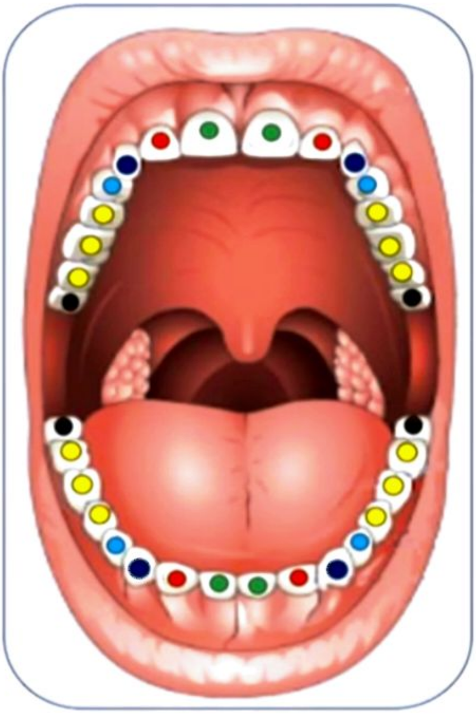
آسانی سے یاد رکھنے کے لیے دانتوں کے نام اور ان کی اقسام کو اشعار کی صورت میں یوں بیان کیا جاتا ہے:

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو، دو

ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قراء اضر اس انہیں کو

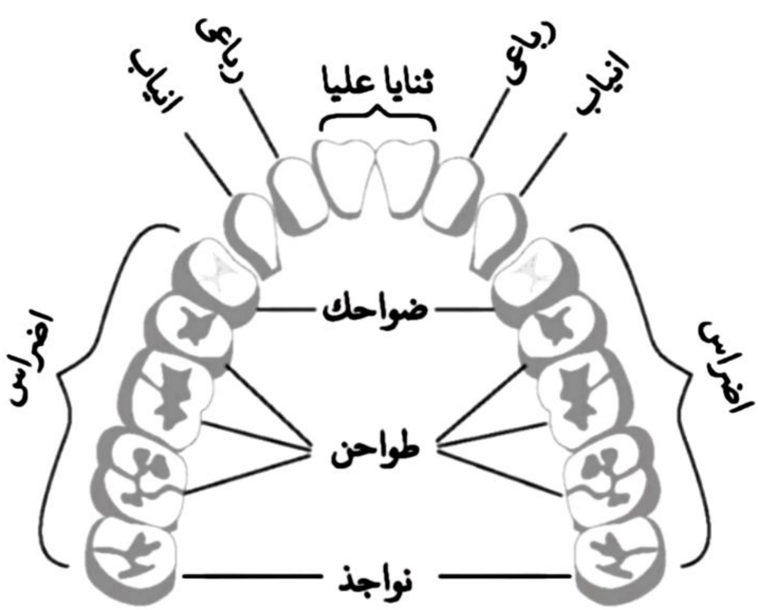
ضوا حک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ان کے بازو میں دو، دو

﴿دانتوں کا نقشہ مع اقسام﴾



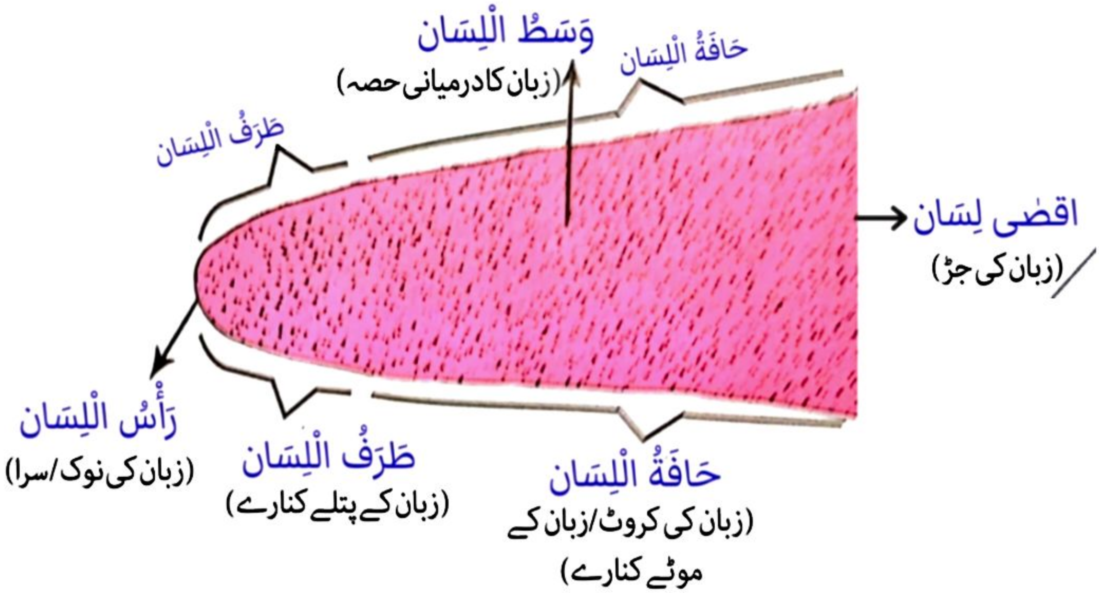
دانتوں کے نام :

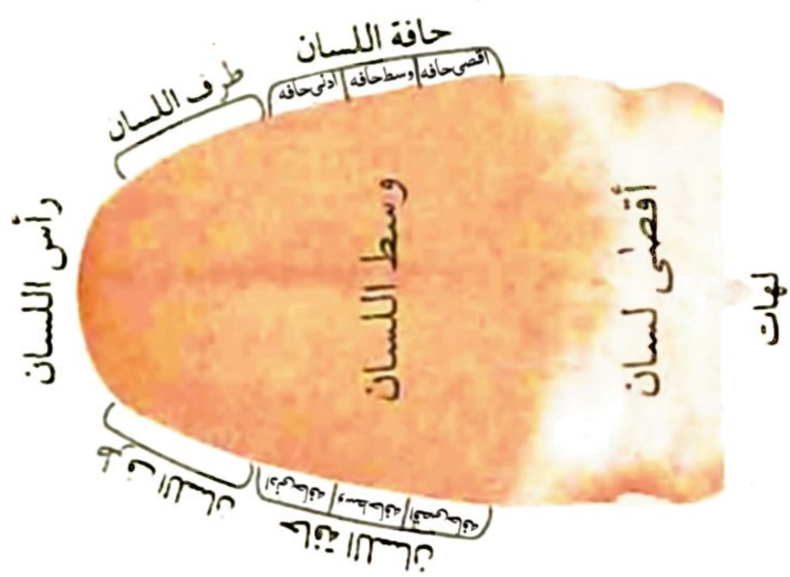
نام	تعداد
اَلثَّنَایَا	4
اَلرَّبَاعِیَات	4
اَلْأَنْیَاب	4
اَلضَّوَاحِک (اضراس)	4
اَلطَّوَاحِن (اضراس)	12
اَلنَّوَاجِذ (اضراس)	4



﴿زبان کا بیان مع اقسام﴾

انسانی زبان کا نقشہ

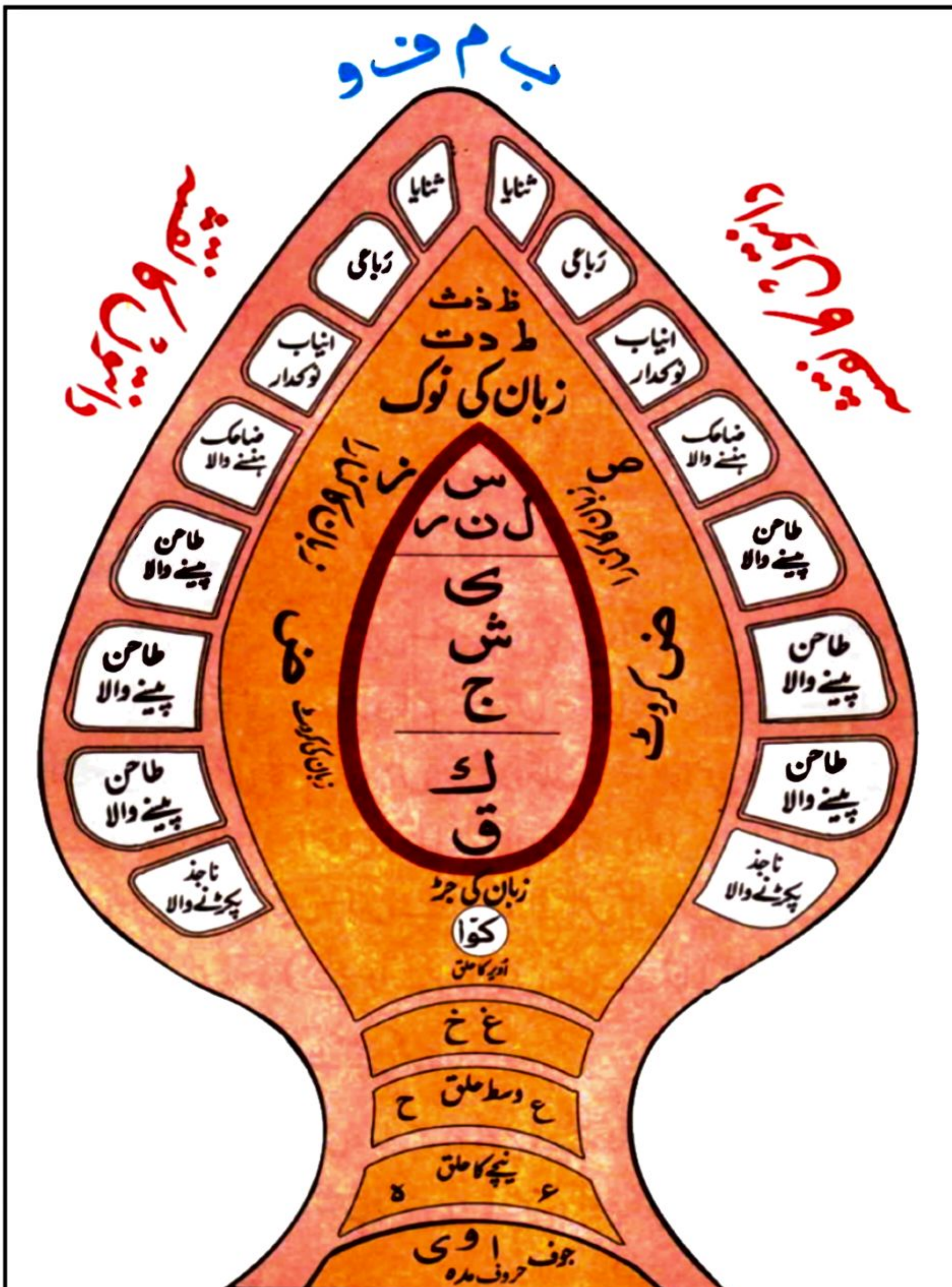




﴿زبان کا بیان مع اقسام﴾

لِسان کی تعریف

لِسان (زَبان) وہ عضو ہے جس کے ذریعے حروف کی ایک بڑی تعداد ادا ہوتی ہے۔ علمِ تجوید میں زبان کو سب سے اہم مَخرَج مانا گیا ہے، کیونکہ 28 میں سے 18 حروف زبان ہی سے ادا ہوتے ہیں۔



علمائے تجوید نے زبان کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا ہے:

① جَذْرُ اللِّسَان

▪ (زبان کی جڑ)

زبان کا سب سے پچھلا حصہ جو حلق کے قریب ہوتا ہے۔

▫ یہی حصہ اَقْصَی اللِّسَان کہلاتا ہے

اسی سے حروف ق، ک ادا ہوتے ہیں

② أَقْصَى اللِّسَان

▪ (زبان کا آخری حصہ / جڑ کے قریب)

نرم تالو کے ساتھ لگ کر آواز نکلتی ہے۔

حروف:

ق (قاف)

ك (کاف)

③ وَسَطُ اللِّسَان

▪ (زبان کا درمیانی حصہ)

سخت تالو کے ساتھ ٹکراتا ہے

حروف:

ج (جیم)

ش (شین)

ی (یاء غیر مدّی)

④ طَرَفُ اللِّسَان

■ (زبان کا اگلا حصہ / نوک سے کچھ پیچھے)

یہ حصہ بہت حساس ہے
کئی بار راس اللسان کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے

⑤ رَأْسُ اللِّسَان

■ (زبان کی نوک)

یہ سب سے زیادہ استعمال ہونے والا حصہ ہے:

● (الف) نوکِ زبان + اوپری مسوڑھے

حروف: ل، ر

● (ب) نوکِ زبان + اوپری دانت

حروف: ط، د، ت

● (ج) نوکِ زبان + نچلے دانت

حروف: ص، س، ز

● (د) نوکِ زبان + دانتوں کے کنارے

حروف: ث، ذ، ظ

⑥ حَافَةُ اللِّسَان

■ (زبان کا کنارہ)

یہ تین حصوں میں تقسیم گیا ہے:

■ اقصیٰ الحافۃ

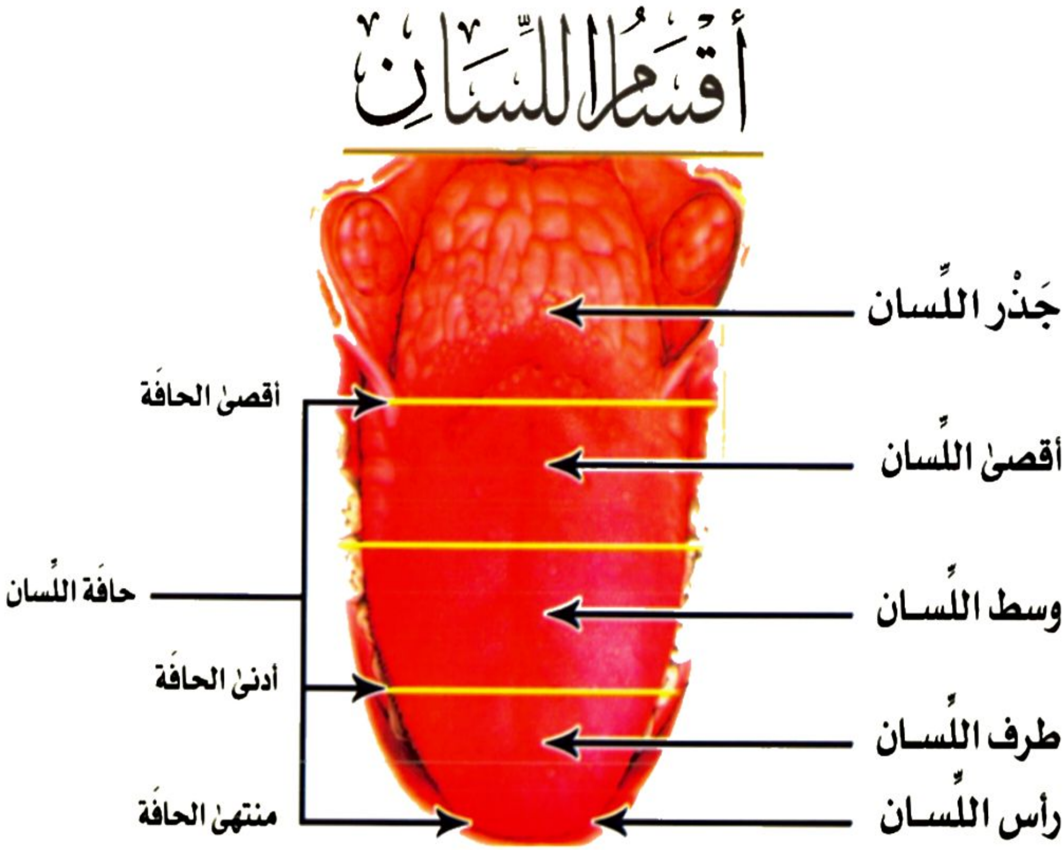
■ اِدنیٰ الحافۃ

■ مُنتہیٰ الحافۃ

- زبان کے کنارے + اوپری داڑھیں

حرف: ل (لام)

اور پورا کنارہ استعمال ہو تو: ض (ضاد)



﴿مَخارِجُ الحُرُوف کا بیان﴾

■ مَخْرَج (مخرج) ـــ لغوی معنی: نکلنے کی جگہ

مخرج کی جمع : مخارج

(یعنی: نکلنے کی جگہیں)

■ مخرج ـــ اصطلاحی معنی:

«جس جگہ سے کوئی حرفِ تہجی ادا ہو، اُسے مخرج کہتے ہیں»

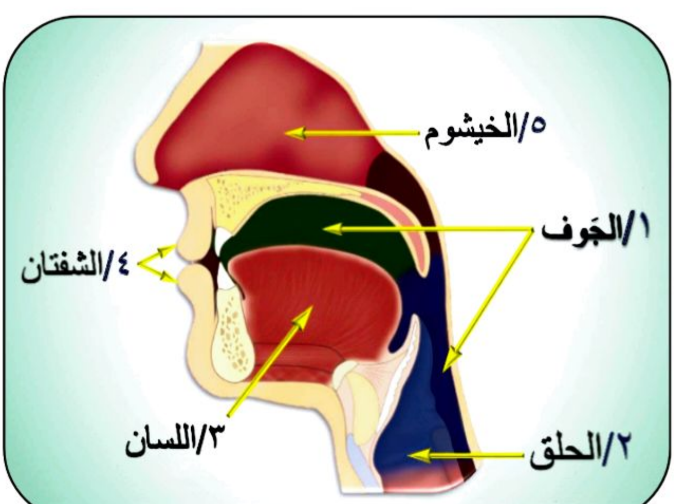
مَخارِج کی اقسام:

علمِ تجوید میں مخارج کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مَخارِجِ کُلِّی ② مَخارِجِ جُزْئِی

① مَخارِجِ کُلِّی

وہ بڑے بڑے مقامات جن کے اندر حروف کے جزوی مخارج واقع ہوتے ہیں، انہیں مخارج کلی کہتے ہیں۔ یہ پانچ ہیں:



1) الحلْق (حلق / گلا)
2) اللِّسان (زبان)
3) الجوْف (منہ کا خالی حصہ)
4) الشَّفَتان (ہونٹ)
5) الخَیْشُوم (ناک کا بانسہ)

① الجَوْف (منہ کا خالی حصہ)

تعریف:

منہ اور حلق کا وہ خالی حصہ جس میں ہوا رُکاوٹ کے بغیر نکلتی ہے۔

● حروف:

(و، ا، ی)

● بشرطیکہ یہ حروف ساکن ہوں اور ان سے پہلے حرکتِ موافق ہو

(یعنی: حروفِ مدّہ)

② الحَلْق (گلا)

تعریف:

گلے کا اندرونی حصہ جہاں آواز پیدا ہوتی ہے۔

● حروفِ حلق (6):

(ء ، ہ) ← اقصیٰ حلق

(ع، ح) ← وسط حلق

(غ، خ) ← ادنیٰ حلق

③ اللِّسان (زبان)

تعریف:

زبان کے مختلف حصوں سے ادا ہونے والے حروف۔

● حروف:

ق، ک

ج، ش، ی (غیر مدّہ)

ض، ل

ل، ر

ط، د، ت

ص، س، ز

ث، ذ، ظ

■ سب سے زیادہ حروف زبان سے ادا ہوتے ہیں۔

④ الشَّفَتَان (دونوں ہونٹ)

تعریف:

اوپر اور نیچے کے ہونٹوں سے ادا ہونے والے حروف۔

● حروف:

ب (دونوں ہونٹ)

م (دونوں ہونٹ)

و (غیر مدّہ، ہونٹوں کی گولائی سے)

⑤ الخَیْشُوم (ناک کا بانسہ)

تعریف:

ناک کے اندرونی حصے کو خیشوم کہتے ہیں۔

● حرف:

غُنّہ

▫ غنہ کوئی مستقل حرف نہیں بلکہ نون اور میم مشدد یا مخفی کی صفت ہے۔

② مَخارِج جُزئی

وہ باریک اور مخصوص مقامات جو مخارج کلی کے اندر ہوتے ہیں، جہاں سے انفرادی حروف ادا ہوتے ہیں۔

[مخارج کی مجموعی تعداد]

■ مشہور و معتمد قول کے مطابق:

■ مخارج جزئی کی تعداد: 17

■ انہی 17 مخارج سے تمام حروفِ تہجّی ادا ہوتے ہیں۔

● اکثر علما کے نزدیک حروفِ تہجّی 28 ہیں۔

■ بعض کتب میں ہمزہ (ء) کو مستقل شمار کرنے کی وجہ سے 29 بھی کہا جاتا ہے، اس لیے درسی طور پر دونوں اقوال ملتے ہیں۔

[مخارج کی تفصیل]

مخرج نمبر ①
الجَوف (منہ کا خالی حصہ)

■ تعریف:

منہ اور حلق کا وہ خالی حصہ جس میں آواز بغیر کسی رکاوٹ کے نکلتی ہے، اسے جوف کہتے ہیں۔

■ حروف:

اس مخرج سے تین (3) حروف ادا ہوتے ہیں، بشرطیکہ وہ حروفِ مدّہ ہوں:

ا (الفِ مدّہ)

و (واوِ مدّہ)

ی (یاءِ مدّہ)

■ نوٹ (حروفِ مدّہ کی پہچان):

1 الفِ مدّہ

شرط: الف ساکن ہو

اس سے پہلے زبر (ـَ) ہو

مثال: مَالِكِ

2 واوِ مدّہ

شرط: واو ساکن ہو

اس سے پہلے پیش (ـُ) ہو

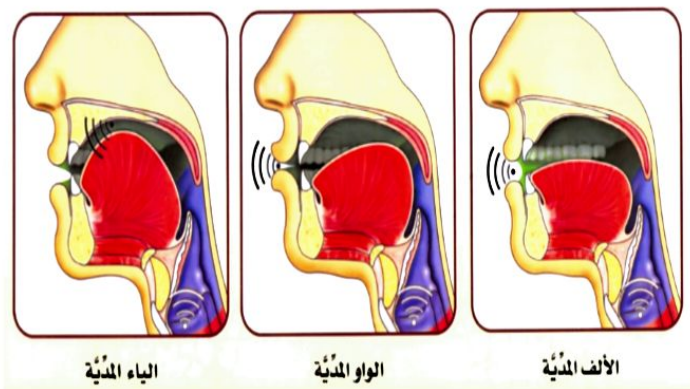
مثال: اَعُوذُ

3 یاءِ مدّہ

شرط: یاء ساکن ہو

اس سے پہلے زیر (ـِ) ہو

مثال: رَحِيمٌ



مخرج نمبر ② ③ ④

الحَلْق (گلا)

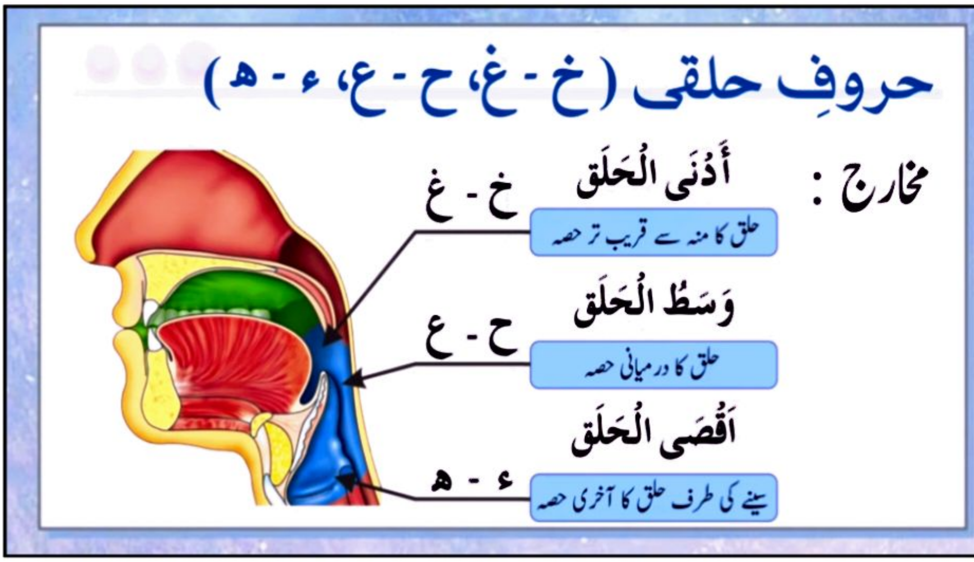
تعریف:

گلے کے اندرونی حصے کو حلق کہتے ہیں۔

حروفِ حلقی: (ء، ہ، ع، ح، غ، خ)

حلق سے چھ (6) حروف ادا ہوتے ہیں، اور حلق کے تین حصے ہیں:

② اَقْصٰی حلق (سینے کی طرف والا حصہ)	حروف: (ء، ہ)
③ وَسَطْ حلق (حلق کا درمیانی حصہ)	حروف: (ع، ح)
④ اَدْنٰی حلق (منہ کی طرف والا حصہ)	حروف: (غ، خ)



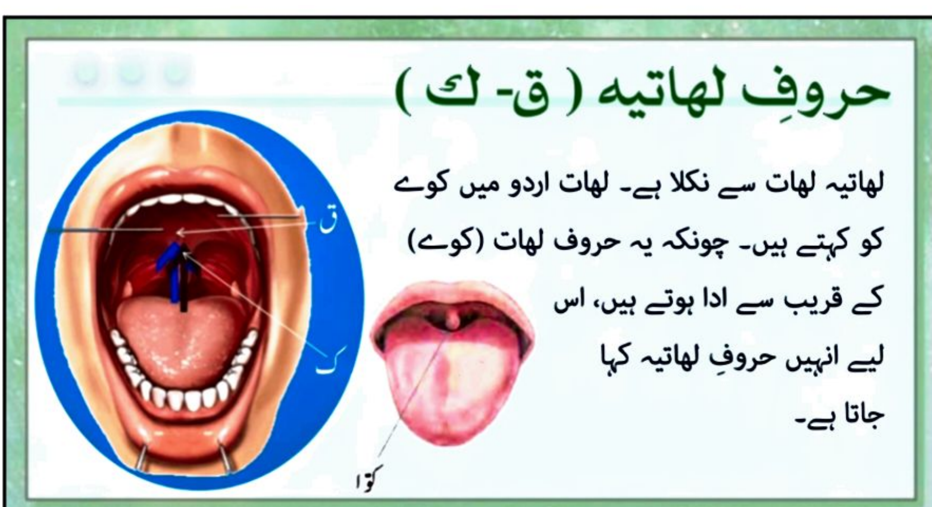
مخرج نمبر 6,5
اَقْصَی اللِّسان

تعریف:

حرف: ق: زبان کی جڑ، اوپر کے تالو (منہ کی چھت) کے مقابل آتی ہے۔

حرف: ک : کوے کے بالمقابل ہی سے منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوتا ہے ۔

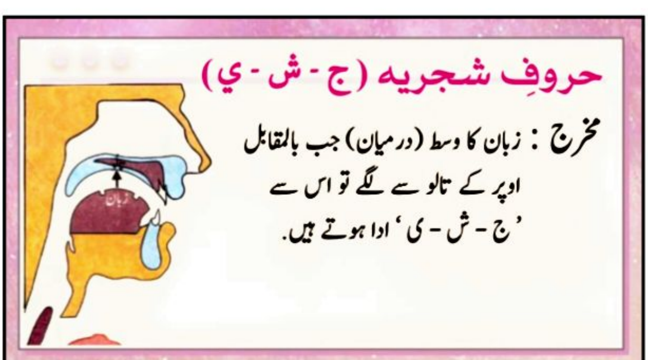
- ان دونوں حرفوں (ق ، ک) کو مخرج کے اعتبار سے لَہوِیَہ کہتے ہیں



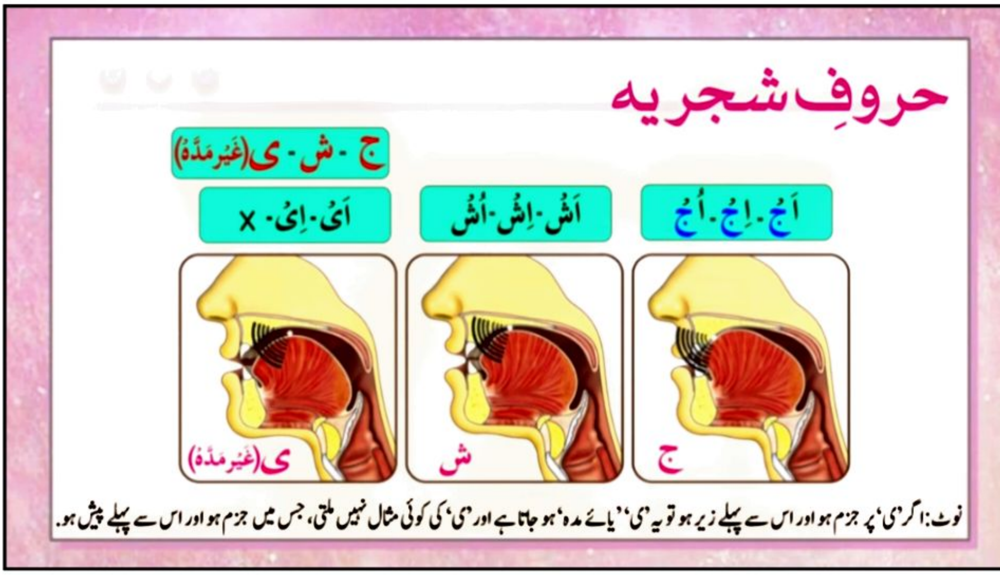




مخرج نمبر :7
وسط اللسان



تعریف: حروف: (ج،ش،ی)
زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل تالو سے ادا ہوتے ہیں۔ ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے شجرِیہ کہتے ہیں۔



مخرج نمبر :8
حافۃاللسان

تعریف: حرف: (ض)

زبان کی کروٹ جب اوپر (دائیں یا بائیں جانب) والی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے ، اسے مخرج کے اعتبار سے حافیۃ کہتے ہیں۔

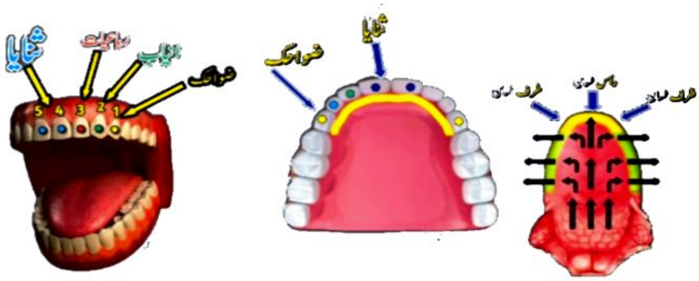




مخرج نمبر :9
طرف اللسان

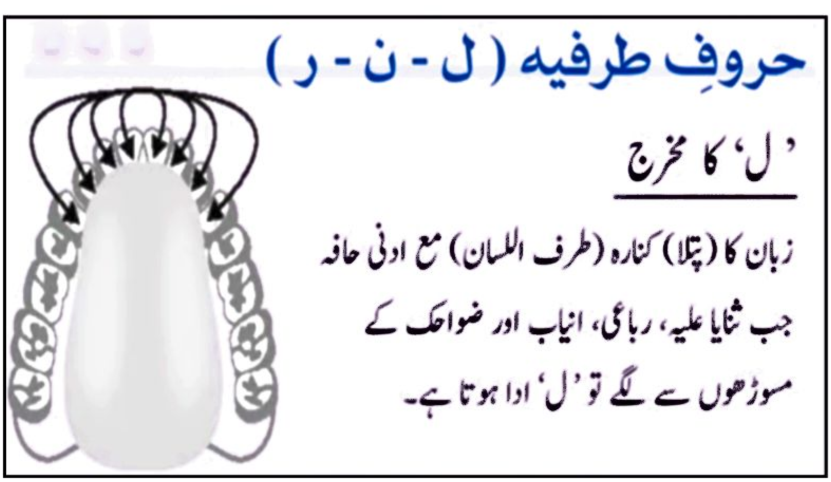
تعریف: حرف: (ل)

زبان کا کنارہ جب ثنایا ، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔



لام



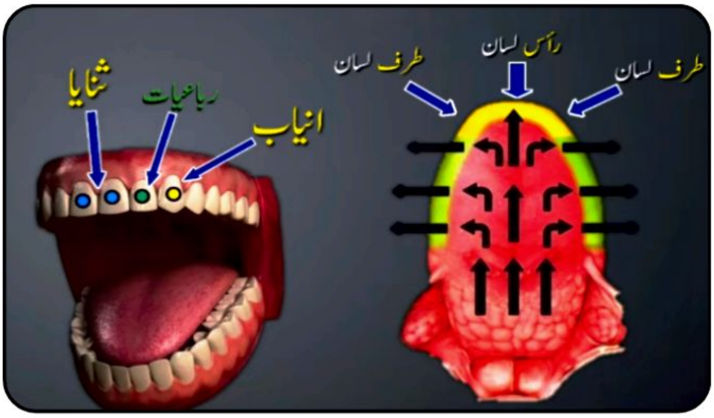


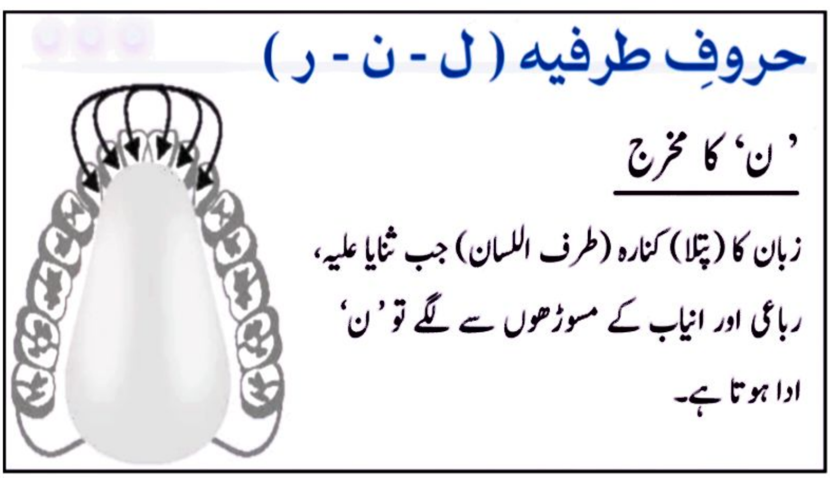
مخرج نمبر:10

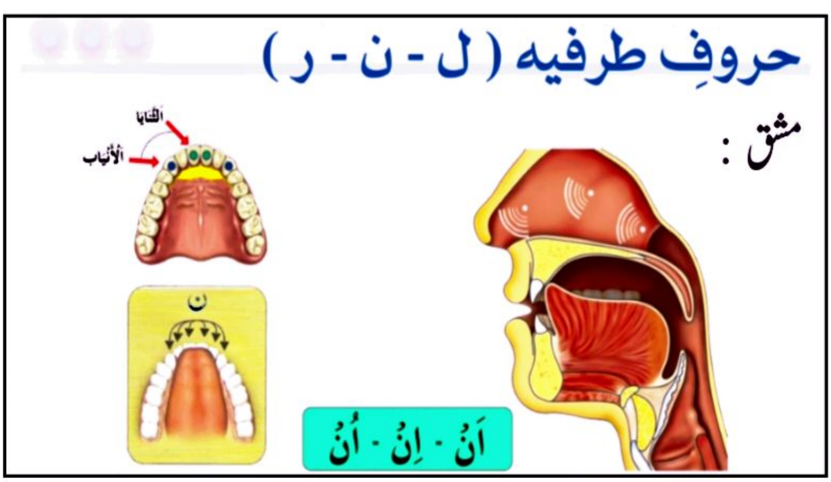
طرف اللسان

تعریف: حرف: (ن)

زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔





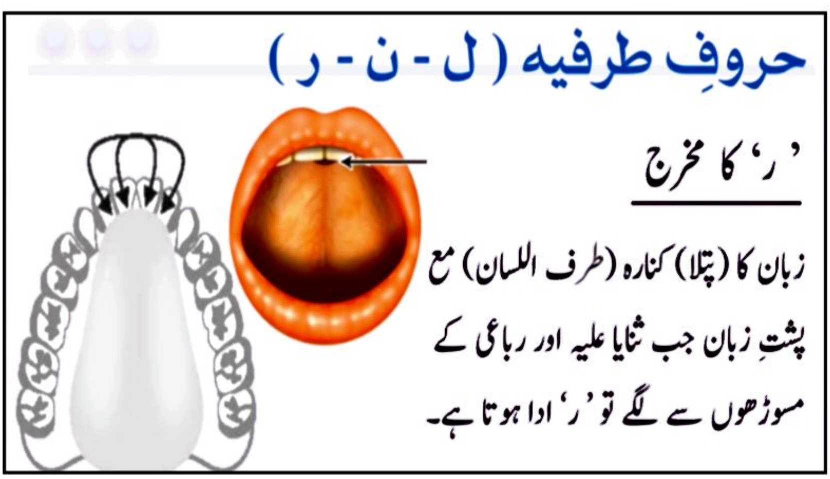


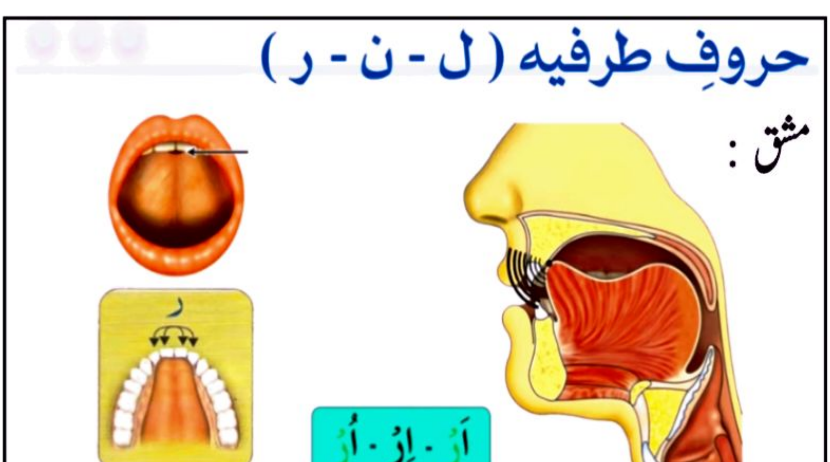
مخرج نمبر:11
طرف اللسان

تعریف: حرف: (ر)

زبان کا کنارہ جب پشت زبان کے ساتھ ساتھ ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔ لام، نون اور را کو مخرج کے اعتبار سے طَرَفِیہ کہتے ہیں۔







مخرج نمبر:12
حروف نِطعیة

تعریف: حروف: (ت،د،ط)

زبان کی نوک جب ثنایا علیا کی جڑ سے لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے نِطعیة کہتے ہیں۔





مخرج نمبر:13
حروف لثویة

تعریف: حروف: (ث،ذ،ظ)

زبان کی نوک جب ثنایا علیا کے کنارے سے لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے لِثوِیَة کہتے ہیں۔





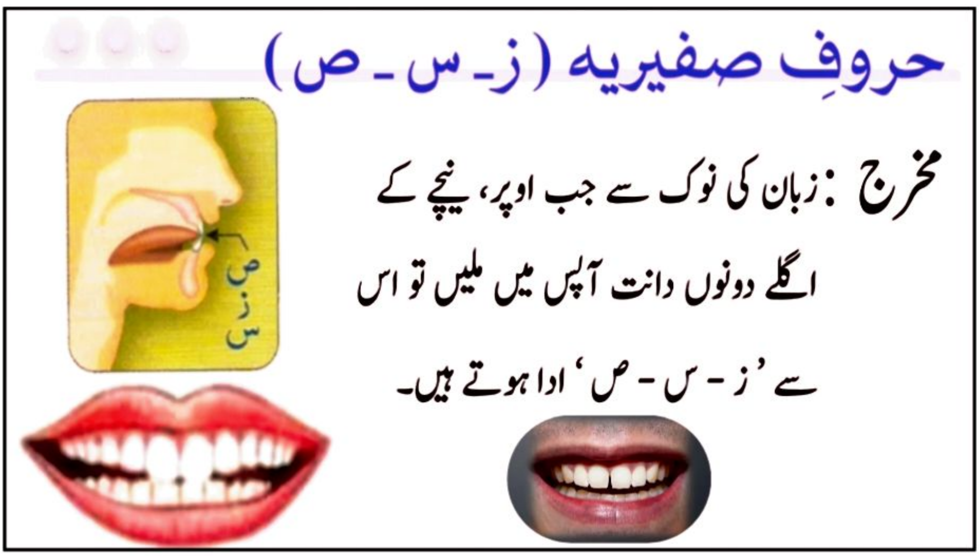
مخرج نمبر:14

حروف أسلية/صفيرية

تعریف: حروف: (ز،س،ص)

زبان کی نوک جب ثنایا سفلی کے کنارے سے لگنے کے ساتھ ساتھ کچھ ثنایا علیا کے کنارے سے بھی لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے اَسَلِیَۃ اور صَفِیرِیَۃ کہتے ہیں۔



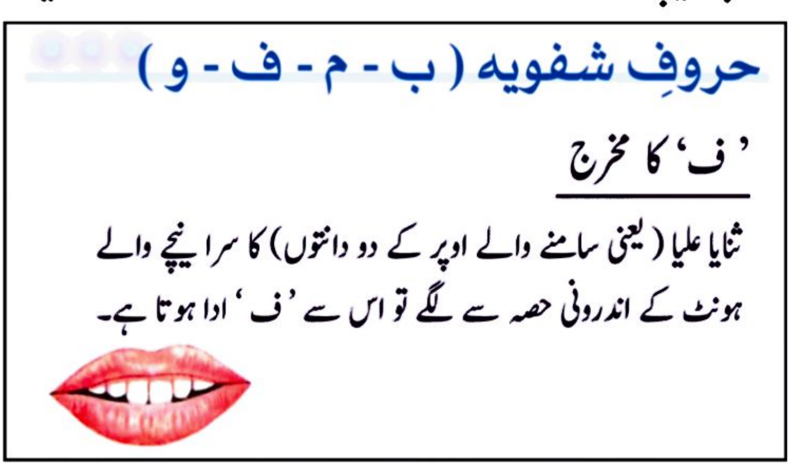


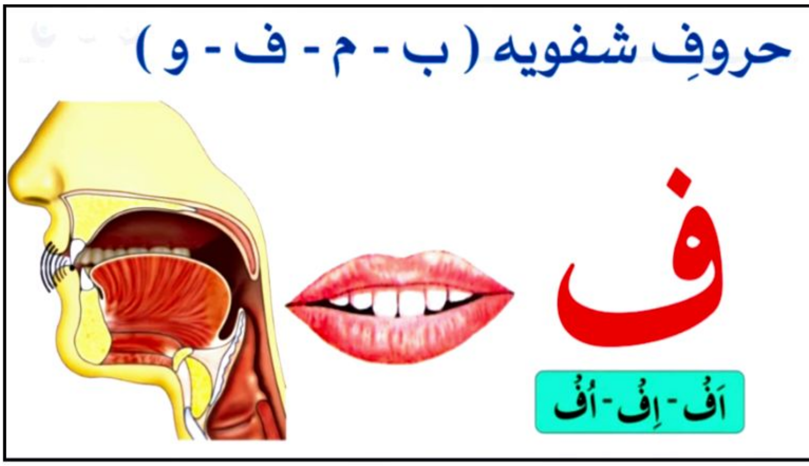
مخرج نمبر:15

حروف شفوية

تعریف: حرف: (ف)

ثنایا علیا کا کنارہ جب نیچے والے ہونٹ کے تری والے حصے سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔





مخرج نمبر:16

حروف شفوية

تعریف: حروف: (ب،م،و)

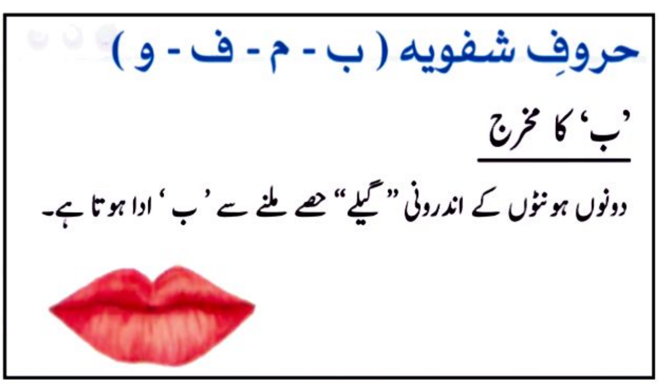
دونوں ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔

(ب) دونوں ہونٹوں کے تری والے حصے سے ،

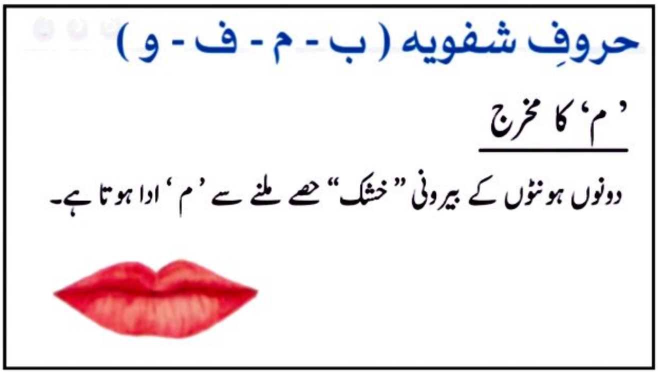
(میم) دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے سے

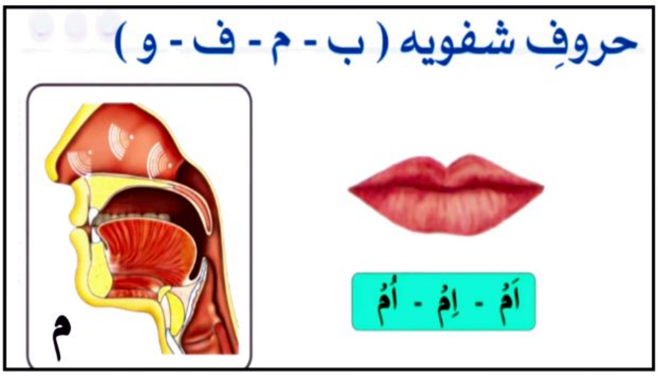
(واو)دونوں ہونٹوں کو کچھ گول کرنے سے ادا ہوتی ہے ۔

- ان چاروں حرفوں: (ف، ب، م و) کو مخرج کے اعتبار سے شَفَوِیَۃ کہتے ہیں۔

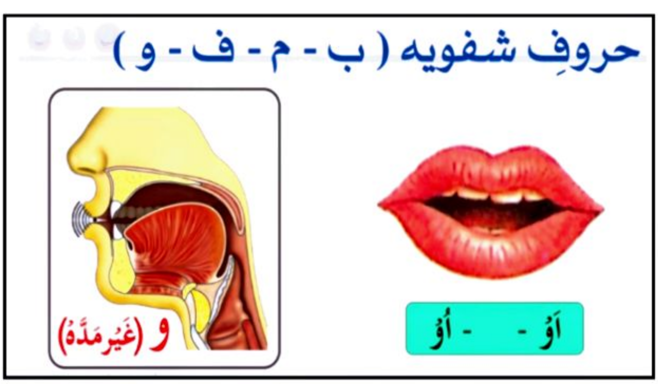












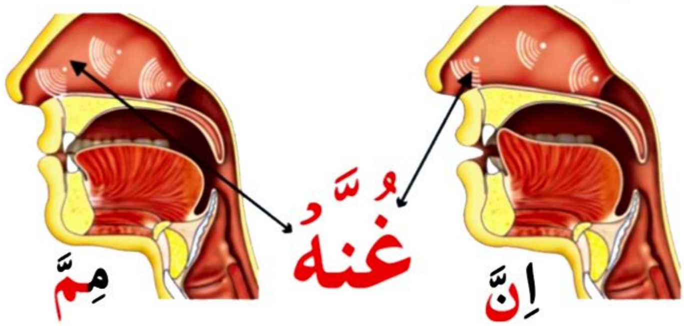
مخرج نمبر:17

الخيشوم: الغنة

تعریف:

یہ ناک کی جڑ سے ادا ہوتا ہے۔ ناک کی جڑ کو عربی میں خیشوم کہتے ہیں۔

خیشوم یعنی ناک کا بانسہ، یہ غنّہ کا مخرج ہے۔



■ خَیشُوم:

● خَیشُوم سے مراد ناک کا بانسہ (جڑ) ہے۔

خَیشُوم سے غُنَّہ نکلتا ہے۔

اسی مقام سے حروفِ غُنَّہ: نون (ن) اور میم (م) ادا ہوتے ہیں۔

ناک کا بانسہ غُنَّہ کا اصل مخرج ہے۔

○ نوٹ:

آواز کو تھوڑی دیر ناک میں ٹھہرا کر، گنگنی آواز کے ساتھ پڑھنے کو غُنَّہ کہتے ہیں۔

● غُنَّہ نونِ مشدد، میمِ مشدد

● اور نون ساکن و تنوین کے بعض احکام میں ہوتا ہے۔

● نیز دو حرکت (دو مقدار) کے برابر ادا کیا جاتا ہے۔

مخرج معلوم کرنے کا صحیح طریقہ:

کسی بھی حرف کا مخرج معلوم کرنے کے لیے:

1۔ اس حرف کو ساکن کر دیا جائے۔

2۔ اس کے شروع میں زبر والا ہمزہ (اَ) لگایا جائے۔

3۔ حرف کو ادا کیا جائے۔

4۔ جہاں اس حرف کی آواز ختم ہو جائے، وہی اس حرف کا مخرج کہلاتا ہے۔

﴿مخارجُ الکُلِّي کا خاکه﴾

1	**الجَوْفُ** (منه کا خلا)	منہ اور حلق کے درمیان کا خالی حصہ جس میں زبان کسی خاص جگہ سے نہیں لگتی۔ حروف: (ا، و، ی) (شرط: یہ حروف مدّہ ہوں)
2	**الحَلْقُ** (حلق / گلا)	گلے کا اندرونی حصہ جہاں سے بعض حروف ادا ہوتے ہیں۔ حروف (6): (ء، ھ، ع، ح، غ، خ) اَقصیٰ حلق: ء، ھ وَسَط حلق: ع، ح اِدْنیٰ حلق: غ، خ
3	**اللِّسَانُ** (زبان)	زبان کے مختلف حصوں سے ادا ہونے والے حروف۔ حروف: 18 حروف
4	**الشَّفَتَانِ** (ہونٹ)	اوپر اور نیچے کے ہونٹوں سے ادا ہونے والے حروف۔ حروف (4): (ف، ب، م، و)
5	**الخَيْشُومُ** (ناک کا بانسه)	ناک کا اندرونی حصہ جہاں سے غنہ کی آواز نکلتی ہے۔ حرف: کوئی مستقل حرف نہیں، بلکہ غنہ

﴿صفات کا بیان﴾

■ صفات، صفت کی جمع ہے۔

لغوی معنی: حالت اور کیفیت۔

■ اصطلاحی تعریف:

(حرف کو اس کے مخرج سے ادا کرتے وقت جو خاص حالت اور کیفیت اس میں پائی جائے، اسے صفت کہتے ہیں۔)

مثلاً:

- آواز کا بلند یا پست ہونا
- حرف کا موٹا یا باریک ہونا



■ صفات کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

1 صفاتِ لازمہ

2 صفاتِ عارضہ

■ صفاتِ لازمہ کی مزید تقسیم (صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں):

1 صفاتِ لازمہ متضادہ

2 صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

[صفاتِ لازمہ]

■ صفاتِ لازمہ وہ صفات ہیں جو کسی حرف میں ہمیشہ اور ہر حال میں پائی جاتی ہیں۔

اگر یہ صفات ادا نہ کی جائیں تو:

- حرف کسی دوسرے حرف سے بدل جاتا ہے، یا
- حرف کی ادائیگی ناقص ہو جاتی ہے۔

مثال:

حرف ص اور س

حرف ص میں دو صفات پائی جاتی ہیں:

- استعلاء
- اطباق

اگر یہ دونوں صفات ادا نہ ہوں تو ص، س کی طرح ادا ہوگا، جو کہ غلط ہے۔

■ صفاتِ لازمہ کی مزید تقسیم

صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں:

1 صفاتِ لازمہ متضادہ

2 صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

[صفاتِ لازمہ متضادہ]

■ صفاتِ لازمہ متضادہ سے مراد ایسی دو باہمی متقابل صفات ہیں جو:

- بیک وقت کسی ایک حرف میں جمع نہیں ہو سکتیں،
- لیکن ان میں سے ایک صفت ہر حرف میں لازماً پائی جاتی ہے۔

[صفاتِ لازمہ متضادہ کی اقسام]

■ صفاتِ لازمہ متضادہ وہ صفات ہیں جو آپس میں متقابل ہوتی ہیں، یعنی ایک حرف میں بیک وقت دونوں جمع نہیں ہو سکتیں، بلکہ ہر حرف میں ان میں سے ایک صفت ضرور پائی جاتی ہے۔

1 ہمس

■ لغوی معنی: پستی، ضعف

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی کمزوری اور پستی کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہے، ان حروف میں صفتِ ہمس پائی جاتی ہے۔

■ حروفِ ہمس:

یہ 10 حروف ہیں:

﴿حَثَّهُ شَخْصٌ فَسَكَتْ﴾

ان حروف کو **مَهْمُوسَة** کہا جاتا ہے۔

2 جَهْر

■ لغوی معنی: بلندی، قوت

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی بلندی اور قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس بند ہو جائے، ان میں صفتِ جہر پائی جاتی ہے۔

□ ایسے حروف کو **مَجْهُورَةٌ** کہا جاتا ہے۔

■ حروفِ جہر:

حروفِ ہمس کے علاوہ باقی تمام حروف مجہورہ ہیں،

جن کی تعداد 19 ہے۔

ان کا مجموعہ یہ ہے:

﴿عَظُمَ وَزْنُ قَارِئٍ ذِي غَضٍّ جَدِّ طَلَبٍ﴾

3 شِدَّت

■ لغوی معنی: سختی

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی سختی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز بالکل بند ہو جائے، ان میں صفتِ شدت پائی جاتی ہے۔

□ حروفِ شدت: یہ 8 حروف ہیں:

﴿أَجِدُ قَطٌ بَكَتْ﴾

انھیں **شَدِيدَةٌ** کہا جاتا ہے۔

4 تَوَسُّط

■ لغوی معنی: درمیان

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز نہ تو مکمل طور پر بند ہوتی ہے اور نہ پوری طرح جاری رہتی ہے، بلکہ درمیانی حالت میں ہوتی ہے، ان میں صفتِ توسط پائی جاتی ہے۔

□ حروفِ توسط: یہ 5 حروف ہیں:

﴿لِنْ عُمَرْ﴾

انھیں مُتَوَسِّطَةٌ کہا جاتا ہے۔

5 رِخَاوَت (رِخْوَت)

■ لغوی معنی: نرمی

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی نرمی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہے، ان میں صفتِ رخاوت پائی جاتی ہے۔

□ ایسے حروف کو رِخْوَةٌ کہا جاتا ہے۔

■ حروفِ رخاوت:

شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ باقی تمام حروف رخوہ ہیں، جن کی تعداد 16 ہے۔

ان کا مجموعہ یہ ہے:

﴿خُذْ غِثْ حَظٍّ فُضْ شَوْقٍ زِيْ سَاهٍ﴾

6 اِسْتِعْلَاء

■ لغوی معنی: بلندی کی طرف اٹھنا

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو (نرم تالو) کی طرف اٹھتی ہے، جس کے نتیجے میں آواز پُر اور موٹی ہو جاتی ہے، ان حروف میں صفتِ استعلاء پائی جاتی ہے۔

▫ ایسے حروف کو **مُسْتَعْلِيَةٌ** کہا جاتا ہے۔

▫ حروفِ استعلاء: یہ 7 حروف ہیں:

﴿خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ﴾

7 اِسْتِفَالُ

■ لغوی معنی: نیچے رہنا

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی، جس کی وجہ سے آواز باریک رہتی ہے، ان حروف میں صفتِ استفال پائی جاتی ہے۔

▫ ایسے حروف کو **مُسْتَفِلَةٌ** کہا جاتا ہے۔

▫ حروفِ استفال:

حروفِ استعلاء کے علاوہ باقی تمام حروف مستفلہ ہیں، جن کی تعداد 22 ہے۔

ان کا مجموعہ یہ ہے:

﴿ثَبَتَ عِزٌّ مَنْ يُجَوِّدُ حَرْفَهُ إِذْ سَلَّ شَكًا﴾

8 اِطْبَاق

■ لغوی معنی: لپٹنا، چپک جانا

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ تالو سے لپٹ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں آواز خوب پُر اور بھاری ہو جاتی ہے، ان حروف میں صفتِ اطباق پائی جاتی ہے۔

- ایسے حروف کو **مُطْبَقَةٌ** کہا جاتا ہے۔
- حروفِ اطباق: یہ 4 حروف ہیں:

صَ ضَ طَ ظَ

(یاد رکھنے کے لیے:

﴿صَظ، طَضْ﴾

9 اِنْفِتَاحٌ

■ لغوی معنی: کھلا رہنا، جدا رہنا

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ تالو سے جدا رہتا ہے، جس کی وجہ سے آواز باریک اور کھلی رہتی ہے، ان حروف میں صفتِ انفتاح پائی جاتی ہے۔

ایسے حروف کو **مُنْفَتِحَةٌ** کہا جاتا ہے۔

- حروفِ انفتاح:

حروفِ اطباق کے علاوہ باقی تمام حروف منفتحہ ہیں، جن کی تعداد 25 ہے۔ ان کا مجموعہ یہ ہے:

﴿مَنْ أَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَّا حَقٌّ لَهُ شُرْبُ غَيْثٍ﴾

10 اِذْلَاقٌ

▪ لغوی معنی: روانی، تیزی

▪ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت ہونٹوں یا زبان کے کنارے سے آواز بڑی آسانی اور جلدی کے ساتھ نکل جاتی ہے، ان حروف میں صفتِ اذلاق پائی جاتی ہے۔

▪ ایسے حروف کو **مُذْلِقَةٌ** کہا جاتا ہے۔

▫ حروفِ اذلاق: یہ 6 حروف ہیں

﴿فَرَّ مِنْ لُبِّ﴾

11 اِصْمَاتٌ

▪ لغوی معنی: روکنا، بھاری ہونا

▪ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج سے بھاری پن اور مضبوطی کے ساتھ نکلتی ہے، ان حروف میں صفتِ اصمات پائی جاتی ہے۔

▪ ایسے حروف کو **مُصْمَتَةٌ** کہا جاتا ہے۔

▫ حروفِ اصمات:

حروفِ اذلاق کے علاوہ باقی تمام حروف مصمتہ ہیں، جن کی تعداد 23 ہے۔

ان کا مجموعہ یہ ہے:

﴿جُزْ غَشَّ سَاخِطٍ صِدْقِقَةً إِذْ وَعَظَهُ يَحُضُّكَ﴾

[صفاتِ لازمہ غیر متضادہ]

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ وہ صفات ہیں جو حروف میں لازمی طور پر پائی جاتی ہیں، مگر یہ:

- ایک دوسرے کے مقابل نہیں ہوتیں
- اور اپنے مفہوم کے اعتبار سے آپس میں جدا ہوتی ہیں.

■ صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی تعداد

□ یہ آٹھ (8) ہیں:

1 قَلْقَلَةٌ

■ لغوی معنیٰ: حرکت دینا، ہلانا

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو حالتِ سکون میں ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں ہلکی سی جنبش اور جھٹکا پیدا ہو، اسے قلقلہ کہتے ہیں۔

حروفِ قلقلہ: یہ 5 حروف ہیں:

﴿قُطُبُ جَدٍ﴾

ایسے حروف کو **مُقَلْقَلَةٌ** کہا جاتا ہے۔

2 صَفِيرٌ

■ لغوی معنیٰ: سیٹی

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت ان کے مخرج سے تیز سیٹی جیسی آواز نکلے، ان میں صفتِ صفیر پائی جاتی ہے۔

حروفِ صفیر: یہ 3 حروف ہیں:

﴿ز،س،ص﴾

ایسے حروف کو **حروفِ صفیر** کہا جاتا ہے۔

3 لِینٌ

■ لغوی معنی: نرمی

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز انتہائی نرمی اور آسانی کے ساتھ نکلے اور زبان پر کوئی بوجھ محسوس نہ ہو، ان میں صفتِ لین پائی جاتی ہے۔

حروفِ لین: یہ 2 حروف ہیں:

﴿و،ي﴾

❗ شرط:

- واو یا یا ساکن ہوں
- اور ان سے پہلے فتحہ ہو

4 اِنْحِرَافٌ

■ لغوی معنی: مائل ہونا، پلٹنا

■ اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ اپنے مخرج سے ہٹ کر دوسرے حرف کے مخرج کی طرف مائل ہو جائے، اسے انحراف کہتے ہیں۔

حروفِ انحراف:

یہ صفت صرف دو حروف میں پائی جاتی ہے:

﴿ل،ر﴾

- لام ادا کرتے وقت زبان را کے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے
- را ادا کرتے وقت زبان لام کے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے

5 تَكْرِيرٌ

- لغوی معنی: بار بار کرنا
- اصطلاحی تعریف:

حرف را (ر) کو ادا کرتے وقت زبان میں قدرتی طور پر لرزش پیدا ہوتی ہے۔

تجوید میں اس لرزش کو قابو میں رکھنا ضروری ہے، اس کو ظاہر کرنا مطلوب نہیں۔

حرفِ تکریر: ﴿ ر ﴾

6 تَفَشِّي

- لغوی معنی: پھیلنا
- اصطلاحی تعریف:

جن حروف کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے، ان میں صفتِ تفشی پائی جاتی ہے۔

حرفِ تفشی: ﴿ ش ﴾

7 اِسْتِطَالَةٌ

■ لغوی معنی: لمبا ہونا، دراز کرنا

■ اصطلاحی تعریف:

جس حرف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج کے شروع سے لے کر آخر تک لمبی ہو کر جاری رہے، اس میں صفتِ استطالۃ پائی جاتی ہے۔

حرفِ استطالۃ: ﴿ **ض** ﴾

یہ صفت صرف ایک ہی حرف میں پائی جاتی ہے:

8 غُنَّةٌ

■ لغوی معنی: ناک کی ہڈی میں گنگناہٹ کرنا

■ اصطلاحی تعریف:

غنہ وہ ناک کی آواز ہے جو نون (ن) اور میم (م) کی ذاتی اور لازمی صفت ہے، جو ہر حال میں ان دونوں حروف کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

▫ جب نون یا میم کو ان کے مخرج سے ادا کیا جاتا ہے تو آواز بغیر کسی ارادے کے ناک کی طرف چلی جاتی ہے۔

ایسی حالت میں ان حروف کو: **حروفِ اَغَنّ**

کہا جاتا ہے۔

▫ خلاصہ

- صفاتِ لازمہ غیر متضادہ = 8
- یہ صفات آپس میں متقابل نہیں
- مگر ہر ایک اپنی جگہ لازمی اور مستقل ہے

وضاحت:

■ علمِ تجوید میں ہر حرفِ تہجی کے ساتھ کچھ صفات لازماً پائی جاتی ہیں، کیونکہ کوئی بھی حرف صفات کے بغیر ادا ہی نہیں ہو سکتا۔

▫ اسی اصول کی بنا پر علماء نے یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ:
ہر حرف میں کم از کم پانچ (5) اور زیادہ سے زیادہ سات (7) صفات پائی جاتی ہیں۔

■ کم از کم پانچ صفات کیوں؟

■ ہر حرف میں لازماً درج ذیل پانچ صفاتِ لازمہ متضادہ میں سے ہر جوڑے کی ایک صفت پائی جاتی ہے:

1۔ همس یا جهر
2۔ شدّت یا رخاوت یا توسط
3۔ استعلاء یا استفال
4۔ اطباق یا انفتاح
5۔ اذلاق یا اصمات

▫ یوں ہر حرف میں کم از کم:
کل = 5 صفات

■ زیادہ سے زیادہ سات صفات کیوں؟

▫ بعض حروف میں ان پانچ لازمی صفات کے علاوہ صفاتِ لازمہ غیر متضادہ میں سے بھی ایک یا دو صفات جمع ہو جاتی ہیں، جیسے:

1۔ قلقلة

2۔ صفير

3۔ لين

4۔ انحراف

5۔ تكرير

6۔ تفشي

7۔ استطالة

8۔ غنه

■ چونکہ کسی ایک حرف میں ان میں سے سب جمع نہیں ہوتیں، اس لیے:

- بعض حروف میں ایک اضافی صفت
- اور بعض میں دو اضافی صفات پائی جاتی ہیں
- اس طرح زیادہ سے زیادہ: 5 + 2 = 7 صفات

مثال :حرف: ر

اس کی صفات یہ ہیں:

جہر

توسط

استفال

انفتاح

اذلاق

انحراف

تکریر

➡️ کل صفات = 7

■ نتیجہ:

- کوئی حرف 5 صفات سے کم نہیں رکھتا
- کوئی حرف 7 صفات سے زیادہ نہیں رکھتا

یہی وجہ ہے کہ علماءِ تجوید کہتے ہیں:

"الحرف لا يخلو عن خمس صفات، ولا يزيد على سبع"

حروف میں پائی جانے والی صفات کی تفصیل

ا	جهر	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات		
ب	جهر	شدت	استفال	انفتاح	إذلاق	قلقله	
ت	همس	شدت	استفال	انفتاح	إصمات		
ث	همس	شدت	استفال	انفتاح	إصمات		
ج	جهر	شدت	استفال	انفتاح	إذلاق	قلقله	
ح	همس	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات		
خ	همس	رخوت	استعلاء	انفتاح	إصمات		
د	جهر	شدت	استفال	انفتاح	إصمات	قلقله	
ذ	جهر	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات		
ر	جهر	توسط	استفال	انفتاح	إذلاق	انحراف	تكرير
ز	جهر	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات	صفير	
س	همس	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات	صفير	
ش	همس	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات	تفشي	

ص	همس	رخوت	استعلاء	اطباق	إصمات	صفير	
ض	همس	رخوت	استعلاء	اطباق	إصمات	استطالت	
ط	جهر	شدت	استعلاء	اطباق	إصمات	قلقله	
ظ	جهر	رخوت	استعلاء	اطباق	إصمات		
ع	جهر	توسط	استفال	انفتاح	إصمات		
غ	جهر	رخوت	استعلاء	انفتاح	إصمات		
ف	همس	رخوت	استفال	انفتاح	إذلاق		
ق	جهر	شدت	استعلاء	انفتاح	إصمات	قلقله	
ک	همس	شدت	استفال	انفتاح	إصمات		
ل	جهر	توسط	استفال	انفتاح	إذلاق	انحراف	
م	جهر	توسط	استفال	انفتاح	إذلاق	غنہ	
ن	جهر	توسط	استفال	انفتاح	إذلاق	غنہ	
و	جهر	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات	لين	
ہ	همس	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات		
ء	جهر	شدت	استفال	انفتاح	إصمات		
ي	جهر	رخوت	استفال	انفتاح	إصمات	لين	

﴿صفاتِ عارضہ﴾

■ صفاتِ عارضہ وہ صفات ہیں جو کسی خاص سبب کی وجہ سے بعض حروف میں عارضی طور پر پیدا ہوتی ہیں۔

▫ صفاتِ عارضہ کی خصوصیات:

- یہ صفات ہمیشہ ہر حال میں لازم نہیں ہوتیں
- ان صفات کو ادا نہ کرنے سے حرف نہیں بدلتا
- البتہ تلاوت کے حسن اور خوبصورتی میں کمی آ جاتی ہے

صفاتِ عارضہ کی مشہور اقسام:

1 تفخیم

■ لغوی معنی: موٹا، پُر

■ اصطلاحی تعریف:

تفخیم ایسی آواز کو کہتے ہیں جو حرف کو ادا کرتے وقت منہ کو بھر دے اور آواز بھاری محسوس ہو۔

مثال: ﴿الضَّالِّينَ﴾

2 ترقیق

■ لغوی معنی: باریک، پتلا

■ اصطلاحی تعریف:

ترقیق ایسی آواز کو کہتے ہیں جو حرف کو ادا کرتے وقت منہ کو نہ بھرے بلکہ آواز باریک رہے۔

مثال: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾

نوٹ:

تفخیم اور ترقیق کی تفصیل کے لیے پُر اور باریک کا بیان ملاحظہ کریں۔

3 ادغام

■ لغوی معنی: داخل کرنا، ملانا

■ اصطلاحی تعریف:

ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔

مثال: ﴿ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ﴾

نوٹ: مزید تفصیل کے لیے ادغام کا بیان دیکھیں۔

4 اِخۡفَاء

■ لغوی معنی: چھپانا

■ اصطلاحی تعریف:

نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروفِ اخفاء (15) میں سے کوئی حرف آئے تو نون یا تنوین کی آواز کو اس طرح چھپایا جاتا ہے کہ:

- نہ پورا اظہار ہو
- نہ پورا ادغام
- بلکہ درمیانی حالت ہو

▫ اور اس حالت میں غنہ ادا کیا جاتا ہے۔

نوٹ: مزید تفصیل کے لیے اخفاء کا بیان دیکھیں۔

5 اِقْلَاب

■ لغوی معنیٰ: پلٹ دینا، بدل دینا

■ اصطلاحی تعریف:

اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف (ب) آئے تو نون یا تنوین کی آواز کو (میم ساکن) کی آواز میں بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

مثال: ﴿مَنْ بَخِلَ﴾ **ادائیگی: مَمْ بَخِلَ**

نوٹ: مزید تفصیل کے لیے اقلاب (قلب) کا بیان دیکھیں۔

6 مَدِّ فَرْعِي

■ لغوی معنیٰ: شاخ، ذیلی

■ اصطلاحی تعریف:

وہ مد جس میں حرفِ مد کے بعد ہمزہ یا سکون آ جائے، اسے مدِ فرعی کہتے ہیں۔

مثال: ﴿**السَّمَاءُ_الْمَلَائِكَةُ**﴾

نوٹ: تفصیل کے لیے مدِ فرعی کا بیان ملاحظہ کریں۔

7 تَسْهِيل

■ لغوی معنیٰ: آسان کرنا

■ اصطلاحی تعریف:

ہمزہ کو ہمزہ اور حرفِ مد کے درمیان کی آواز میں پڑھنا تسہیل کہلاتا ہے۔

8 اِبْدَالٌ

■ لغوی معنی: بدلنا

■ اصطلاحی تعریف:

ہمزہ کو حرفِ مد سے بدل کر پڑھنا ابدال کہلاتا ہے۔

مثال:

ءَاللّٰه کو آللّٰه کے قریب ادا کرنا

(اس میں تفصیلی قواعد ہیں)

■ خلاصہ !

- صفاتِ عارضہ تلاوت کے حسن سے تعلق رکھتی ہیں
- ان کا ترک معنی نہیں بدلتا مگر قراءت کا حسن متاثر ہوتا ہے
- صحیح تجوید کے لیے ان کا جاننا اور عمل کرنا ضروری ہے

[ملتی جلتی آوازوں والے حروف]

قرآنِ کریم کی درست تلاوت کے لیے ضروری ہے کہ ہم آواز حروف کے درمیان فرق کو پہچانا جائے، کیونکہ ذرا سی تبدیلی سے حرف بدل جاتا ہے اور معنی بھی بدل سکتے ہیں۔

همزة

- آواز سخت اور جھٹکے والی ہوتی ہے
- آواز اچانک ٹوٹتی ہے

مثال: **يَأْلَمُونَ**

عين

- آواز میں نرمی ہوتی ہے
- جھٹکا نہیں ہوتا

مثال: **يَعْلَمُونَ**

تاء

- آواز باریک
- بغیر جھٹکے کے

مثال: **يَتْلُونَ**

طاء

- آواز موٹی
- جھٹکے کے ساتھ

مثال: **يَطْبَعُ**

ثاء

- آواز باریک
- اور نرم

مثال: **وَرِثَ**

سين

- آواز باریک
- اور سیٹی والی

مثال: **دَرَسَ**

صاد

- آواز موٹی والی
- اور سیٹی والی

مثال: **صَبَرَ**

ح

- آواز درمیانی حلق سے
- رگڑ کھا کر نکلتی ہے

مثال: **بَحْرُ**

ہ

- آواز عام ھائے (ہ) کی طرح
- نرم اور ہلکی

مثال: **شَهْرٌ**

ظاء	زا	ذال
● آواز موٹی والی	● آواز باریک	● آواز باریک
● اور نرم	● اور سیٹی والی	● اور نرم
مثال: **ظَهَرَكَ**	مثال: **زُلْزِلَتْ**	مثال: **هَذَا**

کاف	قاف	ضاد
● آواز باریک	● آواز موٹی	●آواز بہت موٹی
● بغیر جھٹکے کے	● جھٹکے کے ساتھ	● اور نرم
مثال: **كُتِبَ**	مثال: **قَالُوا**	●زبان کے کنارے کے جماؤ سے نکلتی ہے
		مثال: **الْأَرْضُ**

﴿مفردات﴾

■ مفردات:

جو حروف الگ الگ لکھے جائیں اور الگ الگ پڑھے جائیں، مفردات کہلاتے ہیں۔

مثالیں:

ا، ب، ت، ث، د، ل ... وغیرہ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الدَّرْسُ الْأَوَّل — حُرُوفُ الْهِجَاءِ الْمُفْرَدَة

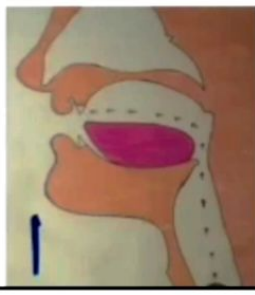
ا ألف	ب با	ت تا	ث ثا	ج جيم
ح حا	خ خا	د دال	ذ ذال	ر را
ز زا	س سين	ش شين	ص صاد	ض ضاد
ط طا	ظ ظا	ع عين	غ غين	ف فا
ق قاف	ك كاف	ل لام	م ميم	ن نون
و واو	ه ها	ء همزة	ى يا	ے يا

﴿مخارج وصفات الحروف﴾

[الف کا مخرج]

منہ کے خالی حصے (جوفِ دہن) سے الف ادا ہوتا ہے۔

ا: منہ کے خالی حصہ سے "ا" ادا ہوتا ہے.



تفخیم/ترقیق

جهر رخوت
استفال انفتاح
إصمات

[باء کا مخرج]

دونوں ہونٹوں کے گیلے والے حصے ملانے سے حرفِ باء (ب) ادا ہوتا ہے۔

ب: بند ہونٹوں کے گیلے حصے سے "ب" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

جهر شدت
استفال انفتاح
قلقله إذلاق

[تاء کا مخرج]

زبان کی نوک اوپر کے سامنے والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کی جڑ سے لگنے پر حرفِ تاء (ت) ادا ہوتا ہے۔

ت : زبان کی نوک جب اوپر (سامنے) والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے، اس سے "ت" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

همس شدت
استفال إصمات
انفتاح

[ثاء کا مخرج]

زبان کی نوک اوپر کے سامنے والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کے کناروں سے لگنے پر حرفِ ثاء (ث) ادا ہوتا ہے۔

ث : زبان کی نوک جب اوپر (سامنے) والے دو دانتوں کے سرے (کنارے) سے لگے، اس سے "ث" ادا ہوتا ہے.

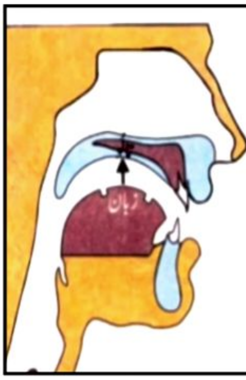


ترقیق

همس شدت
استفال إصمات
انفتاح

[جیم کا مخرج]

زبان کے وسط کو اوپر کے تالو سے لگانے پر حرفِ جیم (ج) ادا ہوتا ہے۔



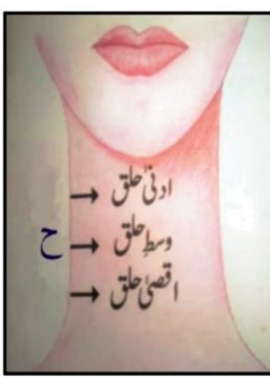
ج: زبان کا درمیان جب بالمقابل اوپر کے تالو سے لگے تو اس سے ج ادا ہوتا ہے.

ترقیق

جهر شدت
استفال إذلاق
انفتاح قلقلة

[حا کا مخرج]

حلق کے وسط سے حرفِ حاء (ح) ادا ہوتا ہے۔



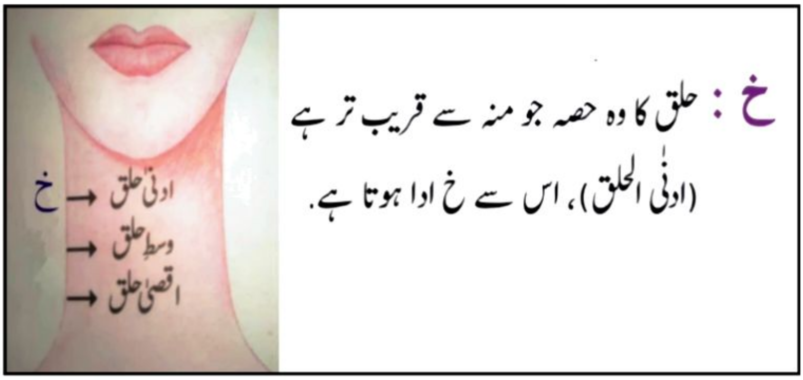
ح: حلق کے درمیانی حصے (وسطِ الحلق) سے ح ادا ہوتا ہے.

ترقیق

همس رخوت
استفال انفتاح
إصمات

[خا کا مخرج]

حلق کے اوپری حصے (اَدْنٰی حلق) سے حرفِ خاء (خ) ادا ہوتا ہے۔



تفخیم

همس رخوت
انفتاح استعلاء
إصمات

[دال کا مخرج]

(ت) کا مخرج۔



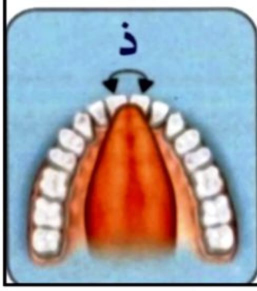
ترقیق

جهر شدت
انفتاح استفال
إصمات قلقله

[ذال کا مخرج]

(ث) کا مخرج۔

ذ: زبان کی نوک جب اوپر (سامنے) والے دو دانتوں کے سرے (کنارے) سے لگے، اس سے ذ ادا ہوتا ہے.





ترقیق

جھر شدت
انفتاح استفال
إصمات

[را کا مخرج]

زبان کا کنارہ جب پشتِ زبان کے ساتھ ساتھ ثنایا اور رَباعی دانتوں کے مسوڑھوں سے لگتا ہے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

ر: زبان کے کنارے کی پشت جب اوپر والے تین دانتوں (ثنایہ اور رباعی) کے مسوڑھوں سے لگے، اس سے ر ادا ہوتا ہے.



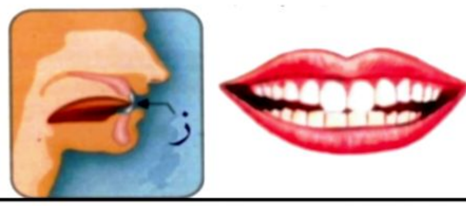
تفخیم/ترقیق

جھر توسط
استفال انفتاح
إذلاق انحراف
تکریر

[زا کا مخرج]

زبان کی نوک جب ثنایا سُفلی کے کنارے سے لگنے کے ساتھ ساتھ کچھ ثنایا عُلیا کے کنارے سے بھی لگتی ہے.

ز : زبان کی نوک سے جب اوپر، نیچے کے اگلے دو دانت آپس میں ملیں تو اس سے "ز" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

جهر رخوت
استقال انفتاح
إصمات صفير

[سین کا مخرج]

زبان کی نوک جب ثنایا سُفلی کے کنارے سے لگنے کے ساتھ ساتھ کچھ ثنایا عُلیا کے کنارے سے بھی لگتی ہے.

س : زبان کی نوک سے جب اوپر، نیچے کے اگلے دو دانت آپس میں ملیں تو اس سے "س" ادا ہوتا ہے.



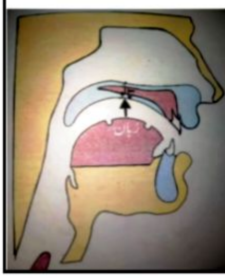
ترقیق

همس رخوت
استقال انفتاح
إصمات صفير

[شین کا مخرج]

(ج) کا مخرج۔

ش : زبان کا درمیان جب بالمقابل اوپر کے تالو سے لگے تو اس سے "ش" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

همس رخوت
استفال انفتاح
إصمات تفشی

[صاد کا مخرج]

(ز اور س) کا مخرج۔

ص : زبان کی نوک سے جب اوپر، نیچے کے اگلے دو دانت آپس میں ملیں تو اس سے "ص" ادا ہوتا ہے.





تفخیم

همس رخوت
استعلاء اطباق
إصمات صفیر

[ضاد کا مخرج]

زبان کی کروٹ جب اوپر (دائیں یا بائیں جانب) والی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے

ض : زبان کی کروٹ (حافہ) جب بائیں یا دائیں طرف والی اوپر کی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگے تو اس سے "ض" ادا ہوتا ہے.



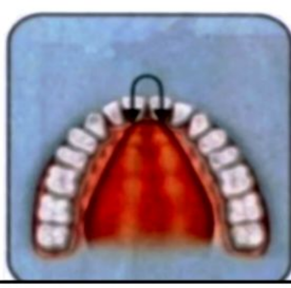
تفخیم

همس رخوت
استعلاء اطباق
إصمات استطاعت

[طاء کا مخرج]

(ت اور د) کا مخرج۔

ط : زبان کی نوک جب اوپر (سامنے) والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے، اس سے "ط" ادا ہوتا ہے.





تفخیم

جهر شدت
استعلاء اطباق
إصمات قلقله

[ظاء کا مخرج]

(ث اور ذ) کا مخرج۔

ظ : زبان کی نوک جب اوپر (سامنے) والے دو دانتوں کے سرے (کنارے) سے لگے، اس سے "ظ" ادا ہوتا ہے۔





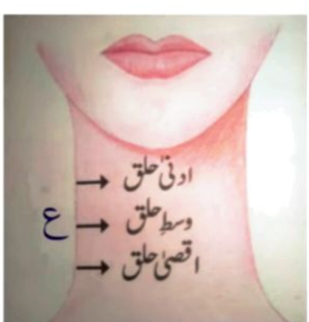
تفخیم

جهر رخوت
استعلاء اطباق
إصمات

[عین کا مخرج]

(ح) کا مخرج۔

ع : حلق کے درمیانی حصے (وسطی الحلق) سے "ع" ادا ہوتا ہے۔



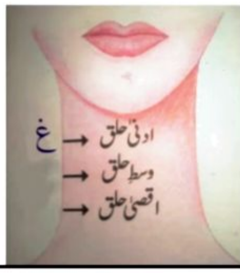
ترقیق

جهر توسط
استفال انفتاح
إصمات

[غین کا مخرج]

(خ) کا مخرج۔

غ : حلق کا وہ حصہ جو منہ سے قریب تر ہے (ادنٰی الحلق)، اس سے "غ" ادا ہوتا ہے.



تفخیم

جھر رخوت
استعلاء انفتاح
إصمات

[فاء کا مخرج]

ثنایا علیا کا کنارہ جب نیچے کے تری والے ہونٹ سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

ف : اوپر والے دو دانتوں کے سرے (کنارے) اور نچلے ہونٹ کے اندرونی حصے کے ملنے سے "ف" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

همس رخوت
استفال انفتاح
إذلاق

[قاف کا مخرج]

زبان کی جڑ اوپر کے تالو (منہ کی چھت) کے مقابل آتی ہے۔

ق : زبان کی جڑ جب کوے کے قریب سے نرم تالو سے لگے تو اس سے "ق" ادا ہوتا ہے.



تفخیم

جهر شدت
استعلاء انفتاح
إصمات قلقله

[کاف کا مخرج]

کوّے کے مقابل، منہ کی طرف کچھ نیچے، زبان کی جڑ اوپر کے تالو سے لگنے پر یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

ک : ق کے مخرج سے ذرا نیچے منہ کی جانب زبان کی جڑ جب کوے کے قریب سخت تالو سے لگے تو اس سے "ک" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

همس شدت
استفال انفتاح
إصمات

[لام کا مخرج]

زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگتا ہے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

ل : زبان کا کنارہ اور زبان کی کروٹ (حافہ) کا کچھ حصہ جب دائیں جانب اوپر کے دانتوں (ثنایا، رباعی، انیاب) اور ایک داڑھ (ضواحک) کے مسوڑھوں سے لگے تو "ل" ادا ہوتا ہے۔



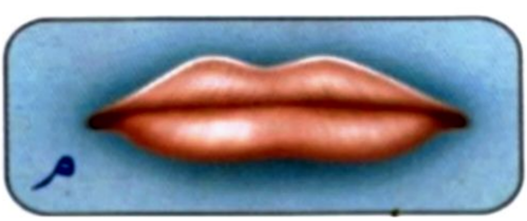
ترقیق

جهر توسط
استفال انفتاح
إذلاق انحراف

[میم کا مخرج]

دونوں ہونٹوں کے خشک حصوں کے باہم ملنے سے میم (م) ادا ہوتی ہے۔

م : بند ہونٹوں کے خشک حصے سے "م" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

جهر توسط
استفال انفتاح
إذلاق غنه

[نون کا مخرج]

زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی اور اَنیاب کے مسوڑھوں سے لگتا ہے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔

ن : زبان کا کنارہ جب اوپر والے دانتوں (ثنایہ، رباعی، انیاب) کے مسوڑھوں سے لگے تو "ن" ادا ہوتا ہے۔



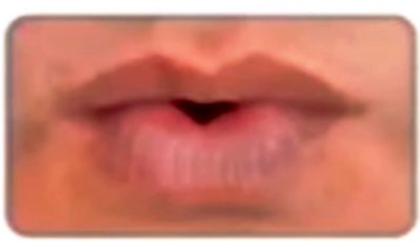
ترقیق

جهر توسط
استفال انفتاح
إذلاق غنه

[واو کا مخرج]

دونوں ہونٹوں کو قدرے گول کرنے سے حرفِ واو (و) ادا ہوتا ہے۔

و : ہونٹوں کو گول کرنے سے "و" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

جهر رخوت
استفال انفتاح
إصمات لين

[هاء کا مخرج]

اَقُصٰی حلق (سینے کی طرف والا حصہ) سے "ھ" ادا ہوتا ہے۔

ہ : حلق کا آخری حصہ جو سینے کی طرف ہے (اقصی الحلق)
اس سے "ہ" ادا ہوتا ہے.



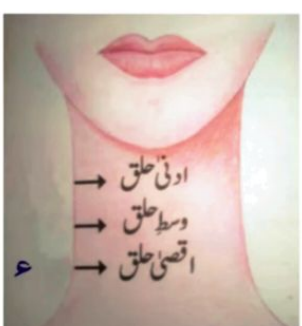
ترقیق

ھمس رخوت
استفال انفتاح
إصمات

[ھمزۃ کا مخرج]

اَقُصٰی حلق (سینے کی طرف والا حصہ) سے "ھ" ادا ہوتا ہے۔

ء : حلق کا آخری حصہ جو سینے کی طرف ہے (اقصی الحلق)
اس سے "ء" ادا ہوتا ہے.



ترقیق

جھر رخوت
استفال انفتاح
إصمات

﴿ حروفِ تہجی کی اقسام ﴾

(موٹے اور باریک پڑھے جانے کے اعتبار سے)

1 حروفِ مُسْتَفِلَہ

(باریک پڑھے جانے والے حروف — 20)

[ب، ت، ث، ج، ح، د، ذ، ز، س، ش، ع، ف، ک، ل، م، ن، و، ہ، ء، ی]

2 حروفِ مُسْتَعْلِیَہ

(موٹے پڑھے جانے والے حروف — 7)

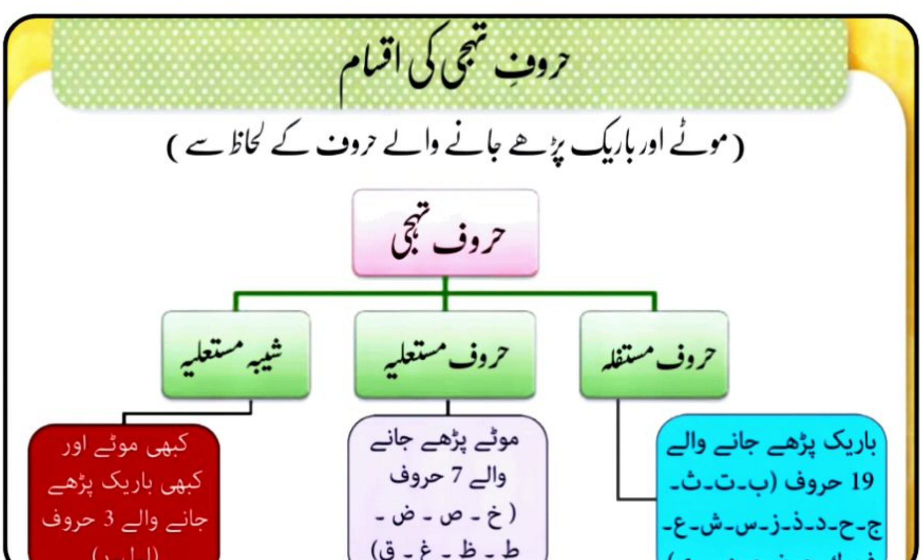
[خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق]

﴿خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ﴾

3 حروفِ ذُو شُبْهَیْن (شِبْہِ مُسْتَعْلِیَہ)

(کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے — 3)

[الف، را ، لفظ الجلالة]



حروفِ شبہ مستعلیہ

☆ حروفِ شبہ مستعلیہ تین ہیں : الف ، لام ، راء

☆ یہ وہ حروف ہیں جو بعض حالتوں میں موٹے اور بعض حالتوں میں باریک پڑھے جاتے ہیں۔

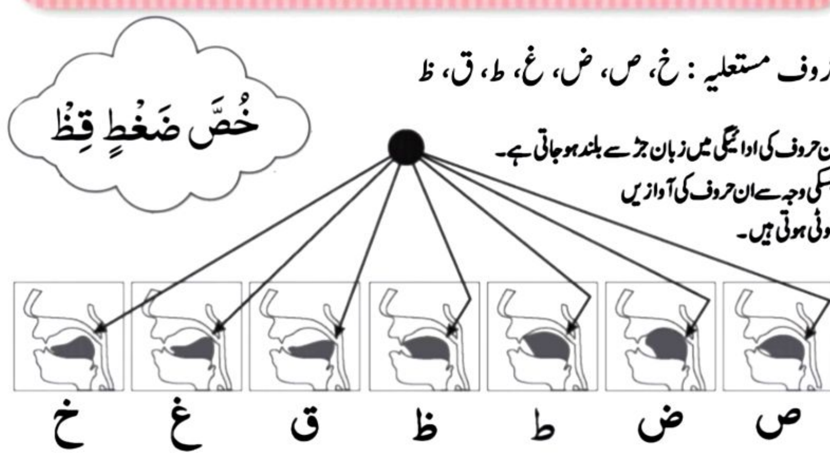
☆ جب یہ موٹے پڑھے جاتے ہیں تو حروفِ مستعلیہ کے مشابہ ہوتے ہیں۔

شبہ مستعلیہ

- الف('ا')
- لام('ل')
- راء('ر')

حروفِ مستعلیہ

حروف مستعلیہ : خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ



﴿ پُر (تفخیم) پڑھنے کے درجات ﴾

(1) سب سے زیادہ پُر

وہ حرف جس پر زبر ــَـ ہو اور اس کے بعد (الف) آئے۔

مثالیں : **صَارَ، قَالَ، طَالَ، ضَالَّ ... وغیرہ**

(2) اس سے کم پُر

وہ حرف جس پر زبر ــَـ ہو لیکن اس کے بعد الف نہ ہو۔

مثالیں : **اِنْطَلِقُوا، صَبَرَ... وغیرہ**

(3) اس سے کم پُر

وہ حرف جس پر پیش ـُـ ہو۔

مثالیں: **مُحِيْطٌ، قُلْ، طُغْيَان … وغیرہ**

(4) سب سے کم پُر

وہ حرف جس پر زیر ـِـ ہو۔

مثالیں: **بَاطِلَةً، قِسْطِ، غِلِّ… وغیرہ**

﴿ پُر پڑھے جانے والے حروف کے درجات ﴾

(1) سب سے زیادہ پُر

لفظِ "اللّٰہ" کا لام

(جب ماقبل زبر یا پیش ہو)

(2) اس کے بعد

ط > ص > ض

(3) پھر

ظ > ق > غ

(4) پھر

خ > ر

﴿مرکبات﴾

جو حروف ساتھ ساتھ لکھے جائیں اور الگ الگ پڑھے جائیں، مرکبات کہلاتے ہیں۔

مثالیں:

یس، ببن، لا ... وغیرہ

تختی نمبر ۲ مُرَکَّبَات

ا ل

لا جا لا ما لا با

لا لج لا لب لا بلب

ك ک کـ

کب لگت کا بلگت تکث

ب ت ث ن ی

با تا ثا نا یا بس

یس نس تس ثس ثج تح

﴿حرکات﴾

- زبر (ـَ)، زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) کو حرکات کہتے ہیں۔
- حرکات والے حرف کو جلدی پڑھا جاتا ہے، اسے بالکل بھی نہیں کھینچا جاتا۔
- جس حرف پر حرکات ہوں، اسے متحرک کہتے ہیں۔

مثالیں:

بَ، تَ، لَ ... وغیرہ

الدَّرسُ الرَّابع — الحُرُوفُ المُتَحَرِّكَةُ (الحركات ـَ ـِ ـُ)

اَ	اِ	اُ	هَ	هِ	هُ	عَ	عِ
عُ	حَ	حِ	حُ	غَ	غِ	غُ	خَ
خِ	خُ	قَ	قِ	قُ	كَ	كِ	كُ
جَ	جِ	جُ	شَ	شِ	شُ	ىَ	ىِ
ىُ	ضَ	ضِ	ضُ	لَ	لِ	لُ	نَ
نِ	نُ	رَ	رِ	رُ	طَ	طِ	طُ
دَ	دِ	دُ	تَ	تِ	تُ	صَ	صِ
صُ	سَ	سِ	سُ	زَ	زِ	زُ	ظَ
ظِ	ظُ	ذَ	ذِ	ذُ	ثَ	ثِ	ثُ

﴿زبر ـَـ کا قاعدہ﴾

(1) زبر (ـَ) کو جلدی پڑھیں۔

(2) اسے تھوڑا سا بھی نہ کھینچیں۔

(3) زبر کی آواز اوپر کی طرف اُٹھتی ہے۔

(4) زبر پڑھتے وقت منہ کھلا رہتا ہے۔

مثالیں:

بَ، تَ، جَ، دَ، حَ وغیرہ

تختی نمبر ٣ حَرَکات

زبر، زیر، پیش ـَـ ـِـ ـُـ کو حرکات کہتے ہیں۔ زبر، زیر، پیش کو جلدی پڑھیں تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ الف ہمیشہ خالی ہوتا ہے جو الف خالی نہ ہو وہ ہمزہ ہے۔ (زبر ـَـ) کی آواز اوپر کو اُٹھتی ہے۔ آواز اور منہ کھلے ہوتے ہیں۔

اَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ	دَ
ذَ	رَ	زَ	سَ	شَ	صَ	ضَ	طَ
ظَ	عَ	غَ	فَ	قَ	كَ	لَ	مَ
	نَ	وَ	هَ	ءَ	یَ	ےَ	

مشق

دَرَسَ[۲]	وَدَعَ	عَبَدَ	كَسَبَ
دَخَلَ	بَلَغَ	وَجَدَ	سَجَدَ

[۱] ہر تختی میں ہجے اور رواں دونوں کی مشق کریں۔

[۲] ہجے د زبر دَ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ ر زبر رَ۔ دَرَ۔ س زبر سَ۔ دَرَسَ

زیر کا قاعدہ

(1) زیر (ـِ) کو جلدی پڑھیں۔

(2) اسے تھوڑا سا بھی نہ کھینچیں۔

(3) زیر کو معروف آواز سے پڑھیں اور مجہول آواز سے بچیں۔

(4) زیر کی آواز نیچے کی طرف جاتی ہے۔

مثالیں:
بِ، تِ، جِ، دِ، حِ وغیرہ

زیر ـِ

زیر کو معروف پڑھا جائے اور مجہول آواز سے بچا جائے۔ زیر کی آواز نیچے کو جاتی ہے۔

اِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ	خِ	دِ
ذِ	رِ	زِ	سِ	شِ	صِ	ضِ	طِ
ظِ	عِ	غِ	فِ	قِ	كِ	لِ	مِ
	نِ	وِ	هِ	ءِ	يِ	ےِ	

مشق

اِبِلِ	رَدِفَ	حَمِدَ	شَهِدَ
بَخِلَ	سَخِرَ	رَحِمَ	لَعِبَ

ہجے ہمزہ زیر اِ۔ زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں، اور مجہول بھی نہ ہونے دیں، ب زیر بِ۔ اِبِ۔ ل زیر لِ۔ اِبِلِ

شَرِبَ	عَمِلَ	بَرِقَ	خَطِفَ
جَزِعَ	سَقِمَ	غَشِيَ	نَسِيَ

﴿پیش ـُـ کا قاعدہ﴾

(1) پیش (ـُ) کو جلدی پڑھیں۔

(2) اسے تھوڑا سا بھی نہ کھینچیں۔

(3) پیش کو معروف آواز سے پڑھیں اور مجہول آواز سے بچیں۔

(4) پیش کی آواز آگے کی طرف جاتی ہے اور پڑھتے وقت ہونٹ گول ہوتے ہیں۔

مثالیں: بُ، تُ، ثُ، جُ، حُ وغیرہ

پیش ـُـ

پیش کو بھی معروف پڑھا جائے اور مجہول آواز سے بچا جائے، تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ پیش کی آواز آگے کو جاتی ہے اور ہونٹوں کے کنارے ملتے ہیں اور بیچ کا حصہ کھلا رہتا ہے۔

اُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ	دُ
ذُ	رُ	زُ	سُ	شُ	صُ	ضُ	طُ
ظُ	عُ	غُ	فُ	قُ	كُ	لُ	مُ
	نُ	وُ	هُ	ءُ	یُ	ےُ	

﴿مشق﴾

رُسُلُ	سُدُسُ	فُقِدَ	قُتِلَ
نُكِسَ	كَرُمَ	عُلِمَ	هُدِیَ

ا؎ ہجے۔ ر پیش رُ۔ پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں، اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ س پیش سُ۔ رُسُ۔ ل پیش لُ۔ رُسُلُ

صُحُفُ	وُسِعَ	قُدِرَ	نُصِرَ

﴿مد کا بیان﴾

■ لغوی معنی:

کھینچنا، لمبا کرنا، دراز کرنا وغیرہ۔

■ اصطلاحی معنی:

حروفِ مدّہ اور حروفِ لین پر آواز کو دراز کرنے کو مد کہتے ہیں۔

المد بَا	بُوْا	بِيْ	تَا
تُوْا	تِيْ	ثَا	ثُوْا
ثِيْ	حَا	حُوْا	حِيْ
خَا	خُوْا	خِيْ	رَا
رُوْا	رِيْ	زَا	زُوْا
زِيْ	طَا	طُوْا	طِيْ
ظَا	ظُوْا	ظِيْ	فَا
فُوْا	فِيْ	هَا	هُوْا

﴿مد کی قسمیں﴾

■ مد کی دو قسمیں ہیں:

(1) **مدِ اصلی** (2) **مدِ فرعی**

﴿مدِ اصلی﴾

(1) مدِ اصلی وہ مد ہے جس میں حروفِ مدّہ (ا، و، ی) کے بعد نہ ہمزہ ہو اور نہ سکون ہو۔

(2) اگر حروفِ مدّہ (ا، و، ی) کے بعد مد کا کوئی سبب (ہمزہ یاسکون) موجود نہ ہو تو اسے مدِ اصلی کہتے ہیں۔

■ مقدارِ مد:

مدِ اصلی کو ایک الف یعنی ایک تا دو سیکنڈ کے برابر پڑھا جاتا ہے۔

مثال: نُوحِيهَا

﴿مدِ فرعی﴾

(1) وہ مد جس میں حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ یاسکون پایا جائے۔

(2) اگر حروفِ مدّہ یا حروفِ لین کے بعد مد کا کوئی سبب (ہمزہ یاسکون) موجود ہو تو اسے مدِ فرعی کہتے ہیں۔

■ نوٹ:

مدِ فرعی کا تفصیلی بیان ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

﴿الف مدہ کا قاعدہ﴾

(1) الف (ا) سے پہلے زبر (َ) ہو تو وہ الفِ مدّہ کہلاتا ہے۔

(2) الفِ مدّہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

مثالیں:

عِبَاد ، صَالِح...... وغیرہ

تختی نمبر ۴ حُروف مَدَّہ

حروفِ مدّہ تین ہیں (ا ، ی ، و) ان کو تھوڑا کھینچ کر پڑھیں (الف جس سے پہلے زبر ہو َ ا)

ءَا	بَا	تَا	ثَا	جَا	حَا	خَا	دَا
ذَا	رَا	زَا	سَا	شَا	صَا	ضَا	طَا
ظَا	عَا	غَا	فَا	قَا	کَا	لَا	مَا
	نَا	وَا	هَا	یَا			

مشق

زَادَ	خَافَ	تَابَ	جَاهَدَ
حَاسَبَ	جُنَاحُ	شَارَبَ	فَرَاغَ

ا ہجے زا زبر زَا۔ د زبر دَ۔ زَادَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔

خَادَعَ	قَاتَلَ	صَابَرَ	تَعَالَ

﴿"الف" کی تفخیم و ترقیق﴾

■ قاعدہ:

الف ہمیشہ اپنے سے پہلے والے حرف کے تابع ہوتا ہے۔

[تفخیم]

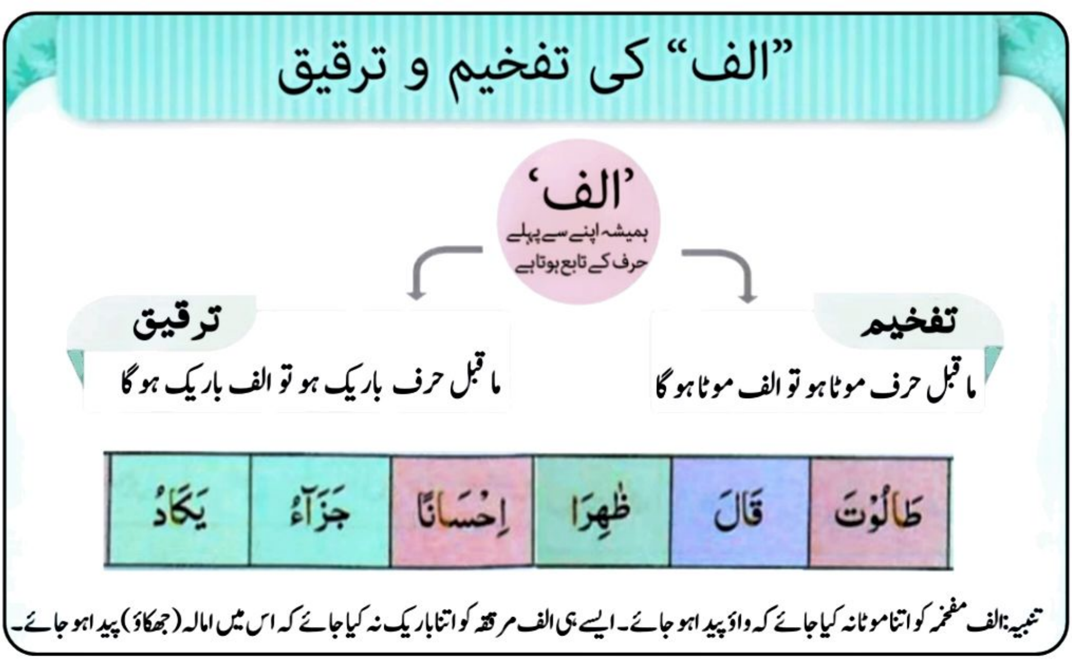
اگر ما قبل حرف موٹا (مفخّم) ہو تو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا۔

مثالیں:
صَالِح ، طَالِب ، قَالَ....

[ترقیق]

اگر ما قبل حرف باریک (ترقیق) ہو تو الف بھی باریک پڑھا جائے گا۔

مثالیں:
عِبَاد ، كَاتِب ، نَاصِر.....



■ تنبیہ:

■ الفِ مفخّمہ کو اتنا موٹا نہ کیا جائے کہ اس میں واؤ کی آواز پیدا ہو جائے۔

■ اسی طرح الفِ مرقّقہ کو اتنا باریک نہ کیا جائے کہ اس میں اِمالہ (جھکاؤ) پیدا ہو جائے۔

﴿یاء مدّہ کا قاعدہ﴾

(1) اگر یاء (ی) ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر (ـِ) ہو تو وہ یاءِ مدّہ کہلاتی ہے۔

(2) یاءِ مدّہ کو بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

مثال:

فِي جِيدِهَا.... وغیرہ

یْ ـــــ جس پر جزم ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں۔							
اِیْ	بِیْ	تِیْ	ثِیْ	جِیْ	حِیْ	خِیْ	دِیْ
ذِیْ	رِیْ	زِیْ	سِیْ	شِیْ	صِیْ	ضِیْ	طِیْ
ظِیْ	عِیْ	غِیْ	فِیْ	قِیْ	کِیْ	لِیْ	مِیْ
	نِیْ	وِیْ	هِیْ	ءِیْ	یِیْ		

مشق

دِیْنِیْ	فِیْهِ	اَرِنِیْ	كِتَابِیْ
اُجِیْبُ	یُوَارِیْ	مَفَاتِیْحُ	رَازِقِیْنَ
ہجے۔ دی زیر دِی نِی ـــــ دِیْنِیْ			
عِبَادِیْ	عَذَابِیْ	تَمَاثِیْلُ	مَقَادِیْرُ
	اَخِیْهِ	بَنِیْهِ	

جزم ـــ کو پہچانیں اور یہ جان لیں کہ جس حرف پر جزم ہو اس کو پچھلے حرف سے ملا کر پڑھیں گے۔

﴿واؤ مدّہ کا قاعدہ﴾

(1) اگر واؤ (و) ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش (ُ) ہو تو وہ واؤِ مدّہ کہلاتا ہے۔

(2) واؤِ مدّہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

مثال:

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ... وغیرہ

وْ ــــ جس پر جزم ہو اور اس سے پہلے پیش ہو تھوڑا کھینچیں اور معروف پڑھیں۔							
دُوْ	خُوْ	حُوْ	جُوْ	ثُوْ	تُوْ	بُوْ	اُوْ
طُوْ	ضُوْ	صُوْ	شُوْ	سُوْ	زُوْ	رُوْ	ذُوْ
مُوْ	لُوْ	كُوْ	قُوْ	فُوْ	غُوْ	عُوْ	ظُوْ
		يُوْ	ءُوْ	هُوْ	وُوْ	نُوْ	

مشق

نُوۡرُ	تُوۡبُوۡا	طُوۡرُ	نُوۡحُ
تَكُوۡنُ	يَقُوۡمُ	يُوۡحِيۡ	قَالُوۡا
ا ہجے۔ ن و پیش نُو، ح پیش حُ، نُوۡحُ۔ پیش کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں، اور مجہول بھی نہ ہونے دیں			
سَبَقُوۡنَا	دَاخِرُوۡنَ	قَارُوۡنُ	مُسۡلِمُوۡنَ
	رَاجِعُوۡنَ	بَاسِطُوۡنَ	

﴿کھڑا زبر (ٰ)، کھڑی زیر (ٖ) اور الٹا پیش (ٗ) کا قاعدہ﴾

■ قاعدہ:

▫ کھڑا زبر (ٰ)، کھڑی زیر (ٖ) اور الٹا پیش (ٗ)
مدِ اصلی کے قائم مقام ہوتے ہیں، یعنی یہ حروفِ مدّہ کے برابر ہوتے ہیں۔

■ پڑھنے کا طریقہ:

انہیں ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

بَٰ	یَٰ	رَٰ	مَٰ
لَٰ	وَٰ	نَٰ	ءَٰ
هَٰ	عَٰ	حَٰ	غَٰ
خَٰ	تَٰ	ثَٰ	جَٰ
دَٰ	ذَٰ	زَٰ	سَٰ
شَٰ	صَٰ	ضَٰ	طَٰ
ظَٰ	فَٰ	قَٰ	كَٰ
اِ ے	هِ ے	وُ و	هُ و

﴿کھڑا زبر ـٰ کا قاعدہ﴾

(1) کھڑا زبرٰ () الفِ مدّہ کے برابر ہوتا ہے۔

(2) اسے ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

مثال:

بٰ = بَا، رَحْمٰن ...وغیرہ

کھڑا زبر، کھڑی زیر، اُلٹا پیش ـٰ ـٖ ـٗ							
ان تینوں کو بھی حروف مدہ کی طرح تھوڑا کھینچ کر پڑھنا چاہیے ـٰ کھڑا زبر برابر ہوتا ہے الف کے۔ جیسے بٰ برابر ہے بَا کے							
اٰ	بٰ	تٰ	ثٰ	جٰ	حٰ	خٰ	دٰ
ذٰ	رٰ	زٰ	سٰ	شٰ	صٰ	ضٰ	طٰ
ظٰ	عٰ	غٰ	فٰ	قٰ	كٰ	لٰ	مٰ
	نٰ	وٰ	ہٰ	ءٰ	یٰ	ےٰ	
مشق							
ءَادَمَ	اٰمَنَ	مٰلِكِ	اَبٰوہُ				
سَمٰوٰتِ	غٰوِیْنَ	یٰصٰلِحُ	اِلٰھُنَا				
ء بچے۔ ہمزہ کھڑا زبر اٰ ۔ د زبر دَ ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں۔ اٰدَ ۔ م زبر مَ ۔ اٰدَمَ۔							
ھٰذَا	كِتٰبُ	رِسٰلٰتِ	ذٰلِكَ				

﴿کھڑی زیر ـــ کا قاعدہ﴾

(1) کھڑی زیر (ٖ) یاءِ مدّہ کے برابر ہوتی ہے۔

(2) اسے بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

مثال:

بٖ = بِي ،--- وغیرہ

کھڑی زیر ـــ ٖ ـــ

کھڑی ـٖـ زیر برابر ہے ی مدہ کے۔ جیسے بٖ برابر ہے بِیْ کے

اٖ	بٖ	تٖ	ثٖ	جٖ	حٖ	خٖ	دٖ
ذٖ	رٖ	زٖ	سٖ	شٖ	صٖ	ضٖ	طٖ
ظٖ	عٖ	غٖ	فٖ	قٖ	كٖ	لٖ	مٖ
	نٖ	وٖ	هٖ	ءٖ	یٖ	ےٖ	

مشق

اٖلٰفِ	بِهٖ	عِبَادِهٖ	رُسُلِهٖ
نُوْرِهٖ	وَقِيْلِهٖ	هٰذِهٖ	بِكَلِمٰتِهٖ

لے ہجے۔ ہمزہ کھڑی زیر اٖ۔ ل کھڑا زبر لٰ۔ اٖلٰ۔ ف زیر فِ۔ زیر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں، اور مجہول بھی نہ ہونے دیں۔ اٖلٰفِ

بِاٰيٰتِهٖ	بِكِتَابِهٖ	بِيَمِيْنِهٖ	فِيْهِ

﴿الٹا پیش ـٗـ کا قاعدہ﴾

(1) الٹا پیش (ٗ) واوِ مدّہ کے برابر ہوتا ہے۔

(2) اسے ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

مثال:

بٗ = بُو، لَہٗ۔۔۔وغیرہ

اُلٹا پیش ـٗـ

الٹاپیش ـٗـ برابر ہے و مدّہ کے۔جیسے بٗ یہ برابر ہے بُوْ کے

اٗ	بٗ	تٗ	ثٗ	جٗ	حٗ	خٗ	دٗ
ذٗ	رٗ	زٗ	سٗ	شٗ	صٗ	ضٗ	طٗ
ظٗ	عٗ	غٗ	فٗ	قٗ	كٗ	لٗ	مٗ
	نٗ	وٗ	ہٗ	ءٗ	یٗ	ےٗ	

مشق

لَہٗ	دَاوٗدَ	رَسُوْلُہٗ	اٰیاتُہٗ
جُنُوْدُہٗ	تِلَاوَتُہٗ	وَرِثَہٗ	مَوَازِیْنُہٗ

لٰہجے۔ل۔ زبر لَ۔ زبر کو تھوڑا بھی نہ کھینچیں، ہ الٹاپیش ہٗ۔ لَہٗ

جَعَلَہٗ	مَاوٰرِیَ	غَاوٗنَ	قَرِیْنُہٗ

﴿لِین کا بیان﴾

■ لغوی معنیٰ:

نرم، ملائم وغیرہ۔

■ اصطلاحی معنیٰ:

حرفِ لِین پر آواز کو نرمی کے ساتھ، بغیر کھینچے، جلدی پڑھنا۔

■ حروفِ لِین دو ہیں:

(1) واوِ لِین (وْ)

(2) یاءِ لِین (یْ)

تَوْ	تَیْ	ثَوْ	ثَیْ	دَوْ	دَیْ	ذَوْ
ذَیْ	رَوْ	رَیْ	زَوْ	زَیْ	سَوْ	سَیْ
شَوْ	شَیْ	صَوْ	صَیْ	ضَوْ	ضَیْ	طَوْ
طَیْ	ظَوْ	ظَیْ	لَوْ	لَیْ	نَوْ	نَیْ
أَوْ	أَیْ	بَوْ	بَیْ	جَوْ	جَیْ	حَوْ
حَیْ	خَوْ	خَیْ	عَوْ	عَیْ	غَوْ	غَیْ
فَوْ	فَیْ	قَوْ	قَیْ	کَوْ	کَیْ	مَوْ

﴿واؤِ لِین کا قاعدہ﴾

(1) اگر واؤ (و) ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر (ـَ) ہو تو وہ واؤِ لین کہلاتی ہے۔

(2) واؤِ لین کو نرم آواز کے ساتھ، بغیر کھینچے، جلدی پڑھا جاتا ہے۔

مثال: هَٰذَا قَوْلُ الرَّسُولِ۔۔۔

تختی نمبر ۵ حُرُوْفِ لِیْن

حروف لین دو ہیں۔ و۔ ی ① واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو۔ ② یا ساکن سے پہلے زبر ہو۔ ان دو حرفوں کو نرم آواز کے ساتھ جلدی ادا کریں۔ حروف لین بھی معروف آواز سے پڑھے جاتے ہیں۔

وْ

اَوْ	بَوْ	تَوْ	ثَوْ	جَوْ	حَوْ	خَوْ	دَوْ
ذَوْ	رَوْ	زَوْ	سَوْ	شَوْ	صَوْ	ضَوْ	طَوْ
ظَوْ	عَوْ	غَوْ	فَوْ	قَوْ	کَوْ	لَوْ	مَوْ
	نَوْ	وَوْ	هَوْ	ءَوْ	یَوْ		

مشق

اَوْفِ*	حَوْلَ	صَوْمُ	سَوْفَ
کَوْثَرَ	شَرَوْهُ	یَقَوْمِ	مَوْءٗدَةُ

* ہجے: ہمزہ و زبر اَوْ۔ ف زیر فِ۔ اَوْفِ

﴿یاء لِین کا قاعدہ﴾

(1) اگر یاء (ی) ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر (ـَ) ہو تو وہ یاءِ لِین کہلاتی ہے۔

(2) یاءِ لِین کو نرم آواز کے ساتھ جلدی پڑھا جاتا ہے، کھینچا نہیں جاتا۔

مثال: هَٰذَا الْبَیْتِ... وغیرہ

حروف لین۔ آواز معروف ہو، نرمی سے جلد ادا کی جائے۔

یْ

اَیْ	بَیْ	تَیْ	ثَیْ	جَیْ	حَیْ	خَیْ	دَیْ
ذَیْ	رَیْ	زَیْ	سَیْ	شَیْ	صَیْ	ضَیْ	طَیْ
ظَیْ	عَیْ	غَیْ	فَیْ	قَیْ	کَیْ	لَیْ	مَیْ
	نَیْ	وَیْ	هَیْ	ءَیْ	یَیْ		

﴿مشق﴾

*اَیْنَ	صَیْفُ	اَبَوَیْهِ	یٰلَیْتَنِیْ
اَوْحَیْتَ	عَیْنَیْنِ	لَارَیْبَ	غَیْرِیْ

بَیْنَ یَدَیْهِ ◆ یُنَادَوْنَ ◆ هَیْهَاتَ

اَوْجَسَ ◆ سُلَیْمٰنُ ◆ فَتَعَالَیْنَ

* ہجے، ہمزہ ی زبر اَیْ۔ ن زبر نَ۔ اَیْنَ

﴿مدِ لِین کا بیان﴾

مدِ لِین اس مد کو کہتے ہیں کہ جب حرفِ لِین کے بعد سکون آ جائے

(خاص طور پر وقف کی حالت میں)۔

مثالیں: الْبَیْتْ (وقف کرنے کی صورت میں)

عَیْنْ سِینْ قَافْ

﴿مدِ لِین کی اقسام﴾

■ مدِ لِین کی دو قسمیں ہیں:

(1) **مدِ لِین لازم**	(2) **مدِ لِین عارض وقفی**

[مقدار: طول: پانچ الف]

(1) مدِ لِین لازم

■ تعریف:

وہ مد جس میں حرفِ لِین کے بعد سکونِ اصلی ہو۔

مثالیں:

عسق — عَیْنْ سِینْ قَافْ (سورۃ الشوری)/ کھیعص — کَافْ ھَا یَا عَیْنْ صَادْ (سورۃ مریم)

👉 ان مثالوں میں صرف "عَیْنْ" میں مدِ لِین لازم پایا جاتا ہے۔

نوٹ:

■ مدِ لِین لازم قرآن میں صرف حروفِ مقطّعات میں سے "عَیْنْ" میں پایا جاتا ہے۔

(2) مدِ لِین عارض وقفی

[مقدار: طول / توسط / قصر (جائز)]

تعریف:

وہ مد جس میں حرفِ لِین کے بعد وقف کی وجہ سے سکون آ جائے۔

مثالیں (وقف کی حالت میں):

خَوْفْ○ الصَّیْفْ○

■ نوٹ:

اگر حرفِ لین کے بعد سکونِ اصلی یا سکونِ عارضی (وقف کی وجہ سے) موجود نہ ہو تو مد نہیں کیا جائے گا۔

مثال: خَيْرًا يَرَهُ

اسے اس طرح پڑھا جائے کہ "خَیْرًا" پر وقف نہ کیا جائے بلکہ "یَرَہُ" کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، یعنی:

خَيْرًا يَرَهُ ✔

(مد نہیں ہوگا)

تنوین کا بیان

- دو زبر (ً)، دو زیر (ٍ) اور دو پیش (ٌ) کو تنوین کہتے ہیں۔
- جس حرف پر تنوین ہو، اسے مُنوّن کہتے ہیں۔
- تنوین کو پڑھتے وقت نون کی آواز ظاہر ہوتی ہے،

لیکن نون لکھی نہیں جاتی۔

تختی نمبر ۷ تنوین ً ٍ ٌ

دو زبر ً دو زیر ٍ دو پیش ٌ کو تنوین کہتے ہیں۔

دو زبر ً	اً بًا تًا ثًا جًا حًا خًا دًا ذًا
	رًا زًا سًا شًا صًا ضًا طًا ظًا عًا غًا
	فًا قًا كًا لًا مًا نًا وًا هًا ءًا يًا
دو زیر ٍ	اٍ بٍ تٍ ثٍ جٍ حٍ خٍ دٍ ذٍ رٍ
	زٍ سٍ شٍ صٍ ضٍ طٍ ظٍ عٍ غٍ فٍ
	قٍ كٍ لٍ مٍ نٍ وٍ هٍ ءٍ يٍ ےٍ
دو پیش ٌ	اٌ بٌ تٌ ثٌ جٌ حٌ خٌ دٌ ذٌ رٌ
	زٌ سٌ شٌ صٌ ضٌ طٌ ظٌ عٌ غٌ فٌ
	قٌ كٌ لٌ مٌ نٌ وٌ هٌ ءٌ يٌ ےٌ

﴿ تنوین اور نون ساکن (نْ) کا قاعدہ ﴾

- تنوین اور نونِ ساکن (نْ) دونوں کے پڑھنے میں نون کی آواز ظاہر ہوتی ہے۔
- اسی اعتبار سے تنوین اور نونِ ساکن کی آواز ایک جیسی ہوتی ہے،
- البتہ دونوں کی شکلیں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔

- تنوین: دو زبر، دو زیر، دو پیش
- نونِ ساکن: نون پر جزم (نْ)

تختی نمبر ۸ تنوین ونون ساکن

جس نون پر جزم (سکون) ہو اس کو نونِ ساکن کہتے ہیں۔ تنوین اور نونِ ساکن کی آواز یکساں ہوتی ہے۔ جیسے بًا برابر بَنْ کے

تًا	تَنْ	تٍ	تِنْ	تٌ	تُنْ
ثًا	ثَنْ	ثٍ	ثِنْ	ثٌ	ثُنْ
جًا	جَنْ	جٍ	جِنْ	جٌ	جُنْ
دًا	دَنْ	دٍ	دِنْ	دٌ	دُنْ

مشق

عَادًا	سَوْءٍ	قَرِيْبٌ	فَمَنْ
عَظِيْمٌ	كُنْ	مَرَضٌ	رَسُوْلٌ
شَيْئًا	غِشَاوَةٌ	غَاسِقٍ	هُدًى

تنوین اور نون ساکن

☆ ـً دو زبر، ـٍ دو زیر، ـٌ دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

☆ جس نون پر جزم ـْ (سکون) ہو تو اسے نونِ ساکن کہتے ہیں۔

☆ دونوں کی آواز یکساں ہوتی ہے۔



مشق:

بًا بَنْ	تًا تَنْ	بٍ بِنْ	تٍ تِنْ	بٌ بُنْ	تٌ تُنْ
لَنْ	بَلَدًا	مِنْ	عَلَقٍ	كُنْ	رَجُلٌ

﴿ تنوین اور نون ساکن (نْ) کے قواعد ﴾

تنوین اور نون ساکن کے چار قواعد ہیں:

(1) اظہار

(2) ادغام

(3) اقلاب (قلب)

(4) اخفاء

إظهار	إخفاء	إقلاب	إدغام
⬇	⬇	⬇	⬇
نون کی آواز کو صاف اور واضح پڑھا جاتا ہے، نہ ملایا جاتا ہے اور نہ ہی غنہ کیا جاتا ہے۔	نون کی آواز کو پورا اظاہر بھی نہیں کیا جاتا اور پورا ملایا بھی نہیں جاتا، بلکہ ناک میں آواز چھپا کر غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔	نون کی آواز کو میم (م) سے بدل کر پڑھا جاتا ہے، اور ملا کر ادا کیا جاتا ہے (غنہ کے ساتھ)۔	نون کی آواز کو اگلے حرف میں ملا کر پڑھا جاتا ہے۔

﴿ إظهار کا قاعدہ ﴾

■ لغوی معنی:

ظاہر کرنا۔

■ اصطلاحی معنی:

تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ اظہار / حروفِ حلقی (ء، ھ، ع، ح، غ، خ) میں سے کوئی حرف آ جائے تو اظہار ہوگا۔

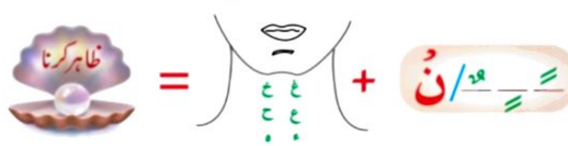
■ طریقۂ ادائیگی:

نون کی آواز کو صاف اور واضح پڑھا جائے گا،

بغیر غنہ اور بغیر ملائے۔

اسی لیے اسے اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔

اظہار (ظاہر کرنا)



☆ حروفِ حلقی چھ(6) ہیں۔ ء ھ ع ح غ خ.

☆ تنوین یا نونِ ساکن کے بعد کوئی بھی حرفِ حلقی آئے تو (ن) کو ظاہر کر کے غنہ کے بغیر جلد پڑھیں گے۔ اس کو اظہار کہتے ہیں۔

اظہار (ظاہر کرنا)

ء	طَیْراً اَبَابِیْلَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ
ھ	سِحْرٌ هٰذَا	قَوْمٍ هَادٍ
ع	یَوْمٌ عَظِیْمٌ	سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ
ح	نَارٌ حَامِیَةٌ	عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ
غ	رَبٌّ غَفُوْرٌ	اَجْرٌ غَیْرُ
خ	یَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ	عَلِیْماً خَبِیْراً

اظہار (ظاہر کرنا)

ء	اَنْ اٰمَنُوْا	مِنْ اَوَّلٍ
ھ	مِنْ هَادٍ	عَنْهُ مَالُهٗ
ع	اَنْعَمْتَ	مِنْ عَیْنٍ
ح	مِنْ حَسَنَةٍ	یَنْحِتُوْنَ
غ	مِنْ غَیْرِ	مِنْ غِلٍّ
خ	لِمَنْ خَشِیَ	اِنْ خِفْتُمْ

تختی نمبر ۹ اظھار

تنوین ونون ساکن کا قاعدہ ۱

حروف حلقی ٦ ہیں ء ہ ع ح غ خ تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف حلقی آویں تو نون کو ظاہر کر کے بلا غنہ کے جلد پڑھیں گے۔ اس کو اظہار کہتے ہیں۔

طَيْرًا اَبَابِيْلَ	نَارٌ حَامِيَةٌ
لِمَنْ خَشِيَ	مِنْ غَيْرِهٖ
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا	مِنْهُ خِطَابًا
مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ	كُفُوًا اَحَدٌ

فَمَنْ عُفِيَ ۞ مِنْ اَخِيْهِ ۞ مَنْ اَذِنَ

كِتَابٌ حَكِيْمٌ ۞ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞

إخفاء کا قاعدہ

■ لغوی معنیٰ:

چھپانا، پوشیدہ رکھنا وغیرہ۔

■ اصطلاحی معنیٰ:

تنوین یا نون ساکن کے بعد حروفِ اخفاء

(ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک)

میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفاء ہوگا۔

□ طریقۂ ادائیگی:

نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر (غنہ کے ساتھ) پڑھا جائے گا،

نہ پورا اظہار ہوگا اور نہ ہی ادغام۔

تختی نمبر ۱۰ اِخفَاء

تنوین ونون ساکن کا قاعدہ ۲

حروف اخفاء پندرہ ہیں۔ ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك تنوین یانون ساکن کے بعد حروف اخفاء آویں تو نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھنا چاہئے (نوک زبان تالو سے ہٹا کر جیسے اردو میں پنکھا کے نون کو پڑھتے ہیں) اخفاء کی مقدار ایک الف ہے۔

اَنْتَ مُنْذِرُ	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
كُنْتُ تُرٰبًا	يَتِيْمًا فَاٰوٰى
مَنْ دَخَلَهٗ	رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ
نَارًا ذَاتَ	كِتٰبٌ فِيْهِ
يَوْمَ يُنْفَخُ ٭ مَنْ طَغٰى ٭ فَتْحٌ قَرِيْبٌ	
مَنْ ثَقُلَتْ ٭ اَنْزَلْنَا ٭ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	

تنوین ونون ساکن کے چار قاعدے ہیں۔ ۱۔ اظہار ۲۔ اخفاء ۳۔ اقلاب ۴۔ ادغام، باقی دو قاعدوں کا بیان تختی ۲۳، ۲۴ میں ہے

اخفاء (چھپانا)

☆ حروفِ حلقی (ء ھ ع ح غ خ)، حروفِ ادغام (یرملون) اور ب کے علاوہ تمام حروف پر اخفاء ہو گا یعنی حروفِ اخفاء پندرہ ہیں (ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک)

☆ اگر تنوین یا نونِ ساکن کے بعد حروفِ اخفاء میں سے کوئی حرف آ جائے تو تنوین یا نونِ ساکن کی آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھیں گے۔ اس کو اخفاء کہتے ہیں اور وہاں غنہ کرینگے۔



اخفاء (چھپانا)

☆ اخفاء کرتے وقت زبان مسوڑھوں کو نہ لگائیں بلکہ زبان کو درمیان میں رکھ کر نون کی آواز کو ناک میں چھپائیں۔

مشق: تنوین

ت	د	س	ش	ف
عدْنٍ تَجْرِىْ	دَكًّا دَكًّا	شَيْءٍ سَبَبًا	سَبْعًا شِدَادًا	ضَالًّا فَهَدٰى
ث	ذ	ص	ض	ق
قَرِيْبٍ ثُمَّ	نَارًا ذَاتَ	صَفًّا صَفًّا	قُوَّةٍ ضُعْفًا	كُتُبٌ قَيِّمَةٌ
ج	ز	ط	ظ	ک
حُبًّا جَمًّا	نَفْسًا زَكِيَّةً	لَيْلًا طَوِيْلًا	ظِلًّا ظَلِيْلًا	مُدْخَلًا كَرِيْمًا

اخفاء (چھپانا)

☆ اخفاء کرتے وقت زبان مسوڑھوں کو نہ لگائیں بلکہ زبان کو درمیان میں رکھ کر نون کی آواز کو ناک میں چھپائیں۔

مشق: نْ

ت	د	س	ش	ف
بِمَا كُنْتُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	اِنْسَانَ	مِنْ شَرِّ	مَنْفُوْشِ
ث	ذ	ص	ض	ق
مَنْ ثَقُلَتْ	مَنْ ذَا الَّذِىْ	عَنْ صَلَاتِهِمْ	عَنْ ضَيْفِ	اَنْقَضَ
ج	ز	ط	ظ	ک
مِنْ جُوْعٍ	اَنْزَلْنَا	عَنْ طَبَقٍ	يَنْظُرُوْنَ	مِنْ كُلِّ

■ نوٹ (طریقۂ اخفاء):

اخفاء کی آواز نکالتے وقت زبان کی نوک نون کے مخرج سے جدا رکھی جاتی ہے۔

﴿قلقلہ کا بیان﴾

■ لغوی معنی:

جنبش دینا، ہلانا، حرکت دینا، مخرج کا ٹکرا کر الگ ہو جانا وغیرہ۔

□ حروفِ قلقلہ پانچ ہیں:

﴿ق، ط، ب، ج، د﴾

(یاد رکھنے کا کلمہ: **﴿قطبُ جَدّ﴾**)

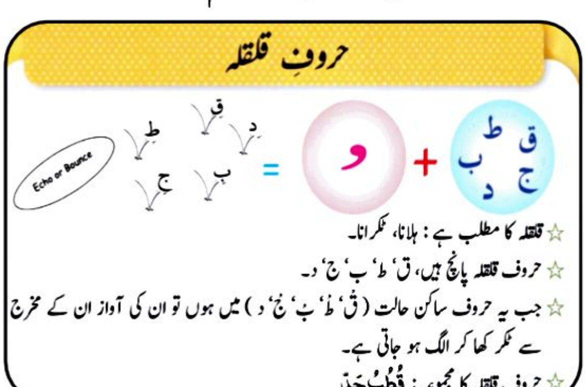
■ اصطلاحی معنی:

جب ان حروف (ق، ط، ب، ج، د) پر جزم (ْ) ہو تو ان پر قلقلہ ہوتا ہے،

□ یعنی ان کے مخارج ٹکرا کر الگ ہو جاتے ہیں اور آواز میں ہلکی سی جنبش پیدا ہوتی ہے۔

■ نوٹ:

ان پانچ حروف کے علاوہ کسی بھی جزم والے حرف پر قلقلہ نہیں ہوتا۔



﴿قلقلہ کے چار درجے﴾

قلقلہ کی آواز شدت و ضعف کے اعتبار سے چار درجوں میں ہوتی ہے:

(1) سب سے زیادہ قلقلہ:

جب حرفِ قلقلہ مشدّد ہو اور اس پر وقف کیا جائے۔

مثال: **وَتَبَّ**○

(2) اس سے کم قلقلہ:

جب حرفِ قلقلہ متحرک ہو اور وقف کی وجہ سے اس پر جزم (سکون عارضی) آ جائے۔

مثال: **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقْ**○

(3) اس سے کم قلقلہ:

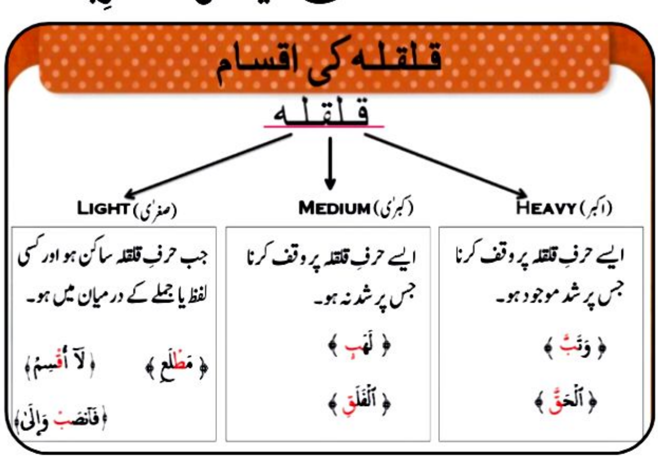
جب حرفِ قلقلہ پر سکونِ اصلی ہو۔

مثال: **يَقْتُلُ**

(4) سب سے کم قلقلہ:

جب حرفِ قلقلہ متحرک ہو (یعنی اس پر حرکت ہو)۔

مثال: **يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا**



تختی نمبر ⑪ جزم ــ سُکُون

حروف قلقلہ ۵ ہیں، ق ط ب ج د۔ (جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ ہے) جب ان پر جزم ہو یعنی سکون ہو تو ان کو پڑھتے وقت ان کے مخرج ٹکر کھا کر الگ ہو جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی جزم والے حرف میں قلقلہ نہ ہوگا۔

اَبْ	اِبْ	اُبْ	جَبْ	جِبْ	جُبْ
بَجْ	بِجْ	بُجْ	سَدْ	سِدْ	سُدْ
قَطْ	قِطْ	قُطْ	جَقْ	جِقْ	جُقْ
امتحان					
بَسْ	كِتْ	جِعْ	صَدْ	غُلْ	تَجْ
وَحْ	سَبْ	اِهْ	نَصْ	لَقْ	جُلْ

اسی طرح تمام حرفوں کو باری باری سب حرفوں سے ملانے کی زبانی طور پر مشق کریں۔

يَجْعَلْ • لَقَدْ • خَلَقْنَا • اَطْعَمَنَا

نَقْعًا • بُرُوْجٌ • مُحِيْطٌ • اِهْدِنَا

جزم / سکون کا قاعدہ

(1) جس حرف پر جزم / سکون (ْ) ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

(2) ساکن حرف کو اپنے سے پہلے والے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے۔

(3) ہمزۂ ساکن (ءْ) کے پڑھنے میں ہلکا سا جھٹکا ہوتا ہے۔

مثالیں: **تَجْرِي، تَقْوَى۔۔ وغیرہ**

سکون (جزم ــُـ)

☆ جس حرف پر جزم (ــْـ) ہو اس کو ساکن کہتے ہیں۔ جس حرف پر جزم ہو اسکو پیچھے والے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔

☆ جزم کی صورت میں ق ، ط ، ب ، ج ، د کو ہلایا جائے گا۔ اسے قلقلہ کہتے ہیں۔

☆ (اْ ءْ) ہمزۂ ساکنہ کے پڑھنے میں جھٹکا ہوتا ہے۔

مشق:

بَلْ دِیْ خَذْ قُلْ مِنْ ذِیْ

اَبْ حَجْ قَدْ حَقْ قِطْ

مُؤْمِنْ لَاتَأْخُذْ يَأْتِيکْ مَأْكُوْلْ

تختی نمبر ⑫ مشق سکون (جزم)

جس حرف پر جزم ــْـ ہو۔ اس کو پچھلے والے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔ ہمزۂ ساکنہ کے پڑھنے میں جھٹکا ہوتا ہے۔

تَجْرِیْ	تَقْوٰی	يُغْنِیْ	نُشِرَتْ
رُفِعَتْ	يَنْقَلِبُ	لَيْسَ	حُشِرَتْ
يَعْلَمُ	سُطِحَتْ	يُوَسْوِسُ	يُسْقَوْنَ

وَ اُقِّتَتْ • اَفَلَا يَعْلَمُ • اِذَا بُعْثِرَ

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ • هَلْ

اَتٰىكَ • فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ

اِقْرَاْ • يُؤْتُوْنَ • جِئْنَا • يَأْمُرُوْنَ

﴿شد / تشدید (ّ) کے قواعد﴾

■ شد / تشدید:

تین شوشوں والی علامت (ّ) کو شد / تشدید کہتے ہیں۔

(1) جس حرف پر تشدید ہو، اسے مشدد کہتے ہیں۔

(2) تشدید کے پڑھنے میں سختی ہوتی ہے،
یعنی تھوڑا سا رک کر زور کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

(3) مشدد حرف کو دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے:

- پہلی مرتبہ ساکن سمجھ کر (پچھلے حرف کے ساتھ ملا کر)
- دوسری مرتبہ متحرک سمجھ کر (اپنی حرکت کے ساتھ)

(4) اگر نون (ن) یا میم (م) پر تشدید ہو تو غنہ کیا جاتا ہے۔

تختی نمبر ⑬ تشدید ــّ

۱ تشدید کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے ۲ ن اور م پر تشدید ہو تو غنہ ہوگا ۳ ناک میں تھوڑی دیر آواز کو روکنا غنہ کہلاتا ہے ۴ غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے جیسے اَنْنَ = اَنَّ

اَبَّ	اِبَّ	اُبَّ	اَبِّ	اِبِّ	اُبِّ
اَتَّ	اِتَّ	اُتَّ	اَتِّ	اِتِّ	اُتِّ
اِجَّ	اِجِّ	اِجُّ	اُجَّ	اُجِّ	اُجُّ
اَبًّا	اِبًّا	اُبًّا	اَبٍّ	اِبٍّ	اُبٍّ
بَبٌّ	بِبٌّ	بُبٌّ	تَبًّا	تِبٍّ	تُبٌّ
جَبَّ	جِبَّ	جُبَّ	جَبِّ	جِبِّ	جُبِّ
فَعَّ	فَعَّا	كُوِّ	تَوَّا	سُجِّ	عَدَّ
حُضُّ	حَیَّ	عَلَیَّ	اِیَّاكَ	یَظُنُّ	ثُمَّ
	سُیِّرَتْ	سُعِّرَتْ	عُطِّلَتْ		

یہ چند مثالیں ہیں باقی زبانی مشق کرائیں، ہر ایک حرف کو تمام حرفوں سے ملا کر امتحان لیتے رہیں۔

﴿غنّہ کا بیان﴾

■ غنّہ:

ناک سے نکلنے والی گنگنی آواز کو غنّہ کہتے ہیں۔

■ مقدارِ غنّہ:

غنّہ ایک الف (دو حرکات) کے برابر ہوتا ہے۔

﴿غنّہ کی قسمیں﴾

(1) غنّۂ اصلی:

■ یہ نون (ن) اور میم (م) میں پایا جاتا ہے:

- جب ان پر حرکات ہوں
- یا حالتِ اظہار میں ہوں

یہ غنّہ بغیر ارادے کے طبعی طور پر ادا ہوتا ہے۔

(2) غنّۂ فرعی:

■ یہ نون اور میم میں اس وقت ہوتا ہے:

- جب وہ مشدد ہوں
- یا حالتِ اخفاء میں ہوں

یہ ادغامِ ناقص میں پایا جاتا ہے۔

﴿غنّہ کے درجات﴾

- غنّہ کی آواز شدت کے اعتبار سے تین درجوں میں ہوتی ہے:
  - غنّۂ اکمل ــــ سب سے زیادہ غنّہ
  - غنّۂ کامل ــــ مکمل غنّہ
  - غنّۂ ناقص ــــ کم / ہلکا غنّہ

﴿(1) غنّۂ اَکمل (سب سے زیادہ غنّہ)﴾

جب نون (ن) یا میم (م) پر تشدید ہو۔

مثالیں: **إِنَّمَا، عمَّ ...وغیرہ**

﴿(2) غنّۂ کامل (مکمل غنّہ)﴾

(الف) جب نون یا میم میں ادغام ہو۔

مثال:

مَنْ يَقُولُ ..وغیرہ

(ب) جب نون یا میم حالتِ اخفاء میں ہوں۔

مثالیں:

أَنْفُسَكُمْ ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ.... وغیرہ

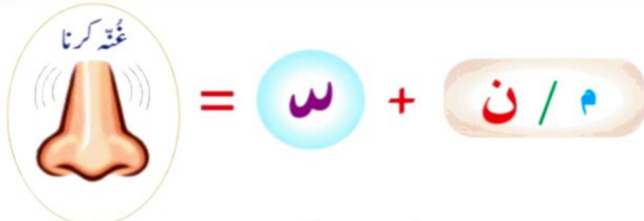
﴿(3) غنّۂ ناقص (تھوڑا غنّہ)﴾

(الف) جب نون یا میم حالتِ اظہار میں ہوں۔

مثال: **مَنْ آمَنَ ،اَنْعَمْتَ**

(ب) جب نون یا میم پر حرکات ہوں۔

مثال: **نَسْتَعِينُ**



☆ (ن) اور (م) پر تشدید ہو تو ایک الف کی مقدار برابر غنہ ہو گا۔
☆ غنہ کا مطلب یہ ہے کہ پڑھتے وقت ناک میں آواز کو چھپا کر پڑھنا۔

مِنَّا | اِمَّا | مِمَّا | عَمَّا | اِنَّکَ | لَمَّا

﴿راء کی تفخیم و ترقیق﴾

■ قاعدۂ کلی:

حرف راء (ر) کبھی موٹا (مفخّم) اور کبھی باریک (ترقیق) پڑھا جاتا ہے۔

﴿راء کی حالتیں﴾

■ راء کی ادائیگی کے اعتبار سے تین حالتیں ہیں:

① **تفخیم (موٹا پڑھنا)** جب راء موٹا پڑھی جائے۔

② **ترقیق (باریک پڑھنا)** جب راء باریک پڑھی جائے۔

③ **مختلف فیه (اختلاف والی حالت)**

وہ صورتیں جن میں راء کو کبھی موٹا اور کبھی باریک پڑھنے کی گنجائش ہوتی ہے



﴿ راء کی تفخیم کے قواعد ﴾

■ راء (ر) کو جن حالتوں میں موٹا (مفخّم) پڑھا جاتا ہے، ان کی تعداد بارہ ہیں:

(1) راء پر زبر یا دو زبر ہوں:

اگر راء پر زبر (ـَ) یا دو زبر (ـً) ہوں تو راء موٹی پڑھی جائے گی۔

مثالیں: قَدَرَ، وَالْإِكْرَامِ، أُخْرَى، بَشَرًا

(2) راء پر پیش یا دو پیش ہوں:

اگر راء پر پیش (ـُ) یا دو پیش (ـٌ) ہوں تو راء موٹی پڑھی جائے گی۔

مثالیں: رُسُلٌ، مَكَرُوا، قُصُورٌ



(3) راء مشدّد پر زبر یا دو زبر ہوں:

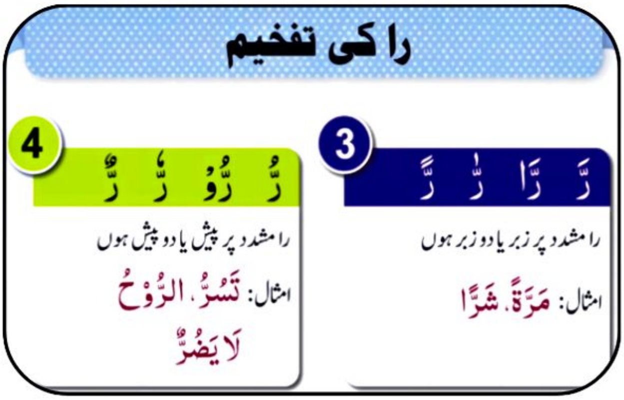
اگر راء پر تشدید ہو اور اس پر زبر (ـَ) یا دو زبر (ـً) ہوں تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثالیں: مَرَّةً، شَرًّا

(4) راء مشدّد پر پیش یا دو پیش ہوں:

اگر راء پر تشدید ہو اور اس پر پیش (ـُ) یا دو پیش (ـٌ) ہوں تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثالیں: تَسُرُّ الرُّوحُ، لَا يَضُرُّ



(5) راء ساکن سے پہلے زبر ہو:

- چاہے یہ سکونِ اصلی ہو یا سکونِ عارضی (وقف کی وجہ سے)،

اگر راء ساکن سے پہلے زبر (ـَ) ہو تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

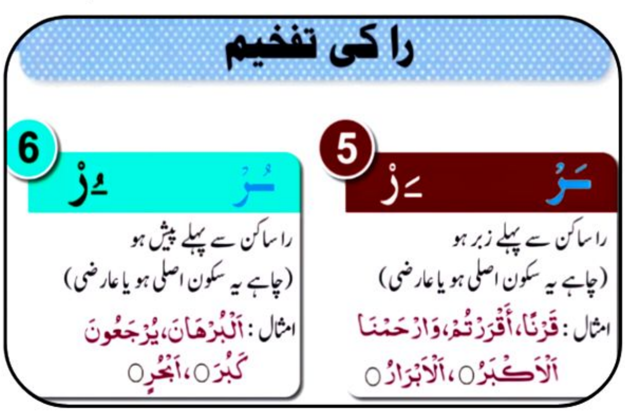
مثالیں: قَرْنًا ،أَقْرَرْتُمْ ،وَارْحَمْنَا-الْأَكْبَرْ○ ،الْأَبْرَارْ○

(6) راء ساکن سے پہلے پیش ہو:

- چاہے یہ سکونِ اصلی ہو یا سکونِ عارضی (وقف کی وجہ سے)،

اگر راء ساکن سے پہلے پیش (ـُ) ہو تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثالیں: الْبُرْهَانَ ، يُرْجَعُونَ ،كَبُرَ○ ،أَبْحُرٍ○



(7) راء ساکن سے پہلے والا حرف ساکن ہو، اور اس سے پہلے زبر ہو:

- چاہے یہ سکونِ اصلی ہو یا سکونِ عارضی،

اگر راء ساکن سے پہلے ساکن حرف ہو اور اس ساکن سے پہلے زبر ہو تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

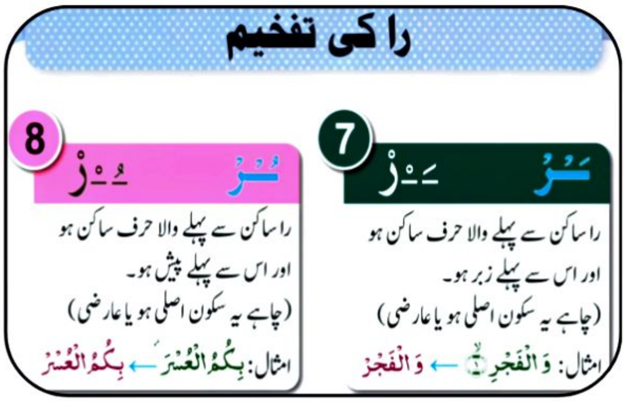
مثالیں: وَالْفَجْرِ○ ،وَالْفَجْرْ

(8) راء ساکن سے پہلے والا حرف ساکن ہو، اور اس سے پہلے پیش ہو:

- چاہے یہ سکونِ اصلی ہو یا سکونِ عارضی،

اگر راء ساکن سے پہلے ساکن حرف ہو اور اس ساکن سے پہلے پیش ہو تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثالیں: بِكُمُ الْعُسْرَ__بِكُمُ الْعُسْرْ



(9) راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو:

- اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو

(یعنی اصل میں حرکت نہ ہو بلکہ کسی وجہ سے زیر آ گئی ہو)،

تو اس صورت میں راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثالیں: اِرْجِعِي ،اِرْتَضَى

(10) راء ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمے میں ہو: (ہمزہ وصل)

- اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ ہو

لیکن وہ اسی کلمے میں نہ ہو بلکہ پچھلے کلمے میں ہو،

تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثالیں: رَبِّ ارْحَمْهُمَا، أَمِ ارْتَابُوا



(11) راء ساکن سے پہلے کسرہ ہو اور بعد میں حرفِ مستعلیہ اسی کلمے میں ہو:

اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ ہو،

لیکن اسی کلمے میں راء کے بعد کوئی حرفِ مستعلیہ

(خ،ص،ض،ط، ظ، غ،ق) آ جائے تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثالیں: قِرْطَاس. وَاِرْصَادًا. مِرْصَادًا. لَبِالْمِرْصَادِ. فِرْقَةٍ

(12) راء مضمومہ پر وقف بالرَّوم:

اگر راء پر پیش (ـُ) ہو اور اس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے

(اور یاد رہے کہ وقف بالرَّوم صرف اصلی حرکت پر کیا جاتا ہے)،

تو راء موٹی (مفخّم) پڑھی جائے گی۔

مثال: قَدِيرُ (وقف بالرَّوم)



﴿ راء کی ترقیق کے قواعد ﴾

■ راء (ر) کو جن حالتوں میں باریک پڑھا جاتا ہے، ان کی تعداد سات ہیں :

(1) راء کے نیچے زیر یا دو زیر ہوں:

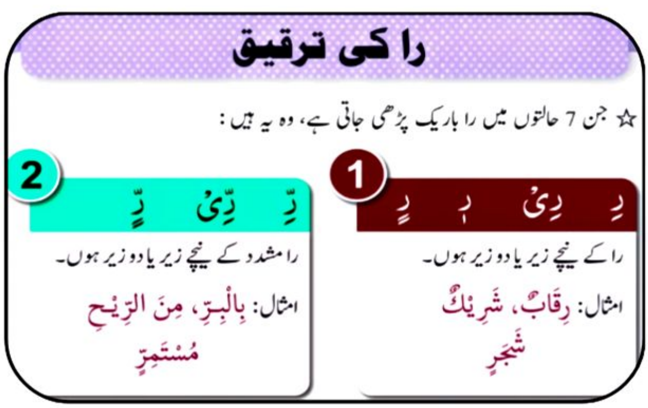
اگر راء کے نیچے زیر (ـِ) یا دو زیر (ـٍ) ہوں تو راء باریک پڑھی جائے گی۔

مثالیں: رِقَابٌ۔ شَرِيكٌ ،شَجَرٍ

(2) راء مشدّد کے نیچے زیر یا دو زیر ہوں:

اگر راء پر تشدید ہو اور اس کے نیچے زیر (ـِ) یا دو زیر (ـٍ) ہوں تو راء باریک پڑھی جائے گی۔

مثالیں: بِالْبَرِّ ،مِنَ الرِّيحِ۔ ،مُسْتَمِرٍّ



(3) راء ساکن سے پہلے کسرہ ہو (تین شرطوں کے ساتھ)

■ اگر راء ساکن ہو

(چاہے سکونِ اصلی ہو یا سکونِ عارضی)،

تو اسے باریک پڑھا جائے گا بشرطیکہ درج ذیل تین شرطیں پائی جائیں:

شرط 1: کسرہ اصلی ہو:

یعنی زیر اصلاً موجود ہو، عارضی نہ ہو۔

مثالیں: فِرْعَوْنَ ،جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ

شرط 2: کسرہ اسی کلمہ میں ہو:

یعنی زیر راء سے پہلے اسی لفظ میں واقع ہو، پچھلے لفظ میں نہ ہو۔

مثالیں: مِنۡکُمۡ شِرۡعَةً۔ وَازۡدُجِرَ○

(**مقابل مثال: أَمِ أرۡتَابُوا**— یہاں زیر دوسرے کلمے میں ہے، اس لیے ترقیق نہیں)

شرط 3: راء کے بعد اسی کلمہ میں حرفِ مستعلیہ نہ ہو:

یعنی راء کے بعد

(خ،ص،ض،ط،ظ،غ،ق)

میں سے کوئی حرف اسی لفظ میں موجود نہ ہو۔

مثالیں:شِرۡبٍ. ،يَغۡفِرۡ لَكُمۡ



(4) راء ساکن سے پہلے والا حرف ساکن ہو، اور اس سے پہلے زیر ہو:

■ اگر راء ساکن ہو

(چاہے سکونِ اصلی ہو یا سکونِ عارضی)،

اور راء سے پہلے ایک حرف ساکن ہو

اور اس ساکن سے پہلے زیر (کسرہ) ہو،

تو راء باریک پڑھی جائے گی۔

مثالیں: السِّحۡرَ =السِّحۡرۡ○

(5) راء ساکن سے پہلے یاء ساکن ہو:

اگر راء ساکن سے پہلے یاء ساکن ہو

(چاہے راء کا سکون اصلی ہو یا عارضی)،

تو راء باریک پڑھی جائے گی۔

مثال: عُزَيْرٌ = عُزَيْرْ○

(وصل اور وقف دونوں صورتوں میں راء باریک رہے گی)



(6) راء ممالہ (را امالہ والی):

وہ راء جس پر امالہ کی جائے،

وہ باریک پڑھی جاتی ہے۔

مثال: **مثال: مَجْرٖهَا**

نوٹ:

روایتِ حفص عن عاصم میں امالہ صرف ایک ہی لفظ میں آتی ہے،

اور وہ یہی لفظ ہے: **(مَجْرٖهَا)** (سورۃ ہود)

(7) راء مکسورہ پر وقف بالروم:

وہ راء جس پر زیر (کسرہ) ہو،

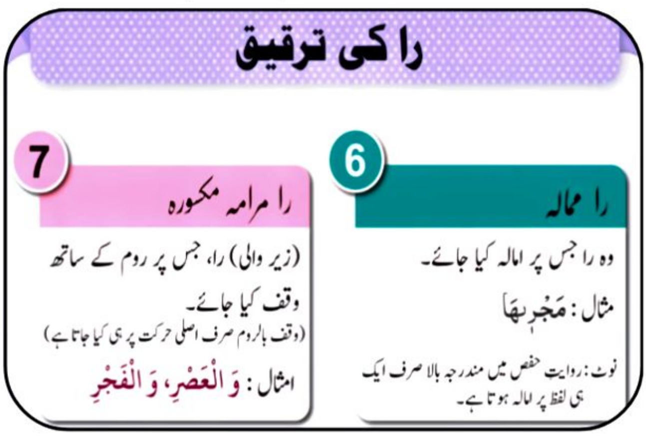
اور اس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے،

تو ایسی راء باریک پڑھی جاتی ہے۔

شرط:

وقف بالروم صرف حرکتِ اصلی پر ہوتا ہے۔

مثالیں: **وَالْعَصْرِ ،وَالْفَجْرِ**



﴿راء مختلف فیہ﴾

■ لغوی معنیٰ:

مختلف فیہ = وہ چیز جس میں اختلاف ہو۔

■ اصطلاحی معنیٰ:

وہ راء جسے تفخیم (موٹا) اور ترقیق (باریک)

دونوں طرح سے پڑھنا جائز ہو۔

راء مختلف فیہ کی قسمیں:

(1) **مختلف فیہ وقفاً**

(2) **مختلف فیہ وقفاً و وصلاً**

(1) مختلف فیہ وقفاً:

یعنی صرف وقف کی حالت میں راء مختلف فیہ ہوتی ہے،
وصل میں اس کا حکم متعین ہوتا ہے۔

■ نوٹ:

وقفاً راء 7 کلمات میں مختلف فیہ ہے۔
ان کلمات میں وقف کرتے وقت:

- تفخیم بھی جائز
- ترقیق بھی جائز

لیکن وصل میں راء کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔

■ وقفاً راء مختلف فیہ کے 7 کلمات:

① **الْجَوَارِ** (الشوری : 32)

- وصل میں:

الْجَوَارِ ← راء باریک (زیر کی وجہ سے)

- وقف میں:

الْجَوَارْ ← موٹا بھی جائز، باریک بھی جائز

② **مِصْرَ** (یونس : 87)

- وصل میں:

مِصْرَ ← راء موٹی (زبر کی وجہ سے)

- وقف میں:

مِصْرْ ← تفخیم و ترقیق دونوں جائز

③ **الْقِطْرِ** (سبأ : 12)

● وصل میں:

الْقِطْرِ ← راء باریک (زیر کی وجہ سے)

● وقف میں:

الْقِطْرْ ← موٹا یا باریک دونوں جائز

④ نُذُرِ (القمر)

● وصل میں:

نُذُرِ ← راء باریک

● وقف میں:

نُذُرْ ← تفخیم و ترقیق دونوں جائز

⑤ يَسْرِ (الفجر : 4)

● وصل میں:

یَسْرِ ← راء باریک

● وقف میں:

یَسْرْ ← موٹا یا باریک دونوں جائز

⑥ فَأَسْرِ (ہود : 81)

● وصل میں:

فَأَسْرِ ← راء باریک

● وقف میں:

فَأَسْرْ ← تفخیم و ترقیق دونوں جائز

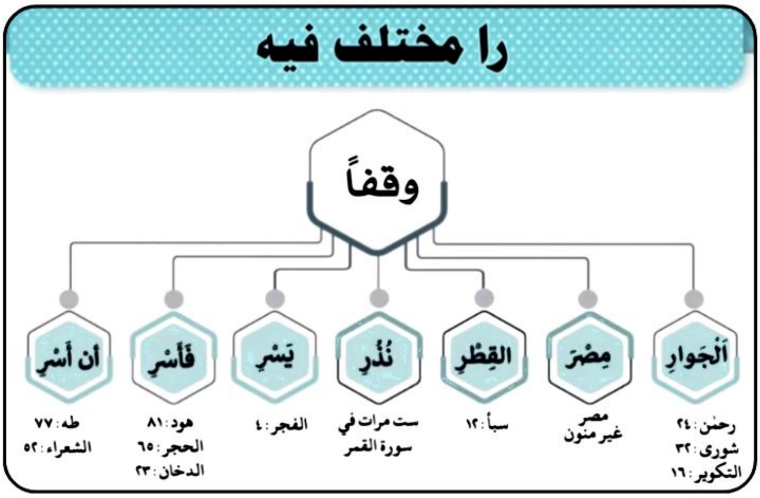
⑦ أَنْ أَسْرِ (الدخان : 23)

● وصل میں:

اِنْ اِسْرِ ← راء باریک

● وقف میں:

اِنْ اِسْرْ ← موٹا یا باریک دونوں جائز



(2) مختلف فيه وقفاً و وصلاً:

یعنی وقف اور وصل دونوں حالتوں میں

راء کو موٹا یا باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

مثال (وقفاً و وصلاً دونوں میں مختلف فیہ)

﴿فِرْقٍ﴾ (سورۃ الشعراء : 63)

● وصل میں:

فِرْقٍ ← راء باریک یا موٹی دونوں جائز

● وقف میں:

فِرْقْ ← تفخیم و ترقیق دونوں جائز

■ سبب اختلاف:

اس لفظ میں:

راء ساکن ہے

اس سے پہلے کسرہ ہے

بعد میں قاف (حرفِ مستعلیہ) ہے

اسی وجہ سے علماءِ تجوید نے اسے

راء مختلف فیہ وقفاً و وصلاً قرار دیا ہے۔



﴿شمسی و قمری حروف کا قاعدہ﴾

■ عربی زبان میں جب کسی لفظ کے شروع میں "ال" آ جائے تو یہ اس لفظ کے اسم ہونے کی علامت ہوتی ہے۔

اس "ال" کی لام کو لامِ تعریف کہتے ہیں۔

لامِ تعریف کے دو قاعدے ہیں:

① اظہار

② ادغام

① اظہارِ قمری:

■ جب لامِ تعریف کے بعد حروفِ قمریہ میں سے کوئی حرف آئے تو

لام کو صاف اور ظاہر پڑھا جاتا ہے۔

اسی کو اظہارِ قمری کہتے ہیں۔

حروفِ قمریه (14 حروف):

﴿ء، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، ہ، و، ي﴾

(حق کا خوف عجب غم ہے)

■ قمری کہنے کی وجہ (تشبیہ)

قمر کے معنی چاند ہیں۔

جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے نظر آتے رہتے ہیں،

اسی طرح جب لامِ تعریف کے بعد حروفِ قمریہ آئیں تو

لام ظاہر رہتا ہے، چھپتا نہیں۔

اسی لیے اسے اظہارِ قمری کہا جاتا ہے۔

② ادغامِ شمسی:

جب لامِ تعریف کے بعد حروفِ شمسی میں سے کوئی حرف آئے تو

لام کو نہیں پڑھا جاتا بلکہ

وہ حرفِ شمسی میں مدغم ہو جاتا ہے

اور اس حرف پر تشدید آتی ہے۔

اسی کو ادغامِ شمسی کہتے ہیں۔

حروفِ شمسیه (14 حروف)

﴿ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن﴾

■ نوٹ:

ادغامِ شمسی کی پہچان یہ ہے کہ

حرفِ شمسی پر ہمیشہ تشدید (ّ) ہوتی ہے

■ شمسی کہنے کی وجہ (تشبیہ)

شمس کے معنی سورج ہیں۔

جس طرح سورج کی موجودگی میں ستارے نظر نہیں آتے،

اسی طرح جب لامِ تعریف کے بعد حروفِ شمسیہ آئیں تو

لام مدغم ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔

اسی وجہ سے اسے ادغامِ شمسی کہا جاتا ہے۔

اظہارِ قمری / ادغامِ شمسی:

اہم نکتہ (علّت):

■ لام کا مخرج

حروفِ قمریہ کے مخارج سے دُور ہوتا ہے،

اسی وجہ سے ادغام نہیں ہوتا

اور لام صاف ظاہر پڑھا جاتا ہے۔

اہم نکتہ (علّت):

■ لام کا مخرج

حروفِ شمسیہ کے مخارج کے بہت قریب ہوتا ہے،

اسی قربت کی وجہ سے ادغام واقع ہوتا ہے

اور لام الگ ظاہر نہیں رہتی۔

قمری حروف

الرقم	حروف قمریہ	مثالیں
1	(ء) لام ال کے بعد	اَلْأَرْضُ
2	(ب) لام ال کے بعد	اَلْبَلَدُ
3	(غ) لام ال کے بعد	اَلْغَيْبُ
4	(ح) لام ال کے بعد	اَلْحَجُّ
5	(ج) لام ال کے بعد	اَلْجَنَّةُ
6	(ك) لام ال کے بعد	اَلْكِتٰبُ
7	(و) لام ال کے بعد	اَلْوَدُوْدُ
8	(خ) لام ال کے بعد	اَلْخَالِقُ
9	(ف) لام ال کے بعد	اَلْفَجْرُ
10	(ع) لام ال کے بعد	اَلْعَلِيْمُ
11	(ق) لام ال کے بعد	اَلْقَدِيْرُ
12	(ی) لام ال کے بعد	اَلْيَوْمِ
13	(م) لام ال کے بعد	اَلْمَشْرِقُ
14	(ھ) لام ال کے بعد	اَلْهُدٰى

شمسی حروف

الرقم	حروف شمسیہ	مثالیں
1	(ط) لام ال کے بعد	وَالطَّارِقِ
2	(ث) لام ال کے بعد	وَالثَّمَرٰتِ
3	(ص) لام ال کے بعد	وَالصّٰبِرِيْنَ
4	(ر) لام ال کے بعد	اَلرَّحْمٰنُ
5	(ت) لام ال کے بعد	اَلتَّآئِبُوْنَ
6	(ض) لام ال کے بعد	وَالضُّحٰى
7	(ذ) لام ال کے بعد	وَالذَّاكِرِيْنَ
8	(ن) لام ال کے بعد	اَلنُّوْرُ
9	(د) لام ال کے بعد	اَلدِّيْنِ
10	(س) لام ال کے بعد	وَالسَّمَآءِ
11	(ظ) لام ال کے بعد	اَلظُّنُوْنَا
12	(ز) لام ال کے بعد	اَلزِّيْنَةَ
13	(ش) لام ال کے بعد	وَالشَّمْسِ
14	(ل) لام ال کے بعد	وَاللَّيْلِ

﴿لفظِ جلالہ "اللّٰہ" کے لام کا قاعدہ﴾

■ لفظِ اللّٰہ میں آنے والا لام

تفخیم اور ترقیق دونوں طرح پڑھا جاتا ہے،

یہ اس سے پہلے والی حرکت پر موقوف ہوتا ہے۔

① تفخیم (لام موٹا پڑھنا):

■ قاعدہ:

اگر لفظِ اللّٰہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو

اللّٰہ کا لام موٹا (تفخیم) پڑھا جائے گا۔

مثالیں: قُلْ هُوَ اللّٰهُ۔ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ

② ترقیق (لام باریک پڑھنا):

■ قاعدہ:

اگر لفظِ اللّٰہ کے لام سے پہلے زیر ہو تو

اللّٰہ کا لام باریک (ترقیق) پڑھا جائے گا۔

مثالیں: بِسْمِ اللّٰهِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ۔

■ نوٹ:

لفظِ اللّٰہ کے لام کے علاوہ

عربی زبان کے تمام لام ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں۔

لام کی تفخیم و ترقیق

اللہ / اللّٰھم

ترقیق	تفخیم
کے لام سے پہلے اگر زیر ہو	کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو

عَلِمَ اللّٰهُ	سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ	رَحْمَةُ اللّٰهِ	بِسْمِ اللّٰهِ	قُلِ اللّٰهُمَّ

☆ اسم جلالت یعنی لفظ 'اللہ' کے لام کے علاوہ ہر لام ہر حالت میں باریک ہی پڑھا جائے گا۔

☆ اسمِ جلالت کا لام لامِ جلالہ اور باقی تمام لام لامِ تعریفی کہلاتے ہیں۔

تختی نمبر ⑯ لفظ اللہ کا قاعدہ

لفظ اللہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے لام کو پُر پڑھیں گے۔ اور اگر زیر ہو تو لفظ اللہ کے لام کو باریک پڑھیں گے۔ (لفظ اللہ کے لام کے علاوہ ہر لام باریک پڑھا جائے گا)

زبر	اِنَّ اللّٰهَ • قَالَ اللّٰهُ • سَمِعَ اللّٰهُ
پیش	حُدُوْدُ اللّٰهِ • يُرِيْدُ اللّٰهُ • خَلْقُ اللّٰهِ
زیر	بَلِ اللّٰهُ • دِيْنِ اللّٰهِ • اَمْرِ اللّٰهِ

﴿وقف کا بیان﴾

■ وقف (لغوی معنی):

ٹھہرنا، رکنا۔

■ وقف (اصطلاحی تعریف):

کسی غیر موصول کلمہ کے آخر میں

● آواز اور سانس کو اس قدر روکنا کہ دوبارہ سانس لیا جاسکے۔

● غیر موصول کلمہ سے مراد وہ کلمہ ہے جس پر وقف کیا جائے۔

■ وقف کی اقسام (کیفیت کے اعتبار سے)

کلمہ کے آخری حرف پر وقف کرنے کے اعتبار سے وقف کی قسمیں:

① وقف بالسکون:

تعریف:

ایسے حرف پر وقف کرنا جو اصل میں ساکن ہو،

یعنی اس پر سکونِ اصلی ہو۔

👉 وقف کی وجہ سے نیا سکون پیدا نہیں ہوتا

بلکہ وہ حرف پہلے سے ہی ساکن ہوتا ہے۔

مثال:

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ وَانْحَرْ ○ (راء پر سکونِ اصلی)

اگر یَعْلَمْ کی میم پر وقف کریں

تو یہ وقف بالسکون ہوگا

کیونکہ میم اصل میں ساکن ہے۔

② وقف بالإسکان:

تعریف:

ایسے متحرک حرف پر وقف کرنا

جس پر اصل میں زبر، زیر یا پیش ہو،

اور وقف کی وجہ سے اسے ساکن بنا دیا جائے۔

👉 یعنی حرکت کو ختم کر کے سکون پیدا کیا جائے۔

مثال: اَلْكَوْثَرُ ← اَلْكَوْثَرْ○

▫ یہاں راء اصل میں متحرک (پیش والی) تھی

وقف کی وجہ سے ساکن کر دی گئی

لہٰذا یہ وقف بالإسکان ہے۔

■ اہم نکتہ

وقف بالإسکان میں

سکون عارضی ہوتا ہے

جو صرف وقف کی وجہ سے آتا ہے۔

③ وقف بالإشمام:

■ تعریف:

آخری حرف کو ساکن کر کے

پیش (ضمہ) کا اشارہ ہونٹوں سے کرنا

اس طرح کہ:

● آواز میں پیش ظاہر نہ ہو

● صرف ہونٹ گول ہوں

● دیکھنے والا ہونٹوں کی حرکت سے سمجھے

کہ اصل میں پیش تھا

▫ اسی کو وقف بالإشمام کہتے ہیں۔

▪ شرط:

یہ وقف صرف مضموم (پیش والے) حرف پر ہوتا ہے۔

مثال:

نَسْتَعِينُ → نَسْتَعِينُ○ (ہونٹ گول)

④ وقف بالإبدال:

تعریف:

وقف کی حالت میں

کچھ حروف یا حرکات کو

دوسری صورت میں بدل کر پڑھنا

وقف بالإبدال کہلاتا ہے۔

① تاءِ مربوطہ (ة) کو ھائے ساکنہ (هْ) سے بدلنا

قاعدہ:

جب کسی لفظ کے آخر میں تاءِ مربوطہ (ة) ہو

تو وقف کی حالت میں

اسے ھائے ساکنہ (هْ) سے بدل کر پڑھا جاتا ہے۔

مثالیں:

الْغَاشِيَةُ ← الْغَاشِيَہْ○

الْجَنَّةُ ← الْجَنَّہْ○

رَحْمَةٌ ← رَحْمَہْ○

② تنوینِ فتح (دو زبر) کو الف سے بدلنا

قاعدہ:

اگر کسی لفظ کے آخر میں دو زبر (ـً) ہوں

تو وقف کی حالت میں

اسے الفِ مدہ سے بدل کر پڑھا جاتا ہے۔

مثالیں:

كَانَ تَوَّابًا ← كَانَ تَوَّابَا○

عَلِيمًا ← عَلِيمَا○

هُدًى ← هُدَا○

⑤ وقف بالروم:

تعریف:

وقف کے وقت

آخری حرف کی حرکت کا کچھ حصہ (تقریباً ایک تہائی)

آہستہ آواز سے ظاہر کرنا۔

■ شرط:

یہ وقف زیر یا پیش پر ہوتا ہے،

زبر پر روم نہیں ہوتا

مثال:

الْعَزِيزِ ← الْعَزِيزْ○

نَسْتَعِينُ ← نَسْتَعِينْ○

﴿6﴾ وقف بالتشدید:

■ تعریف:

جب کسی مشدّد حرف پر وقف کیا جائے تو
اس حرف کی حرکت ساقط ہو جاتی ہے،
لیکن تشدید باقی رہتی ہے۔

▫ تشدید اور سادہ سکون میں فرق ظاہر کرنے کے لیے
مشدّد حرف کو قدرے زور دے کر ادا کیا جاتا ہے۔

■ طریقۂ اداء:

- مشدّد حرف کو دو حرفوں کے برابر ادا کیا جائے
- پہلا حصہ ساکن
- دوسرا حصہ متحرک

لیکن وقف میں دوسری حرکت گرا دی جاتی ہے
اور تشدید کی سختی برقرار رہتی ہے

مثال: تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ۝

اگر الحق پر وقف کیا جائے تو:

👉 الحق:

- ق مشدّد ہے
- اس کی فتحہ گر گئی
- مگر تشدید باقی رہی
- اس لیے ق کو زور کے ساتھ ادا کیا جائے گا

■ وقف کی اقسام (محل کے اعتبار سے)

■ وقف کو معنی اور محل کے اعتبار سے چار اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1۔ **وقفِ تام**

2۔ **وقفِ کافی**

3۔ **وقفِ حسن**

4۔ **وقفِ قبیح**

① وقفِ تام:

■ تعریف:

ایسی جگہ پر وقف کرنا کہ جہاں
ما قبل کا ما بعد سے نہ لفظی تعلق ہو اور نہ معنوی تعلق۔

یعنی:

- بات مکمل ہو چکی ہو
- اگلا کلام نیا مضمون ہو

■ حکم:

✔ یہاں وقف کرنا بہتر (اولیٰ) ہے

✔ وقف کے بعد ما بعد سے ابتداء کی جائے گی

مثال:

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ...

■ وضاحت:

آیت وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ پر بات مکمل ہو گئی۔

اس کے بعد إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سے

نیا مضمون شروع ہو رہا ہے۔

اس لیے یہاں وقف وقفِ تام ہے۔

② وقفِ کافی:

■ تعریف:

ایسی جگہ پر وقف کرنا کہ جہاں

ماقبل کا مابعد سے معنوی تعلق ہو لیکن لفظی تعلق نہ ہو۔

یعنی:

- جملہ اپنے اعتبار سے مکمل ہو
- لیکن اگلا کلام اسی مضمون کی تکمیل کر رہا ہو

■ حکم:

✔ یہاں وقف جائز ہے

✔ وقف کے بعد مابعد سے ابتداء کی جائے گی

مثال:

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

■ وضاحت:

پہلی آیت میں اہلِ ایمان کی ایک قسم کے اوصاف بیان ہوئے۔

اگلی آیت میں اسی گروہ کے مزید اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔

اس لیے:

مضمون وہی ہے → معنوی تعلق موجود

الفاظ کا ربط ختم ہو گیا →لفظی تعلق نہیں

لہٰذا یہاں وقف وقفِ کافی ہے۔

③ وقفِ حسن:

■ تعریف:

ایسی جگہ پر وقف کرنا کہ جہاں

ماقبل کا مابعد سےلفظی اور معنوی دونوں تعلق موجود ہو

لیکن وقف کرنے سے معنی خراب نہ ہوتا ہو۔

□ حکم:

🔷 اگر آیت کے درمیان وقف کیا جائے

تو ماقبل سے اعادہ (دوبارہ پڑھنا) ضروری ہوگا۔

🔷 اگر آیت کے اختتام پر وقف کیا جائے

تو مابعد سے ابتداء کی جائے گی۔

مثال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

یہاں وقف کرنا وقفِ حسن ہے،

لیکن چونکہ آیت ابھی مکمل نہیں ہوئی،

اس لیے دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے پڑھیں گے۔

④ وقفِ قبیح:

■ تعریف:

ایسی جگہ پر وقف کرنا کہ جہاں

ما قبل کا ما بعد سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق موجود ہو

اور وقف کرنے سے معنیٰ فاسد (خراب) ہو جائے۔

▫ حکم:

❌ اختیاراً وقفِ قبیح کرنا ناجائز ہے۔

✔ اضطراری حالت (سانس ٹوٹ جانا، کھانسی، بھول وغیرہ) میں

■ وقف کی اجازت ہے،

لیکن اس صورت میں بھی:

🔷 ما قبل سے اعادہ (دوبارہ پڑھنا) ضروری ہے۔

مثال:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ ❌

یہاں وقف کرنا وقفِ قبیح ہے،

کیونکہ اس سے معنیٰ بنے گا:

"اے ایمان والو! نماز کے قریب بھی نہ جاؤ"

جو غلط اور فاسد معنیٰ ہے۔

صحیح عبارت یوں ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ﴾

■ وقف کی اقسام (قاری کے پڑھنے کے اعتبار سے)

وقف کو قاری کے اختیار و مجبوری کے لحاظ سے چار اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1 وقفِ اختیاری

2 وقفِ اضطراری

3 وقفِ اختباری

4 وقفِ انتظاری

① وقفِ اختیاری:

■ تعریف:

قاری کا اپنے اختیار سے

آرام، سانس یا حسنِ تلاوت کی غرض سے

علاماتِ وقف پر ٹھہرنا

وقفِ اختیاری کہلاتا ہے۔

□ حکم:

✔ یہ وقف جائز اور مستحسن ہے۔

✔ عموماً قرآنِ مجید میں دی گئی علاماتِ وقف پر کیا جاتا ہے۔

✔ ایسے وقف میں کوئی قباحت نہیں۔

مثال:

﴿أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ﴾

یہاں قاری علاماتِ وقف کے مطابق سانس یا استراحت کے لیے ٹھہر سکتا ہے،

یہ وقفِ اختیاری ہے۔

② وقفِ اضطراری:

■ تعریف:

وہ وقف جو قاری کی مجبوری کی وجہ سے کیا جائے،

مثلًا:

● سانس کا ختم ہو جانا

● کھانسی آ جانا

● چھینک، کمزوری یا بھول جانا

اسے وقفِ اضطراری کہتے ہیں۔

■ حکم:

✔ یہ وقف جائز ہے

❗ لیکن اختیاراً جائز نہیں

✔ جب مجبوری ختم ہو جائے تو

➡️ ما قبل سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے

مثال:

﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ﴾ (سانس ٹوٹ گیا)

اس صورت میں یہاں رک جانا وقفِ اضطراری ہے،

اور سانس کے بعد دوبارہ

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ سے پڑھنا ضروری ہوگا۔

③ وقفِ اختباری:

■ تعریف:

وہ وقف جو امتحان یا تعلیم کی غرض سے

ممتحن یا استاد کسی خاص جگہ قاری کو روک دے،

اسے وقفِ اختباری کہتے ہیں۔

□ حکم:

✔ یہ وقف جائز ہے

✔ اس میں معنی کا اعتبار نہیں

✔ کیونکہ مقصد جانچ (Test) ہوتا ہے

مثال:

استاد قاری سے کہے:

یہاں رکیں

چاہے وہ جگہ

معنوی یالفظی اعتبار سے مناسب نہ ہو،

یہ وقفِ اختباری ہوگا۔

④ وقفِ انتظاری:

تعریف:

کسی ایک کلمہ پر ٹھہر کر

اس کلمہ کی تمام مختلف قراءات

یا روایتوں کو مکمل کرنا

وقفِ انتظاری کہلاتا ہے۔

حکم:

✔ یہ وقف صرف تعلیمِ قراءات میں ہوتا ہے

✔ عام تلاوت میں استعمال نہیں کیا جاتا

مثال (مفہوم):

ایک لفظ پڑھ کر قاری ٹھہرے،

پھر اسی لفظ کو

دیگر قراءات کے مطابق ادا کرے،

یہ وقفِ انتظاری ہے۔

تختی نمبر ⑰ وقف کرنے کے قاعدے

وقف کے معنی ٹھہرنا۔ یعنی قرآن پاک پڑھتے پڑھتے کس طرح ٹھہرے۔

ایسے گول نشان ○ کو آیت کہتے ہیں ۱ زبر، زیر، پیش، دوزیر، دوپیش پر وقف کرنا ہو تو آخری حرف پر جزم دے کر سانس توڑیں۔ اسی کو وقف کرنا کہتے ہیں ۲ دوزبر پر وقف کرنا ہو تو ایک زبر کے ساتھ الف پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اَحَدً سے اَحَدَا ۳ گول تا (ۃ) پر وقف کرنا ہو تو وہ ہائے ساکنہ (ہ) بن جاتی ہے۔ جیسے جَارِیَۃٌ سے جَارِیَۃْ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اِیَّاكَ

نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ قُلْ هُوَ

اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ○

فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ○ تُسْقٰی مِنْ

عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ○ لَا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ○

علاماتُ الوقف (وقف کی علامتیں)

قرآنِ مجید میں یہ علامات قاری کی رہنمائی کے لیے ہوتی ہیں کہ

- کہاں رکنا بہتر ہے،
- کہاں ملانا بہتر ہے
- اور کہاں رکنا منع ہے۔

۝ (علامتِ آیت)

- کلام کے مکمل ہونے کی علامت
- اصل میں وقفِ تام کی نشانی
- یہاں ٹھہرنا چاہیے

م (وقفِ لازم)

ایسی جگہ جہاں ضرور وقف کرنا لازم ہے۔

حکم:

❗ یہاں وصل (ملانا) جائز نہیں

✔ وقف کرنا ضروری ہے

وجہ:

اگر نہ رکیں تو معنی بگڑ جاتا ہے۔

ط (وقفِ مطلق / تام)

- ▪ یہاں وقف کرنا بہتر اور اولیٰ ہے۔
- وقف افضل
- وصل جائز

ج (وقفِ جائز)

- یہاں وقف بھی درست ہے اور وصل بھی۔

حکم:

- دونوں برابر ہیں

ز (وقفِ مجوّز)

- یہاں ملانا بہتر ہے۔

حکم:

- وصل افضل
- وقف جائز

ص (وقفِ مرخّص)

- ملا کر پڑھنا بہتر ہے
- تھکنے کی صورت میں ٹھہرنے کی اجازت ہے

صلی (الوصلُ أولیٰ)

- ملا کر پڑھنا بہتر ہے

ق (قیل علیه الوقف)

- یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے

صل (قد یُوصَل)

- کبھی ٹھہرنا، کبھی نہ ٹھہرنا
- ٹھہرنا بہتر ہے

قفْ

- معنی: ٹھہر جاؤ
- وہاں آتا ہے جہاں ملا کر پڑھنے کا اندیشہ ہو

س (سَکتہ)

- یہ سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں تھوڑا سا ٹھہرنا چاہیے،
- مگر سانس نہیں توڑنی چاہیے۔

وقفة

- یہ لمبے سکتہ کی علامت ہے۔
- یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے،
- لیکن سانس نہیں توڑنی چاہیے۔
- سکتہ اور وقفہ میں فرق یہ ہے کہ سکتہ میں کم اور وقفہ میں زیادہ ٹھہراؤ ہوتا ہے۔

لا (وقف ممنوع)

- معنی: نہیں
- عبارت کے اندر ہو ← ہرگز وقف نہیں
- آیت کے اوپر ہو ← اختلاف ہے
- معنی میں خلل نہیں پڑتا

قلی (الوقف أولی)

- یہاں رکنا بہتر ہے۔
- وقف افضل
- وصل جائز

∴ (وقف معانقه / معانق)

- دو جگہوں میں سے صرف ایک جگہ وقف کیا جائے۔

حکم:

✔ پہلے پر رُکیں تو دوسرے پر نہ رکیں

✔ دوسرے پر رُکیں تو پہلے پر نہ رکیں

مثال:﴿ذٰلِکَ الْکِتَابُ ∴ لَا رَیْبَ ∴ فِیهِ﴾

﴿مدِ فرعی کا بیان﴾

■ تعریف:

مدِ فرعی وہ مد ہے
جس میں حروفِ مدہ (ا، و، ی) کے
بعد ہمزہ، سکون یا تشدید پائی جائے۔

■ مدِّ فرعی کی اقسام:

مدِّ فرعی کی چار بنیادی قسمیں ہیں:

- **مدِّ واجب (مدِّ متصل)**
- **مدِّ جائز (مدِّ منفصل)**
- **مدِّ لازم**
- **مدِّ عارض**

---

① مدِ متصل (واجب)

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو
تو اسے مدِّ واجب متصل کہتے ہیں۔

مثالیں: جَآءَ. سُوٓءٍ. السَّمَآءِ

مقدار:

🔷 توسط یا طول

■ حفص عن عاصم میں طول زیادہ مشہور ہے

② مدِ منفصل (جائز)

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو
تو اسے مدِّ جائز منفصل کہتے ہیں۔

مثالیں: مَا أَصَابَ. قَالُوا أَتَجْعَلُ. بِهِ أَيْمَانُكُمْ

مقدار:

🔷 توسط (۴ حرکات)
(روایتِ حفص میں یہی مشہور ہے)

③ مدِّ لازم

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد
سکونِ اصلی یا تشدید ہو
تو اسے مدِّ لازم کہتے ہیں۔

■ مدِّ لازم کی مقدار ہمیشہ:

🔷 طول (۵ الف)

مثالیں: الضَّالِّينَ. الْحَاقَّةُ

④ مدِ عارضی وقفی

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد
وقف کرنے کی وجہ سے سکون آئے
تو اسے مدِ عارضی وقفی کہتے ہیں۔

مقدار:

- قصر (ایک الف)
- توسط (تین الف)
- طول (پانچ الف)

➡️ تینوں جائز ہیں

مثالیں: يَعْلَمُونْ (وقف پر) الْعَظِيمْ (وقف پر)



﴿مدِّ عارض کا بیان﴾

مد عارض کی دو قسمیں ہیں:

- **مد عارض وقفی**
- **مد عارض لین**

[مد عارض وقفی]

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد
وقف کرنے کی وجہ سے سکون آئے
تو اسے مدِ عارضی وقفی کہتے ہیں۔

□ مقدار:

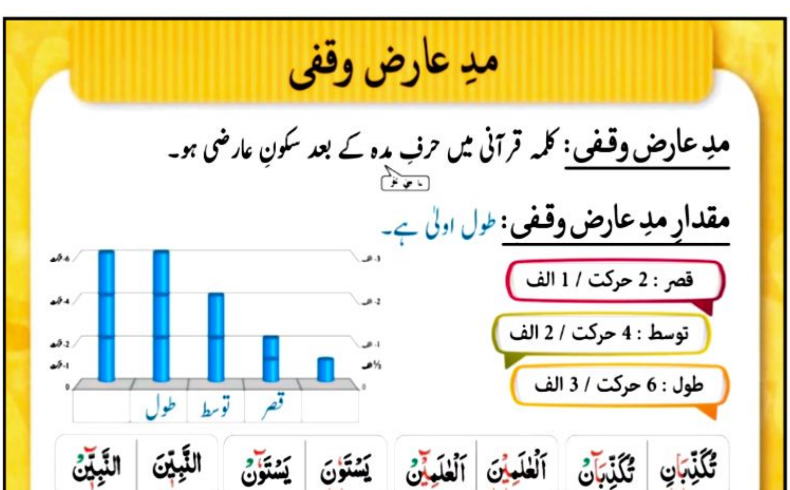
🔷 قصر

🔷 توسط

🔷 طول

➡️ تینوں جائز ہیں

مثالیں: يَعْلَمُونْ (وقف پر) ،الْعَظِيمْ (وقف پر)



[مد عارض لین]

■ تعریف:

اگر حرفِ لِین (وْ یا یْ) کے بعد وقف کی وجہ سے سکونِ عارضی آ جائے تو اسے مدِّ عارض لِین کہتے ہیں۔

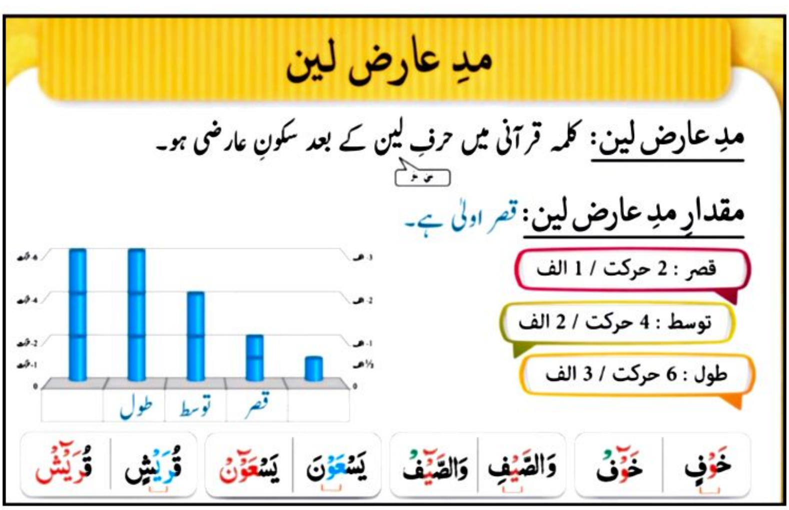
▫ یہ مد صرف وقف کی حالت میں ہوتی ہے۔

▫ مقدار:

- قصر
- توسط
- طول

➡ تینوں جائز ہیں

مثالیں: خَوْف ○(وقف پر) ، قرَیْش○



﴿مد لازم کا بیان﴾

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد
سکونِ اصلی یا تشدید ہو
تو اسے مدّ لازم کہتے ہیں۔

مدّ لازم کی مقدار ہمیشہ:

🔷 طول (۵ الف)

مد لازم کی چار قسمیں ہیں:

① مدِّ لازم کلمی مثقّل

② مدِّ لازم کلمی مخفّف

③ مدِّ لازم حرفی مثقّل

④ مدِّ لازم حرفی مخفّف

---

① مدِّ لازم کلمی مثقّل:

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد اسی کلمے میں تشدید ہو
تو اسے مدّ لازم کلمی مثقّل کہتے ہیں۔

مثال: الضَّآلِّينَ○

② مدِّ لازم کلمی مخفّف:

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد اسی کلمے میں سکونِ اصلی ہو
تو اسے مدِّ لازم کلمی مخفّف کہتے ہیں۔

مثال: آلْئٰنَ

③ مدِّ لازم حرفی مثقّل:

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد
کسی حرف (حروفِ مقطعات) میں تشدید ہو
تو اسے مدِّ لازم حرفی مثقّل کہتے ہیں۔

مثال: الم

(أَلِف لَامْ مِّیم)

④ مدِّ لازم حرفی مخفّف:

■ تعریف:

اگر حرفِ مد کے بعد
حروفِ مقطعات میں سکونِ اصلی ہو
تو اسے مدِّ لازم حرفی مخفّف کہتے ہیں۔

مثالیں: نٓ (نُونْ)، صٓ (صَادْ)

مد لازم کی چاروں قسموں میں پڑھنے کی مقدار طول ہے۔



﴿میمِ ساکن (مْ) کے قواعد﴾

- میم ساکن وہ میم ہے جس پر سکون (ْ) ہو۔

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

1۔ **اِدْغَام شَفَوِي**

2۔ **اِخْفَاء شَفَوِي**

3۔ **اِظْهَار شَفَوِي**

میم ساکن کے قاعدے

☆ میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔



1 اِدْغَام شَفَوِي:

■ تعریف:

اگر میم ساکن (مْ) کے بعد میم (م) آئے تو دونوں میموں کو ملا کر، غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

قاعدہ:

مْ + م = ادغام شفوی (غنہ کے ساتھ)

ہونٹوں کی کیفیت:

(ہونٹ مکمل طور پر ملائے جاتے ہیں)

مثالیں: لَهُمْ مَّا۔ أَمْ مَّن۔ كَمْ مِّن

2 اِخْفَاء شَفَوِي:

تعریف:

اگر میم ساکن (مْ) کے بعد باء (ب) آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کیا جائے گا۔

قاعدہ:

مْ + ب = اخفاء شفوی (غنہ کے ساتھ)

▫ ہونٹوں کی کیفیت:

✔ ہونٹ مکمل بند نہیں کیے جاتے

✔ آواز ناک میں چھپی ہوئی ہوتی ہے

مثالیں: تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ۔ هُمْ بِهِ۔ أَمْ بِهَا

3 اِظْهَار شَفَوِي:

▪ تعریف:

اگر میم ساکن (مْ) کے بعد میم (م) اور باء (ب) کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو اظہار شفوی ہوگا۔

▫ قاعدہ:

مْ + (م، ب کے سوا کوئی حرف) = اظہار شفوی

▫ طریقۂ قراءت:

✔ میم کو صاف، واضح اور بغیر غنہ پڑھیں گے

مثالیں: هُمْ فِيهَا۔ أَنْعَمْتَ۔ لَهُمْ فِيهَا

تختی نمبر ۲۲ مِیم سَاکِن کے قاعدے

① اِدْغَام شفوی: میم ساکن کے بعد مَ آئے تو مَ کو مَ سے ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔
② اِخفَاء شفوی: میم ساکن کے بعد بَ آئے تو غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔
③ اِظہَار شفوی: میم ساکن کے بعد بَ اور مَ کے علاوہ کوئی اور حرف بالخصوص وَ یا فَ آئے تو مَ کو ظاہر کر کے پڑھنا چاہیے۔ جیسے اردو میں ہم، تم کی مَ

﴿ اِدْغَام شفوی ﴾

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ ○

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ • فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

﴿ اِخفَاء شفوی ﴾

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ • تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

﴿ اِظہَار شفوی ﴾

هُمْ فِيْهَا • لَكُمْ دِيْنُكُمْ • لَمْ يَلْبِسُوْا

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ • لَهُمْ اَجْرٌ

﴿ اِقْلَاب / قَلْب ﴾

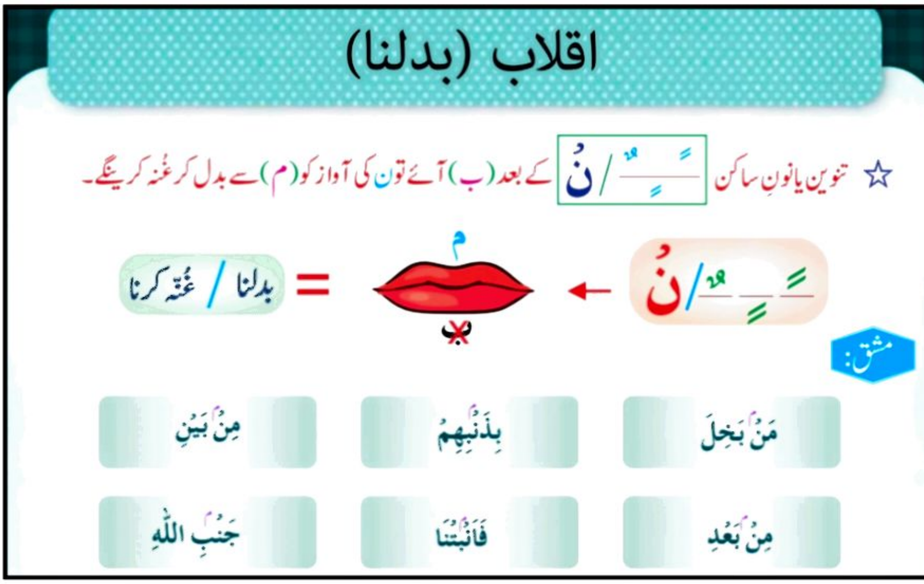
■ لغوی معنیٰ:

پلٹنا، بدلنا، تبدیل کرنا، اُلٹ دینا، ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جانا۔

■ اصطلاحی معنیٰ:

تنوین (ـًـٍـٌ) یا نون ساکن (نْ) کے بعد حرفِ باء (ب) آئے تو نون کی آواز کو میمِ ساکن (مْ) میں بدل دیا جاتا ہے اور غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

مثالیں: مِنْ بَعْدِ۔ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ۔ أَنْبِئْهُمْ۔ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ



■ قاعدہ:

نْ / تنوین + ب ⟵ مْ (غنہ کے ساتھ)

■ علامت:

قرآنِ مجید میں اِقلاب کی پہچان کے لیے
نون یا تنوین کے اوپر چھوٹی سی میم (م) لکھ دی جاتی ہے۔

▫ طریقۂ قراءت:

✔ آواز ناک میں جائے گی (غنہ)

✔ ہونٹ مکمل بند ہوں گے

✔ اصل میں میم کی آواز ادا کی جائے گی

﴿اِدغام کا بیان﴾

■ لغوی معنی:

ملانا، شامل کرنا۔

■ اصطلاحی معنی:

تنوین (ـًـٍـٌ) یا نونِ ساکن (نْ) کے بعد

حروفِ «یَرْمَلُوْن» میں سے کوئی حرف آئے تو اِدغام ہوگا۔

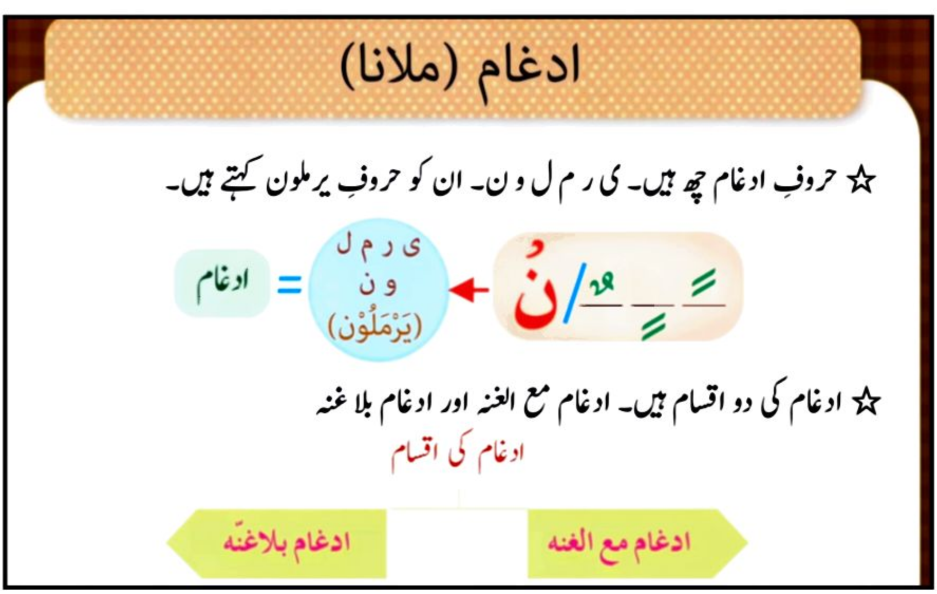
حروفِ ادغام:

《ي-ر-م-ل-و-ن》

(يَرْمَلُون)

■ ادغام کی اقسام:

1. اِدغامِ تام (بِلا غُنَّة)
2. اِدغامِ ناقص (مع الغُنَّة)



1 اِدغامِ تام (بِلا غُنَّة)

تعریف:

تنوین یا نونِ ساکن کے بعد

لام (ل) یا راء (ر) آئے تو ادغامِ تام ہوگا۔

▪ طریقۂ قراءت:

✔ نون کی آواز بالکل ختم ہو جاتی ہے

✔ اگلے حرف میں مکمل طور پر مل جاتی ہے

✔ غنہ نہیں کیا جاتا



اِدْغَامِ ر
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ · مِنْ رَّبِّكَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○
اِدْغَامِ ل
مِنْ لَّدُنْهُ · كُلٌّ لَّهٗ · يَكُنْ لَّهٗ
رِزْقًا لَّكُمْ · اُفٍّ لَّكُمْ · مِنْ لَّبَنٍ

2 اِدغامِ ناقص (مع الغُنَّۃ)

■ تعریف:

اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد
حروف ی، و، م، ن میں سے کوئی آئے تو ادغامِ ناقص ہوگا۔
(یعنی: یومن = ی و م ن)

▫ طریقۂ قراءت:

✔ نون کی آواز جزوی طور پر باقی رہتی ہے
✔ اگلے حرف میں پورا نہیں ملتی
✔ غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے

﴿اِدْغامِ ی﴾
خَیْرًا یَّرَہٗ ○ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ○ مِنْ یَّوْمٍ
مَنْ یَّقُوْلُ · وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ · اَنْ یَّشَآءَ
﴿اِدْغامِ و﴾
اِلٰھًا وَّاحِدًا · رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ○ اِنْ وَّھَبَتْ
مِنْ وَّرَآئِہِمْ · جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ○ مَنْ وَّعَدَ
﴿اِدْغامِ م﴾
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ · صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ○
رَحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ○ مِنْ مِّثْلِہٖ
﴿اِدْغامِ ن﴾
مِنْ نَّبِیٍّ · نُوْرًا نَّھْدِیْ · عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ ○
لِمَنْ نُّرِیْدُ · فَمَنْ نَّکَثَ · یَوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ○

ادغام مع الغنّہ

• ادغام مع الغنہ: تنوین یانونِ ساکن (ن) کے بعد ان چار حروف میں ی م و ن (یومن) ادغام مع الغنہ ہو گا۔

☆ غنہ کے وقت نون کی آواز کیلئے زبان دانتوں کی جڑ کو نہ لگائیں بلکہ زبان کو درمیان میں رکھ کر نون کی آواز کو ناک میں گھمائیں.



■ اِدغام کے استثناء (Exceptions)

■ عام قاعدہ یہ ہے کہ

اگر نونِ ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ ادغام (یَرْمَلُون) آئیں تو ادغام ہوتا ہے،

▫ لیکن چند مقامات پر یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا بلکہ (اظہار لازم) ہوتا ہے۔

1 ایک ہی کلمے میں (ی) اور (و) آنے کا استثناء:

▫ اگر نونِ ساکن کے بعد

یاء (ی) یا واو (و) ایک ہی کلمے میں آ جائے

تو ادغام نہیں ہوگا بلکہ (اظہار لازم) ہوگا۔

■ یہ صورتِ حال قرآنِ مجید میں چار جگہوں پر آئی ہے:

1۔ قِنْوَانٌ (الأنعام: 99)	2۔ صِنْوَانٌ (الرعد: 4)
3۔ بُنْيَانٌ۔	4۔ الدُّنْيَا

ان تمام مثالوں میں نونِ ساکن اور ی/و ایک ہی کلمے میں ہیں،

اس لیے اظہار لازم ہے، ادغام نہیں۔

2 حروفِ مقطعات میں استثناء:

اگر حروفِ مقطعات میں نونِ ساکن کے بعد واو (و) آئے

تو وہاں بھی ادغام نہیں بلکہ اظہار ہوگا۔

مثالیں: نٓ وَالۡقَلَمِ. یٰسٓ وَالۡقُرۡآنِ الۡحَکِیمِ

■ اہم نکتہ:

حروفِ مقطعات میں حروف کو الگ الگ ادا کیا جاتا ہے،

اس لیے وہاں ادغام کے قواعد جاری نہیں ہوتے۔

■ **مجموعی فہرست:**

- صِنۡوَانٌ
- قِنۡوَانٌ
- بُنۡیَانٌ
- الدُّنۡیَا
- یٰسٓ وَالۡقُرۡآنِ
- نٓ وَالۡقَلَمِ
- مَنۡ رَاقٍ ← (یہاں نون ساکن وقف کی وجہ سے ظاہر پڑھا جاتا ہے)

﴿اَصْلِي اور عَارِضِي حرکت﴾

■ حرکات:

حرکات (زبر، زیر، پیش) دو قسم کی ہوتی ہیں:

1 اَصْلِی حرکت

2 عَارِضِی حرکت

1 اَصْلِي حرکت:

■ تعریف:

ایسی حرکت جو حرف کے اوپر یا نیچے پہلے سے موجود ہو اور کسی بھی سبب (جیسے وقف وغیرہ) سے ختم نہ کی جا سکے وہ اَصْلِی حرکت کہلاتی ہے۔

□ اقسام:

- فتحۂ اصلی (زبر اصلی)
- کسرۂ اصلی (زیر اصلی)
- ضمۂ اصلی (پیش اصلی)

مثال: وَيُفْسِدُونَ

□ اس لفظ میں:

یُ ← ضمۂ اصلی

فْ ← ساکن

سِ ← کسرۂ اصلی

دُو ← ضمۂ اصلی

نَ ← فتحۂ اصلی

□ یہ حرکات ہر حالت میں برقرار رہتی ہیں۔

2 عَارِضِي حرکت:

■ تعریف:

ایسی حرکت جو اصل میں موجود نہ ہو
بلکہ کسی وجہ سے عارضی طور پر پیدا ہو جائے
جیسے وقف، ابتدا، یا دو ساکنوں کے جمع ہونے سے بچنے کے لیے
وہ عارضی حرکت کہلاتی ہے۔

□ اقسام:

- فتحۂ عارضی (زبر عارضی)
- کسرۂ عارضی (زیر عارضی)
- ضمۂ عارضی (پیش عارضی)

■ جب ایک لفظ میں اصلی اور عارضی دونوں حرکات ہوں

تو واضح فرق کرنے کے لیے:

اصلی حرکات کو کہا جائے گا:

■ فتحۂ اصلی، کسرۂ اصلی، ضمۂ اصلی

عارضی حرکات کو کہا جائے گا:

■ فتحۂ عارضی، کسرۂ عارضی، ضمۂ عارضی

مثال: ارْجِعِي۔ ﴾ اِرْجِعِي

عَارِضِي حركت (ہمزۃُ الوصل کی وجہ سے)

■ ہمزۃُ الوصل کیا ہے؟

ہمزۃُ الوصل ایسی ہمزہ ہے جو:

✔ الف (ا) کی صورت میں لکھی جاتی ہے

✔ ہمیشہ لفظ کے شروع میں آتی ہے

✔ خالی (بغیر حرکت) ہوتی ہے

✔ وصل (ملانے) کی حالت میں نہیں پڑھی جاتی

✔ اس کے بعد والا حرف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے

■ ہمزۃُ الوصل پر حرکت کیوں آتی ہے؟

جب کسی لفظ کی ابتدا ہمزۃُ الوصل سے کی جائے

تو دو ساکن جمع ہونے سے بچنے کے لیے

ہمزۃُ الوصل پر قاعدے کے مطابق ایک حرکت لگائی جاتی ہے۔

یہی حرکت عارضی حرکت کہلاتی ہے۔

■ عارضی حرکت کی اقسام (ہمزۃ الوصل میں):

● فتحۂ عارضی (زبر عارضی)

● کسرۂ عارضی (زیر عارضی)

● ضمۂ عارضی (پیش عارضی)

مثال : أَمِ ارْتَابُوا

وصل میں ہمزہ نہیں پڑھی جائے گی

ابتدا میں پڑھیں تو: اِرْتَابُوا

ہمزہ پر کسرۂ عارضی

﴿سکون کی اقسام﴾

سکون دو قسم کا ہوتا ہے:

1 سُکُونِ اَصْلِي

2 سُکُونِ عَارِضِي

1 سُکُونِ اَصْلِي:

■ تعریف:

وہ سکون جو اصل میں حرف پر موجود ہو

یعنی جس حرف پر جزم (ْ) کی علامت لگی ہو

اور وقف یا وصل دونوں حالتوں میں برقرار رہے

اسے سکونِ اصلی کہتے ہیں۔

سکونِ اصلی وقف کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ لفظ کا حصہ ہوتا ہے۔

مثال: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

- نْ ← نون ساکن (سکونِ اصلی)

- رْ ← را ساکن (سکونِ اصلی)

یہ سکون پہلے سے موجود ہے، وقف سے پیدا نہیں ہوا۔

2 سُكُونِ عَارِضِي:

تعریف:

جب کسی لفظ کا آخری حرف اصل میں متحرک ہو

لیکن وقف کرنے کی وجہ سے وہ ساکن ہو جائے

اور اس پر سکون کی علامت لکھی نہ ہو

تو اسے سکونِ عارضی کہتے ہیں۔

یہ سکون صرف وقف کی حالت میں آتا ہے، وصل میں ختم ہو جاتا ہے۔

مثال: إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۝

وقف کرنے پر:

الْأَبْتَرُ → الْأَبْتَرْ

■ یہاں:

رُ پر ضمہ اصلی تھا

وقف کی وجہ سے وہ سکونِ عارضی میں بدل گیا

﴿ اِمَالَۃ ﴾

■ لغوی معنی:

مائل کرنا، جھکانا۔

■ اصطلاحی معنی:

زبر (فتحہ) کو زیر (کسرہ) کی طرف
اور الف (ا) کو یاء (ی) کی طرف
مائل کر کے پڑھنا امالہ کہلاتا ہے۔

مثال (اردو سے سمجھنے کے لیے): لڑکا ← لڑکے
(آواز میں جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے)

امالہ کی اقسام:

1 اِمالۂ صُغریٰ

2 اِمالۂ کُبریٰ

1 اِمالۂ صُغریٰ:

الف کو یاء کی طرف ہلکا سا مائل کرنا لیکن آواز پوری یاء نہ بنے۔

2 اِمالۂ کُبریٰ:

الف کو یاء کے بہت قریب کر دینا. اور فتحہ کو کسرہ کی طرف واضح طور پر مائل کرنا۔

(روایتِ حفص میں امالہ)

■ نکتہ:

روایتِ حفص میں پورے قرآنِ مجید میں
صرف ایک ہی جگہ امالہ آتا ہے۔

وہ لفظ: 📖 مَجْرِيهَا

(سورۃ ہود: 41)

اصل لفظ اور تبدیلی کی وضاحت:

اصل میں لفظ تھا:

مَجْرٰهَا

1️⃣ الف کو یاء کی طرف مائل کیا

مَجْرَيْهَا ➡️

(یہ صورت امالۂ صغریٰ کہلاتی ہے)

2️⃣ پھر زبر کو زیر کی طرف مائل کیا

مَجْرِيهَا ➡️

(یہ صورت امالۂ کُبریٰ کہلاتی ہے)

نتیجہ:

✓ **مَجْرَيْهَا → امالۂ صغریٰ**

✓ **مَجْرِيهَا → امالۂ کُبریٰ**

روایتِ حفص میں امالہ صرف امالۂ کُبریٰ کی صورت میں آتا ہے

اور وہ بھی صرف ایک ہی لفظ: مَجْرِیہَا میں۔

(اِمالہ کی ادائیگی)

■ اِمالہ میں را (ر) کو

"قطرے / کمرے کی را" کی طرح پڑھا جاتا ہے

یعنی آواز میں باریک پن اور نرمی ہوتی ہے۔

■ اِمالۂ صُغریٰ میں

آواز کا جھکاؤ زبر (فتحہ) اور الف کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔

■ اِمالۂ کُبریٰ میں

آواز کا جھکاؤ زیر (کسرہ) اور یاء کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے۔

ان دونوں کے درمیان فرق ماہر اُستاد ہی پڑھ کر واضح کر سکتا ہے۔

➡ **مَجْرِیهَا**

جو قطرے / کمرے کی را کے ساتھ پڑھی جاتی ہے،

اس لیے:

روایتِ حفص پڑھنے والوں کے لیے امالہ کے بارے میں اتنی معلومات ہونا ہی کافی ہے۔

﴿همزہ کی اقسام﴾

1 هَمْزَةُ القَطْع

2 هَمْزَةُ الوَصْل

1 هَمْزَةُ القَطْع:

■ تعریف:

وہ ہمزہ جو ہر حال میں پڑھا جاتا ہے

چاہے وقف ہو یا وصل۔

✔ یہ ہمزہ کبھی حذف نہیں ہوتا

✔ ہمیشہ واضح آواز کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے

ان تمام مثالوں میں ہمزہ ہمیشہ پڑھا جائے گا۔

مثالیں: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا۔ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ۔ أَلَمْ يَجْعَلْ

2 هَمْزَةُ الوَصْل

■ تعریف:

وہ ہمزہ جو:

✔ ابتدا (شروع) میں پڑھا جاتا ہے

❌ وسطِ کلام (وصل) میں پڑھا نہیں جاتا

✔ صرف الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے

اسی کو ہمزۃُ الوصل کہتے ہیں۔

مثالیں: وَمِنَ النَّاسِ۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا

﴿نُونِ قطْنِي﴾

■ نونِ قطنی کیا ہے؟

نونِ قطنی اس چھوٹی نون کو کہتے ہیں
جو دو کلمات یا دو آیات کو آپس میں ملانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

نونِ قطنی کا قاعدہ:

اگر:

✔ تنوین کے بعد ہمزۃُ الوصل آ جائے

✔ اور ہمزۃُ الوصل کے بعد والا حرف ساکن یا مشدد ہو

تو:

➡️ تنوین کو ایک چھوٹی نون (ن) سے بدل کر پڑھتے ہیں
اسی چھوٹی نون کو نونِ قطنی کہتے ہیں۔

نونِ قطنی کی خصوصیات:

- نونِ قطنی کے نیچے ہمیشہ زیر (کسرہ) ہوتا ہے
- یہ صرف وصل (ملانے) کی حالت میں پڑھی جاتی ہے
- ابتدا میں نہیں پڑھی جاتی
- یہ لکھنے میں اصل لفظ کا حصہ نہیں ہوتی

لکھنے کی صورت	وقف کی صورت	ملا کر پڑھنے کی صورت
لُمَزَةِۨ ○ الَّذِیْ	لُمَزَهْ ○ اَلَّذِیْ	لُمَزَةِۨ الَّذِیْ
بَعْضِۨ انْظُرْ	بَعْضٍ اُنْظُرْ	بَعْضِۨ انْظُرْ

● نونِ قطنی تنوین کے بدل کے طور پر آتی ہے،

اور ہمزۃُ الوصل کو آسانی سے ادا کرنے کے لیے پڑھی جاتی ہے۔

■ یاد رکھنے کا آسان اصول:

تنوین + ہمزۃُ الوصل + ساکن/مشدد حرف = نونِ قطنی (زیر کے ساتھ)

نونِ قطنی سے متعلق اہم قواعد:

1 نونِ قطنی سے پہلے وقف کرنے کی صورت:

اگر نونِ قطنی (چھوٹی نون) سے پہلے وقف کر لیا جائے تو:

✔ نونِ قطنی نہیں پڑھی جاتی

✔ تلاوت اگلے لفظ سے شروع کی جاتی ہے

✔ کیونکہ نونِ قطنی صرف وصل کے لیے ہوتی ہے

2 نونِ قطنی سے پہلے آنے والے یاء (ی) کا حکم:

اگر نونِ قطنی سے پہلے یاء (ی) آ رہی ہو

تو:

✔ نونِ قطنی پڑھنے کی صورت میں

❌ یاء نہیں پڑھی جاتی

کیونکہ:

تنوین کو نونِ قطنی میں بدل دیا جاتا ہے

اس بدلاؤ کے بعد یاء ساقط ہو جاتی ہے

لکھنے کی صورت	وقف کی صورت	ملا کر پڑھنے کی صورت
فَخُوْرًا ○ الَّذِيْنَ	فَخُوْرَا ○ اَلَّذِيْنَ	فَخُوْرَنِ الَّذِيْنَ
طُوًى ○ اذْهَبْ	طُوٰى ○ اِذْهَبْ	طُوَنِ اذْهَبْ

کسی لفظ کے شروع والے ہمزہ پر زبر زیر پیش خود لگانے کا قاعدہ:

▪ زبر لگانے کا اصول (الف لام کے ساتھ)

▪ قاعدہ:

قرآنِ مجید کے وہ تمام الفاظ جو الف لام (ال) سے شروع ہوتے ہیں،

اگر انہی الفاظ سے ابتدا (شروع) کرنی ہو تو:

➡️ ہمزۃُ الوصل پر ہمیشہ زبر (فتحہ) لگا کر پڑھا جاتا ہے۔

▫ طریقۂ قراءت:

ہمزۃُ الوصل کو آل کی آواز کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

الرَّحْمٰنُ ⇐ اَلرَّحْمٰنُ

الْكِتٰبِ ⇐ اَلْكِتٰبِ

▪ زیر یا پیش لگانے کا اصول

(ہمزۃُ الوصل — خالی الف سے شروع ہونے والے الفاظ)

▪ قاعدہ:

قرآنِ مجید کے وہ الفاظ جو الف لام (ال) سے شروع نہیں ہوتے

بلکہ صرف خالی الف (ا) سے شروع ہوتے ہیں،

اگر انہی الفاظ سے ابتدا کی جائے تو:

➡️ ہمزۃُ الوصل پر

یا تو زیر (کسرہ) لگائی جاتی ہے

یا پیش (ضمہ)۔

▪ آسان طریقہ (سنہری اصول):

لفظ کے تیسرے حرف کو دیکھیں

(الف کو شمار کرتے ہوئے)

اگر تیسرے حرف پر پیش (ُ) ہو

➔ ہمزہ پر بھی پیش لگائیں گے

اگر تیسرے حرف پر پیش نہ ہو

➔ ہمزہ پر زیر لگائیں گے

ادْخُلُوْهَا ⇐ اُدْخُلُوْهَا	اقْتُلُوْا ⇐ اُقْتُلُوْا	اعْبُدُوْا ⇐ اُعْبُدُوْا

■ زیر یا پیش لگانے کا اصول

(ہمزۃُ الوصل — خالی الف سے شروع ہونے والے الفاظ)

■ بنیادی قاعدہ:

اگر تیسرے حرف پر پیش(ُ) نہ ہو

بلکہ زبر(َ) یا زیر(ِ) ہو

تو ہمزہ کے نیچے زیر (کسرہ) لگا کر ادائیگی کریں گے۔

ارْجِعِيْ ⇐ اِرْجِعِيْ	انْفَطَرَتْ ⇐ اِنْفَطَرَتْ	اتَّبِعُوْا ⇐ اِتَّبِعُوْا

⚠️ اہم استثناء (۸ الفاظ)

عام قاعدے کے خلاف ان آٹھ الفاظ میں تیسرے حرف پر پیش ہونے کے باوجود ہمزہ کے نیچے ہمیشہ زیر ہی آتی ہے۔

اِسْمُ	اِمْرُؤٌ	اِبْنُ	اِتَّقُوا	اِمْشُوا	اِئْتُوا	اِقْضُوا	اِبْنُوا

ان سب میں ابتدا کرتے وقت ہمزہ پر زیر ہی لگے گی، پیش نہیں۔

﴿ حُرُوفِ مُقَطَّعَات ﴾

■ تعریف:

قرآنِ مجید کی 114 سورتوں میں سے

29 سورتوں کا آغاز ایسے حروف سے ہوا ہے

جو الگ الگ پڑھتے جاتے ہیں

اور ان کے حقیقی معانی صرف اللہ جَلَّ جَلَالُهُ ہی جانتا ہے۔

ایسے حروف کو حروفِ مقطّعات کہتے ہیں۔

حروفِ مقطّعات کی تعداد:

حروفِ مقطّعات میں آنے والے تمام حروف اگر تکرار کو ختم کر دیا جائے

تو ان کی تعداد چودہ (14) بنتی ہے۔

وہ 14 حروف یہ ہیں:

ا ل م ص ر ک ہ ي ع ط س ح ق ن

یاد رکھنے کا مشہور مجموعہ:

نَصٌّ حَكِيمٌ قَاطِعٌ لَهُ سِرٌّ

یا

نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ

حروفِ مقطعات کو حروف کی تعداد کے اعتبار سے پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1 یک حرفی حروفِ مقطّعات:

■ تعریف:

وہ حروفِ مقطعات جو صرف ایک حرف پر مشتمل ہوں

انہیں یک حرفی حروفِ مقطعات کہتے ہیں۔

یک حرفی حروفِ مقطعات کی تعداد: تین (3)

صٓ	نٓ	قٓ

❶ یک حرفی حروف مقطعات

صٓ	نٓ	قٓ
ص	القلم	ق

2 دو حرفی حُرُوفِ مُقَطَّعَات:

■ تعریف:

وہ حروفِ مقطعات جو دو حروف پر مشتمل ہوں

انہیں دو حرفی حروفِ مقطعات کہتے ہیں۔

دو حرفی حروفِ مقطعات کی تعداد: چار (4)

❷ دو حرفی حروف مقطعات

طٰهٰ	طٰسٓ	يٰسٓ	حٰمٓ
طه	النمل	يس	غافر فصّلت الأحقاف الزخرف الدّخان الجاثية

3 تین حرفی حُرُوفِ مُقَطَّعَات:

■ تعریف:

وہ حروفِ مقطعات جو تین حروف پر مشتمل ہوں

انہیں تین حرفی حروفِ مقطعات کہتے ہیں۔

تین حرفی حروفِ مقطعات کی تعداد: تین (3)

❸ تین حرفی حروف مقطعات

الم	طسم	الر
البقرة آل عمران العنكبوت لقمان السّجدة الرّوم	الشّعراء القصص	يونس هود يوسف إبراهيم الحجر

4 چار حرفی حُرُوفِ مُقَطَّعَات:

■ تعریف:

وہ حروفِ مقطعات جو چار حروف پر مشتمل ہوں

انہیں چار حرفی حروفِ مقطعات کہتے ہیں۔

چار حرفی حروفِ مقطعات کی تعداد: دو (2)

❹ چار حرفی حروف مقطعات

المص	المر
الأعراف	الرعد

5 پانچ حرفی حُرُوفِ مُقَطَّعَات:

■ تعریف:

وہ حروفِ مقطعات جو پانچ حروف پر مشتمل ہوں

انہیں پانچ حرفی حروفِ مقطعات کہتے ہیں۔

پانچ حرفی حروفِ مقطعات کی تعداد: دو (2)

5 پانچ حرفی حروف مقطعات

کٓهٰيٰعٓصٓ	حٰمٓ ۝١ عٓسٓقٓ ۝٢
مریم	الشّوری

حروفِ مقطعات

صٓ نٓ قٓ طٰهٰ طٰسٓ يٰسٓ حٰمٓ

الٓمٓ طٰسٓمٓ الٓرٰ الٓمٓصٓ الٓمٓرٰ

كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ ۝١ عٓسٓقٓ ۝٢

﴿ ھائے ضمیر کے قواعد ﴾

ھا کی اقسام:

1 اصلی ھا

2 زائد ھا

1 اصلی ھا

■ تعریف:

وہ ہا جو کلمہ کا اصل حصہ ہو،

اگر اسے کلمہ سے جدا کر دیا جائے تو معنی خراب یا بدل جاتا ہے۔

مثالیں: نَفْقَهُ۔ تَنْتَهِ۔ مُتَشَابِهِ

2 زائد ھا

وہ ہا جو کلمہ کا اصل حصہ نہ ہو

اور جس کے ہٹانے سے اصل لفظ برقرار رہے۔

■ زائد ہا کی تین قسمیں ہیں:

(1) **ہائے ضمیر:**

■ تعریف:

وہ ہا جو کلمہ کے آخر میں ضمیر کے طور پر آتی ہے

جیسے کافِ ضمیر آتی ہے۔

یہ غائب واحد مذکر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مثال: كَلِمَتُهُ

یہ ہا زائد ہوتی ہے لیکن معنی کے لحاظ سے اہم ہوتی ہے۔

(2) ہائے سکتہ:

■ تعریف:

وہ ہا جو کلمہ کے آخر میں آخری حرکت ظاہر کرنے کے لیے لائی جاتی ہے۔
یہ ہا صرف وقف میں پڑھی جاتی ہے اور وصل میں نہیں پڑھی جاتی۔

قرآن میں ہائے سکتہ کے الفاظ (9 مقامات):

لَمْ يَتَسَنَّهْ۔ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ سُلْطَانِيَهْ۔ مَالِيَهْ۔ مَا هِيَهْ۔
كِتَابِيَهْ۔ حِسَابِيَهْ (سورة الحاقه – دو جگه)

(3) ہائے مدوّرہ:

■ تعریف:

تاءِ تانیث کی گول شکل (ة) جو وقف کی حالت میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے اسے ہائے مدورہ کہتے ہیں۔

مثال:

بَقَرَةٌ ← وقف میں بَقَرَهْ○

رَحْمَةٌ ← وقف میں رَحْمَهْ○

صاد اور سین والے مخصوص الفاظ

(استثنائی قاعدہ)

قرآنِ کریم میں چار ایسے الفاظ ہیں جو صاد (ص) سے لکھے گئے ہیں

اور صاد پر چھوٹا سا سین (س) بھی لکھا ہوتا ہے۔

یہ اس بات کی علامت ہے کہ قراءت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

- وہ چار الفاظ درج ذیل ہیں:

1 يَبْصُطُ (سورۃ البقرۃ — آیت: 245)

قراءت:

➡ صرف سین (س) سے پڑھیں گے

❌ صاد سے پڑھنا جائز نہیں

2 بَصْطَةً (سورۃ الأعراف — آیت: 69)

قراءت:

➡ صرف سین (س) سے پڑھیں گے

❌ صاد سے پڑھنا جائز نہیں

3 الْمُصَيْطِرُونَ (سورۃ الطور — آیت: 37)

قراءت:

➡ دو طرح جائز ہیں

✔ صاد (ص) سے بھی

✔ سین (س) سے بھی

4 بِمُصَيْطِرٍ (سورۃ الغاشیۃ — آیت: 22)

قراءت:

➡ صرف صاد (ص) سے پڑھیں گے

❌ سین سے پڑھنا جائز نہیں

﴿سَکُتَہ کا بیان﴾

■ لغوی معنی:

خاموش ہونا، رکنا

■ اصطلاحی تعریف:

کلمہ کے آخری حرف پر وقف کرتے ہوئے آواز کو تھوڑی دیر کے لیے بند کر دینا اور سانس کو جاری رکھنا — اسے سکتہ کہتے ہیں۔

✔ سکتہ میں سانس نہیں توڑی جاتی، صرف آواز روکی جاتی ہے۔

سکتہ کی اقسام:

1 **لفظی سکتہ**

2 **معنوی سکتہ**

1 لفظی سکتہ:

■ تعریف:

جب صحیح ساکن حرف کے بعد قطعی ہمزہ آئے تو ساکن حرف پر سکتہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ ساکن حرف ہمزہ میں مدغم نہ ہو۔

مثال:

قَدْ أَفْلَحَ

■ یہاں دال ساکن پر سکتہ کیا جائے گا۔

2 معنوی سکتہ:

تعریف:

ایسے دو کلموں کے درمیان سکتہ کرنا جن کے درمیان معنوی فرق واضح کرنا مقصود ہو۔

■ روایت حفص کے مطابق:

قرآنِ مجید میں چار مقامات پر معنوی سکتہ ہے:

السکتات الأربع الواجبة

﴿عِوَجًاۜ ۝١ قَيِّمًا﴾

﴿مِن مَّرۡقَدِنَاۜ هَٰذَا﴾

س

﴿وَقِيلَ مَنۡۜ رَاقٍ﴾

﴿كَلَّا بَلۡۜ رَانَ﴾

نوٹ:

عِوَجًا پر سکتہ کرنے کی صورت میں

دو زبر کے بجائے ایک زبر پڑھا جائے گا۔

الحمد لله بنعمته تتم الصالحات

تمت بحمد الله

بتاریخ: 12 جنوری 2026ء

22 رجب 1447ھ

بوقت: 07:10pm

Follow the Official Social Network Platforms of
ZAD ACADEMY BARAMULLA

(مصادر ومراجع)

- التجوید المصور
- المنہج المفید لمراکز تعلیم التجوید
- قواعد التجوید
- تدریب التجوید
- التجوید المختصر
- آسان تجوید اردو وانگلش
- تجویدی قرآن (color coded)
- آسان تجوید اردو
- آن لائن تجوید کورسز
- دیگر ذرائع

مطبوعات أكاديمية زاد بارهموله - كَشْمِير

1. التجويد المختصر
(التعليق المفيد على القاعدة النورانية) — (الأردية)
سنة الإشاعة: 2023

2. مختصر الكتاب: ثلاثون فائدة في طلب العلم
سنة الإشاعة: 2023

3. التفهيم: شرح المختصر من نخبة الفكر
سنة الإشاعة: 2024

4. المختصر من نخبة الفكر
سنة الإشاعة: 2024

5. آداب طالب العلم
سنة الإشاعة: 2024

6. شرح كلمة التوحيد (لا إله إلا الله) — (الأردية)
سنة الإشاعة: 2024

7. شرح كلمة التوحيد (محمد رسول الله ﷺ) — (الأردية)
سنة الإشاعة: 2025

8. أصول الإيمان – الجزء الأول — (الأردية)
سنة الإشاعة: 2025

9. أصول الإيمان – الجزء الثاني — (الأردية)
سنة الإشاعة: 2025

10. أئمة المذاهب المندرسة
سنة الإشاعة: 2025

11. أذكار الصباح والمساء — (الأردية)
سنة الإشاعة: 2025

12. أذكار بعد صلاة الفريضة — (الأردية)
سنة الإشاعة: 2025

13. تراجم مختصرة لفقهاء المذهب المالكي
سنة الإشاعة: 2025

14. الفقهاء الأعلام من الشافعية
سنة الإشاعة: 2025

15. نبلاء الحنفية
سنة الإشاعة: 2025

16. العقود الحنابلة
سنة الإشاعة: 2025

17. نفحات الظاهرية
سنة الإشاعة: 2025

18. الجواهر المكنونة
سنة الإشاعة: 2025

19. بحوث...
سنة الإشاعة: 2025

Zadacademy75@gmail.com